e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 288 Tuesday , July 22 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۲۸۸) لکھنؤ،بروز منگل ۲۲-جولائی ۲۰۲۵ء،مطابق ۲۶/محرم الحرام ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

ایئر انڈیا کا طیارہ ممبئی ایئرپورٹ کے رَن وے پر بری طرح پھسلا

ممبئی ایئرپورٹ پر آج صبح اس وقت ایک بڑا حادثہ ٹل گیا جب ایک مسافر طیارہ لینڈنگ کے وقت رَن وے پر بری طرح سے پھسل گیا۔ طیارہ ایئر انڈیا ایئر لائنس کا تھا جو کیرالہ کے کوچی سے ممبئی آیا تھا۔ طیارہ کی جب لینڈنگ ہو رہی تھی تو وہ رَن وے پر پھسل گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ شدید بارش کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا اور طیارہ کے تینوں ٹائر پھٹ گئے۔ اچھی بات یہ رہی کہ اس حادثہ میں مسافروں کو کسی طرح کی چوٹ نہیں پہنچی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق جس وقت یہ حادثہ پیش آیا، اس وقت ممبئی میں شدید بارش ہو رہی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ لینڈنگ میں کافی چیلنج کا سامنا کرنا پڑا۔ کسی طرح ایئر انڈیا کی فلائٹ اے آئی 2744 کی لینڈنگ کرائی گئی، اور اس دوران فلائٹ رَن وے پر پھسل گئی۔ اس حادثہ میں کسی کے بھی زخمی ہونے کی خبر سامنے نہیں آئی ہے۔

اپوزیشن کو ایوان میں بولنے کی اجازت نہیں: راہل۔ پرینکا

نئی دہلی، 21 جولائی (یو این آئی) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی اور کانگریس جنرل سکریٹری اور پارٹی کی لوک سبھا رکن پرینکا گاندھی واڈرا نے الزام لگایا ہے کہ ایوان میں صرف حکمراں پارٹی کے لوگوں کو بولنے کی اجازت دی جاتی ہے اور اپوزیشن کے لوگوں کو بولنے سے روکا جاتا ہے۔ پیر کو یہاں پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا کہ پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ایوان میں کسی ایشو پر وزیر دفاع اور برسر اقتدار پارٹی کے لوگوں کو بولنے دیا جاتا ہے، لیکن اگر اپوزیشن کا کوئی لیڈر کچھ کہنا چاہتا ہے تو اسے اجازت نہیں ملتی۔ انھوں نے مزید کہا کہ لوک سبھا میں اپوزیشن کا لیڈر ہونے کے ناطے مجھے بولنے کا حق ہے، لیکن بولنے ہی نہیں دیا جا رہا۔

مانسون اجلاس کے پہلے ہی دن دونوں ایوانوں میں ہنگامہ

'پہلگام حملہ کے دہشت گرد نہ ہی پکڑے گئے، نہ مارے گئے'، راجیہ سبھا میں کھڑگے نے پی ایم مودی سے مانگا جواب، اپوزیشن پارٹیوں کا آپریشن سندور اور بہار میں ایس آئی آر پر بحث کا مطالبہ، کانگریس کا واک آؤٹ، آپریشن سندور پر پارلیمنٹ میں 25 گھنٹے ہوگی بحث، آئی ٹی بل کے لیے 12 گھنٹے مقرر

نئی دہلی۔ آج سے پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کا آغاز ہوگیا ہے۔ اجلاس کی شروعات میں اسپیکر اوم برلا نے خطاب کیا۔ اس کے بعد ایوان میں ہنگامہ شروع ہوگیا۔ ہنگامہ کے بعد ایوان کی کارروائی 12 بجے تک کے لیے ملتوی کردی گئی۔ 12 بجے دوبارہ ایوان کی کارروائی شروع ہوئی تو پھر اپوزیشن جماعتوں کی طرف سے نعرے بازی شروع ہوگئی۔ راجیہ سبھا میں بھی کئی معاملوں کو لے کر ہنگامہ جاری رہا۔ اس سے قبل پارلیمنٹ کی کارروائی کا آغاز ہوتے ہی پہلگام دہشت گردانہ حملے اور احمد آباد طیارہ حادثے کے مہلوکین کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اس کے بعد لوک سبھا میں اپوزیشن پارٹیوں کے اراکین نے پہلگام دہشت گردانہ حملے اور بہار میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کی قواعد سمیت دیگر معاملوں پر بحث کا مطالبہ کیا۔ اس دوران ہنگامہ کی وجہ سے ایوان کی کارروائی متاثر ہوئی۔ اس پر اسپیکر اوم برلا نے ہنگامہ کر رہے اراکین کو انتباہ کیا۔ برلا نے قریب پہنچ کر نعرے بازی کر رہے اراکین سے کہا کہ ایوان کو چلنے دیں تاکہ یہ وہم ٹوٹ سکے کہ اجلاس کے پہلے دن کارروائی نہیں چلے گی۔

پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس آج یعنی 21 جولائی سے شروع ہو چکا ہے۔ پہلے ہی دن لوک سبھا اور راجیہ سبھا دونوں ایوانوں کی کارروائی کے دوران خوب ہنگامہ دیکھنے کو ملا۔ اپوزیشن اراکین کے ہنگامہ کے سبب پیر کے روز لوک سبھا کی کارروائی 3 بار ملتوی کی گئی، اور پھر بعد میں دن بھر کے لیے التوا کا حکم صادر ہوگیا۔ راجیہ سبھا کی کارروائی بھی ٹھیک طرح نہیں چل پائی۔ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ کے ذریعہ کچھ اہم ایشوز پر آواز اٹھائے جانے کے بعد راجیہ سبھا کی کارروائی بھی دن بھر کے لیے ملتوی کردی گئی۔ آج لوک سبھا میں انکم ٹیکس بل 2025 پر سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کو پیش کیا گیا۔ اس کے بعد لوک سبھا کی کارروائی شروع ہوئی، لیکن اپوزیشن پارٹیوں کے ذریعہ ہنگامہ کے بعد کارروائی کو 2 بجے تک کے لیے ملتوی کردیا گیا۔ دوسری طرف راجیہ سبھا میں 'بلس آف لیڈنگ بل، 2025' پاس کیا گیا، اس کے علاوہ بیشتر کارروائی ہنگامہ کی نذر ہوگئی۔ بہرحال، پارلیمنٹ میں آئندہ ہفتہ آپریشن سندور پر بحث کرائے جانے کی جانکاری دی گئی ہے۔ لوک سبھا میں آپریشن سندور پر 16 گھنٹے کی بحث ہوگی، جبکہ راجیہ سبھا میں اس کے لیے 9 گھنٹے مقرر کیے گئے ہیں۔ یعنی پارلیمنٹ میں مجموعی طور پر 'آپریشن سندور' پر 25 گھنٹے کی بحث ہوگی۔ اس کے علاوہ لوک سبھا میں انکم ٹیکس یعنی آئی ٹی بل 2025 پر بھی 12 گھنٹے کی بحث کا راستہ ہموار ہوا ہے۔ انڈین پوسٹ بل پر بھی لوک سبھا میں 3 گھنٹے بحث ہوگی۔ علاوہ ازیں نیشنل اسپورٹس بل پر 8 گھنٹے اور منی پور بجٹ پر 2 گھنٹے بحث کرائی جائے گی۔ بی جے پی لیڈر انوراگ ٹھاکر نے ہماچل پردیش میں ہو رہی بارش و سیلاب معاملہ پر بحث کرانے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔

پارلیمنٹ کی کارروائی میں حصہ لیتے ہوئے کانگریس صدر اور راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے قائد ملکارجن کھڑگے نے پہلگام دہشت گردانہ حملہ، آپریشن سندور اور امریکی صدر ٹرمپ کے ہندوستان و پاکستان کے درمیان ہوئی جنگ بندی سے متعلق بیانات پر ایوان میں تفصیلی بحث کا مطالبہ کیا۔ کھڑگے نے ان معاملوں پر وزیر اعظم نریندر مودی سے جواب بھی طلب کیا۔ 21 جولائی کو شروع ہوئے مانسون اجلاس کے دوران راجیہ سبھا میں بولتے ہوئے کھڑگے نے 'رول 267' کے تحت بحث کا مطالبہ کیا۔ کھڑگے نے کہا کہ انھوں نے پہلگام دہشت گردانہ حملہ اور آپریشن سندور کے بعد کے حالات پر اصولوں کے مطابق ایوان میں نوٹس دیا ہے۔ انھوں نے زور دے کر کہا کہ 22 اپریل کو ہوئے پہلگام دہشت گردانہ حملے کو انجام دینے والے دہشت گرد آج تک نہ تو پکڑے گئے ہیں، اور نہ ہی مارے گئے ہیں۔ انھوں نے جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کے اس بیان کا بھی حوالہ دیا جس میں انھوں نے خود پہلگام میں خفیہ اور سیکورٹی خطا ہونے کی بات قبول کی تھی۔

ملکارجن کھڑگے نے راجیہ سبھا میں یاد دلایا کہ ملک میں یکجہتی بنائے رکھنے اور فوج کو مضبوطی دینے کے لیے اپوزیشن نے بلا کسی شرط کے حکومت کو حمایت دی تھی۔ ایسے میں حکومت کو پورے حالات کے بارے میں جانکاری دینی چاہیے۔ کانگریس صدر نے آپریشن سندور معاملے پر چیف آف ڈیفنس اسٹاف، ڈپٹی لیڈر چیف اور ایک سینئر فوجی افسر کے ذریعہ کیے گئے انکشافات پر بھی مودی حکومت سے وضاحت طلب کی۔ اس کے علاوہ انھوں نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ذریعہ 24 بار دیے گئے ان بیانات پر بھی حکومت کا رخ واضح کرنے کو کہا جس میں ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ انھوں نے تجارت نہ کرنے کی دھمکی دے کر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی کروائی۔ انھوں نے اسے ملک کے لیے ہتک آمیز قرار دیا۔ کھڑگے نے راجیہ سبھا میں اس بات کا تذکرہ بھی کیا کہ 2 مہینے قبل بھی اپوزیشن نے خصوصی اجلاس کا مطالبہ کیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں پہلگام دہشت گردانہ حملہ، آپریشن سندور، سیکورٹی کوتاہی اور خارجہ پالیسی پر 2 دنوں کی بحث ہونی چاہیے۔ اس پورے معاملے میں وزیر اعظم کو جواب دینا چاہیے۔

کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں نے مانسون سیشن کے پہلے دن راجیہ سبھا میں تمام قانونی کارروائیاں معطل کر کے سب سے پہلے آپریشن سندور پر بحث کروانے کا مطالبہ کرتے ہوئے شدید ہنگامہ آرائی کی۔ کانگریس کے کئی اراکین وقفہ سوالات کے دوران ایوان سے باہر چلے گئے۔ صبح کے اجلاس میں حزب اختلاف کے ہنگامے کے باعث کارروائی 15 منٹ کے لیے روکنی پڑی۔ دوپہر 12 بجے جب وقفہ سوالات شروع ہوا تو ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نے ایوی ایشن وزارت سے متعلق سوالات کے لیے بی جے پی کے بھیم سنگھ چندرونشی کا نام پکارا۔ اسی دوران کانگریس کے اراکین آپریشن سندور پر بحث کا مطالبہ کرتے ہوئے اگلی نشستوں پر جمع ہوگئے۔ ڈپٹی چیئرمین نے ان کے شور شرابے اور نعرے بازی کے باوجود وقفہ سوالات جاری رکھا، تاہم کانگریس کے اراکین کچھ دیر بعد ایوان سے واک آؤٹ کر گئے اور سوالات کی کارروائی کا مکمل بائیکاٹ کیا۔ اس دوران عام آدمی پارٹی، ڈی ایم کے، مارکسسٹ کمیونسٹ پارٹی اور راشٹریہ جنتا دل کے اراکین نے ایوی ایشن کے وزیر سے ضمنی سوالات کیے۔ سوالات کی کارروائی ایک بجے مکمل ہوئی، جس کے بعد ڈپٹی چیئرمین نے اجلاس کو دوپہر 2 بجے تک ملتوی کر دیا۔

نائب صدر کی اپیل، سیاسی جماعتیں خوشگوار ماحول بنائیں

راجیہ سبھا کے چیرمین اور نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ نے نئی دہلی میں راجیہ سبھا کے انٹرنز کے ایک گروپ سے خطاب کرتے ہوئے ٹیلی ویژن کے مباحثوں میں گرما گرم تبادلوں کا حوالہ دیا اور کہا، "ہم ایسی چیزوں سے تنگ آ چکے ہیں۔" انہوں نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے درمیان اختلافات ہو سکتے ہیں لیکن ہمارے دلوں میں تلخی کیسے ہو سکتی ہے، سیاست کے میدان میں تمام لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ ایک دوسرے کا احترام کریں، براہ کرم ٹیلی ویژن پر یا کسی پارٹی کی قیادت کے خلاف گالی گلوچ نہ کریں، یہ ہماری تہذیب نہیں ہے۔ آج یعنی 21 جولائی کو شروع ہونے والے مانسون اجلاس میں بامعنی بات چیت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے، دھنکھڑ نے کہا، "اگر ہم اپنے نقطہ نظر پر یقین رکھتے ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ میں صحیح ہوں، اور دوسرے ہمیشہ غلط ہوتے ہیں۔ یہ جمہوریت نہیں ہے۔ یہ ہماری ثقافت نہیں ہے، یہ انا ہے۔ ہمیں اپنی انا پر قابو رکھنا چاہیے۔

پوری دنیا نے ہندوستان کی فوجی طاقت کا مشاہدہ کیا: مودی

نئی دہلی، 21 جولائی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ "آپریشن سندور" کے دوران ہندوستانی فوج نے دہشت گردوں کے آقاؤں کے گھر میں گھس کر جو کامیاب کارروائی کی، اس سے پوری دنیا نے ہندوستان کی فوجی طاقت اور صلاحیت کا مشاہدہ کیا ہے۔ مسٹر مودی نے پیر کو مانسون اجلاس کے آغاز سے قبل پارلیمنٹ کے احاطے میں کہا کہ مانسون جدت اور تخلیق کی علامت ہے، اور اب تک جو اطلاعات ملی ہیں، اس سال ملک میں موسم بہت اچھا چل رہا ہے، کاشتکاری کے لیے فائدہ مند بارش کی خبریں ہیں۔ بارش نہ صرف کسانوں بلکہ ملکی معیشت، دیہی معیشت اور ہر خاندان کی معیشت میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "جو معلومات مجھے دی گئی ہیں، اس کے مطابق گزشتہ 10 برسوں میں پانی کے ذخائر تین گنا تک بڑھے ہیں، جو مستقبل میں ملکی معیشت کے لیے سودمند ثابت ہوں گے۔" انہوں نے کہا، یہ مانسون اجلاس ملک کے لیے بہت ہی قابل فخر اجلاس ہے۔ یہ سیشن دراصل ایک فتح کا تہوار ہے۔ جب میں کہتا ہوں کہ یہ سیشن ملک کا فخر اور فتح کا جشن ہے، تو سب سے پہلے میں کہنا چاہوں گا کہ بین الاقوامی خلائی اسٹیشن پر پہلی بار ہندوستان کا ترنگا لہرانا ہر ہندوستان کے لیے فخر کا لمحہ ہے۔ سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراعات کے تئیں یہ ایک کامیاب مہم رہی ہے، جو پورے ملک میں نئی امید اور جوش پیدا کرتی ہے۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں یکجہتی کے ساتھ اس پر فخر کا اظہار کیا جائے گا، جو ہندوستان کے خلائی پروگراموں کے لیے مزید تحریک کا باعث بنے گا۔"

وزیر اعظم نے مزید کہا، "یہ مانسون اجلاس ایک وجہ آسو ✻ ہے۔ پوری دنیا نے ہندوستان کی فوجی طاقت اور صلاحیت کو دیکھا ہے۔ آپریشن سندور میں ہماری فوج نے جو ہدف مقرر کیا تھا، اسے 100 فیصد حاصل کیا۔ دہشت گردوں کے آقاؤں کے گھر میں گھس کر صرف 22 منٹ کے اندر آپریشن مکمل کر کے انہیں زمین دوز کر دیا۔ میں نے بہار کے ایک پروگرام میں اس کی اطلاع دی تھی، اور ہماری افواج نے اسے مختصر وقت میں کر کے دکھایا۔ یہ 'میڈ ان انڈیا' فوجی طاقت کا نیا روپ ہے، جو دنیا کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ آج دنیا میں جن سے بھی ملاقات ہوتی ہے، وہ ہندوستان کے بنائے گئے دفاعی ہتھیاروں میں دلچسپی ظاہر کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ پارلیمنٹ جب یکجہتی کے ساتھ اس فتح کا جشن منائے گی تو یہ نہ صرف فوج کو حوصلہ دے گا بلکہ ملک کے عوام کو بھی تحریک دے گا۔" انہوں نے کہا، "یہ دہائی ہم کہہ سکتے ہیں کہ امن اور ترقی شانہ بہ شانہ چل رہے ہیں۔ ملک ماضی میں کئی پرتشدد واقعات کا شکار رہا ہے، آزادی کے بعد سے ہمیں اس چیلنج کا سامنا رہا ہے، چاہے وہ دہشت گردی ہو یا نکسلزم۔ کچھ تحریکیں پہلے شروع ہوئیں اور کچھ بعد میں، لیکن آج نکسلزم اور ماؤنواز بہت تیزی سے سمٹ رہے ہیں۔

جسٹس یشونت ورما کے خلاف مواخذہ کی تیاری تیز

205 اراکین پارلیمنٹ نے کیا دستخط، تجویز دونوں ایوانوں کے سربراہان کے سپرد

نئی دہلی۔ پارلیمنٹ میں جسٹس یشونت ورما کے خلاف تحریک مواخذہ کی تیاری زور و شور سے چل رہی ہے۔ آج راجیہ سبھا میں ان کے خلاف تحریک مواخذہ کا نوٹس پیش بھی کر دیا گیا۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ اور وہپ ناصر حسین نے اس سلسلے میں جانکاری دی۔ اس تجویز پر 60 سے زیادہ راجیہ سبھا اراکین نے دستخط کیے ہیں۔ اس سے قبل لوک سبھا کے 145 اراکین نے لوک سبھا اسپیکر کو عرضداشت سونپی تھی، جس میں جسٹس ورما کو عہدہ سے ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ یعنی مجموعی طور پر تقریباً 205 اراکین پارلیمنٹ نے جسٹس یشونت ورما کے خلاف دستخط کر دیے ہیں۔ آئین کے آرٹیکل 124، آرٹیکل 217 اور آرٹیکل 218 کے تحت کانگریس، تیلگو دیشم پارٹی، جنتا دل یو، جنتا دل سیکولر، جن سینا پارٹی، آسام گن پریشد، شیو سینا (ایکناتھ شندے)، لوک جن شکتی پارٹی اور سی پی آئی ایم سمیت کئی پارٹیوں کے اراکین پارلیمنٹ نے تحریک مواخذہ پیش کیے جانے سے متعلق عرضداشت پر دستخط کیے۔ انوراگ ٹھاکر، روی شنکر پرساد، راہل گاندھی، راجیو پرتاپ روڈی، پی پی چودھری، سپریا سولے اور کے سی وینوگوپال جیسے کئی سینئر لیڈران کے نام بھی دستخط کرنے والوں میں شامل ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ جسٹس یشونت ورما کی دہلی واقع سرکاری رہائش سے 15 مارچ 2025 کو کثیر مقدار میں نقدی نوٹ برآمد ہونے کا الزام ہے۔ اب پارلیمانی سطح پر اس معاملے کی جانچ کی جائے گی۔ مواخذہ کا عمل شروع ہونے کے بعد الزامات کی جانچ شروع کی جائے گی اور طے کیا جائے گا کہ کیا جسٹس ورما کو عہدہ سے دستبردار کرنے کی کارروائی کی جائے۔ جسٹس ورما نے خود سے اس عہدہ کو چھوڑنے سے صاف انکار کر دیا ہے، اور انھوں نے قانونی لڑائی لڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حالانکہ پارلیمانی سطح پر جانچ کے بعد انھیں تحریک مواخذہ کے ذریعہ ہٹانے کی کارروائی ایک طرح سے شروع ہو چکی ہے۔

پانچ ارکان پارلیمنٹ نے راجیہ سبھا کے ممبر کی حیثیت سے حلف لیا

نئی دہلی، 21 جولائی (یو این آئی) سابق مرکزی وزیر وریندر پرساد ویشے سمیت پانچ ارکان پارلیمنٹ نے پیر کے روز راجیہ سبھا کی رکنیت کا حلف لیا۔ جن دیگر ارکان نے راجیہ سبھا کی رکنیت کا حلف لیا ان میں سابق مرکزی وزیر کناد پورکایستھ، ڈاکٹر میناکشی جین، سی سدانندن ماسٹر اور ہرش شرنگلا شامل ہیں۔ ان میں سے تین ارکان کو حال ہی میں راجیہ سبھا کے لیے نامزد کیا گیا تھا۔ چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ نے ایوان کی کارروائی کا آغاز کرتے ہی ان ارکان سے حلف لیا۔ سب سے پہلے سابق مرکزی وزیر وریندر پرساد ویشے نے آسام کی زبان میں راجیہ سبھا کی رکنیت کا حلف لیا۔ وہ ایوان بالا میں آسام کی نمائندگی کریں گے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما اور سابق مرکزی وزیر کناد پورکایستھ بھی راجیہ سبھا میں آسام کی نمائندگی کریں گے۔ معروف مورخ اور دہلی یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر رہ چکی ڈاکٹر میناکشی جین نے نامزد رکن کی حیثیت سے راجیہ سبھا کی رکنیت کا حلف لیا۔ انہوں نے انگریزی میں حلف لیا۔

بنگلہ دیش ایئرفورس کا طیارہ خوفناک حادثہ کا شکار

کالج کی چھت پر گرنے سے تباہی کا منظر، 19 افراد ہلاک، تقریباً 160 زخمی

ڈھاکہ۔ (ایجنسی) بنگلہ دیش میں بھی آج احمد آباد میں ہوئے ایئر انڈیا طیارہ حادثہ جیسا منظر اُس وقت دیکھنے کو ملا، جب فضائیہ کا ایک طیارہ حادثہ کا شکار ہو کر ایک کالج کی چھت پر گر گیا۔ بنگلہ دیش ایئرفورس کے جنگی طیارہ ایف ٹی-7 بی جی آئی کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا ہے جو پرواز بھرنے کے کچھ ہی منٹوں بعد ایک کالج کی عمارت پر گر گیا۔ اس حادثہ میں پائلٹ کی موت سے متعلق تصدیق ہو چکی ہے، ساتھ ہی کئی طلبا کی موت کا اندیشہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق کم از کم 19 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں، جبکہ 160 سے زائد لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ زخمیوں میں کئی کی حالت سنگین بنی ہوئی ہے۔ مہلوکین میں 16 طلبا، 2 اساتذہ اور ایک پائلٹ شامل ہیں۔ اس طیارہ حادثہ کی وجہ کے بارے میں ابھی تک کچھ بھی پتہ نہیں چل سکا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ جو جنگی طیارہ تباہ ہوا ہے، اسے بنگلہ دیش کے لیے چین نے بنایا تھا۔ جائے وقوع پر راحت و بچاؤ کاری کا عمل جاری ہے۔ اس حادثہ کی کئی تصویریں اور ویڈیوز سوشل میڈیا پر سامنے آ رہی ہیں۔ ویڈیوز میں دیکھا جا سکتا ہے کہ کچھ لوگ بری طرح جھلسی ہوئی حالت میں بھاگ رہے ہیں۔ کچھ ویڈیوز میں زخمی افراد کو اسپتال لے جاتے ہوئے بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ ساتھ ہی طیارہ حادثہ کے سبب کالج کی عمارت میں لگی آگ کو بجھانے کی ویڈیوز بھی سامنے آئی ہیں۔ بنگلہ دیشی میڈیا کے مطابق فضائیہ کا ایف ٹی-7 بی جی آئی ایک ٹریننگ طیارہ ہے۔ انٹر سروسز پبلک ریلیشنز کے مطابق فائٹر جیٹ نے دوپہر 1.06 بجے پرواز بھری تھی اور تقریباً 1.30 بجے یہ حادثہ کا شکار ہو گیا۔ حضرت شاہ جہاں انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ایک سینئر افسر نے اس حادثہ کی تصدیق کی ہے۔ انھوں نے پائلٹ کی موت سے متعلق بھی جانکاری دی، لیکن حادثہ میں زخمی یا ہلاک ہونے والوں کی تعداد سے متعلق انھوں نے کچھ بھی پتہ ہونے سے انکار کیا۔ بنگلہ دیش فضائیہ کا یہ جنگی طیارہ ڈھاکہ کے شمال میں واقع مائل اسٹون کالج احاطہ میں گرا، اور اس وقت کالج میں کئی طلبا موجود تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑی تعداد میں طلبا کی ہلاکت کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ڈھاکہ فائر بریگیڈ سروس کے مطابق موقع پر دمکل کی 8 گاڑیاں بھیجی گئی ہیں۔ 'دی ڈیلی اسٹار' نے عینی شاہد شادمان کے حوالے سے لکھا ہے کہ طیارہ سیدھے کالج کی عمارت سے ٹکرایا ہے۔

بمبئی ہائی کورٹ نے 12 مسلم نوجوانوں کو دہشت گردی کے الزام سے 19 سال بعد باعزت بری کیا

نئی دہلی، 21 جولائی (یو این آئی) بامبے ہائیکورٹ کی دو رکنی بینچ نے 7/11 ممبئی لوکل ٹرین بم دھماکہ کے مقدمہ کا آج تاریخی فیصلہ سناتے ہوئے 12 مسلم نوجوانوں کو 19 سال بعد دہشت گردی کے الزام سے باعزت بری کر دیا۔ جسٹس انیل کلور اور جسٹس شیام چانڈک کی خصوصی بینچ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ عدالت کے سامنے پیش کیے گئے ثبوت ملزم کے جرم کو ثابت کرنے کے لیے ناکافی ہیں۔ عدالت نے کہا کہ یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ ملزم نے جرم کیا ہے۔ ہائی کورٹ نے پایا کہ استغاثہ کے دعوے میں کئی بنیادی خامیاں ہیں۔ بنچ نے تفتیشی ٹیم کو ناقابل اعتماد گواہوں، مشکوک شناختی پریڈ اور تشدد کے ذریعے اعترافی بیانات لینے پر بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔ عدالت نے پایا کہ اے ٹی ایس استعمال شدہ بم کی تفصیلات سمیت دیگر بنیادی حقائق کو قائم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ عدالت نے کہا کہ تفتیشی ایجنسیاں ملزمان کے خلاف الزامات کو ثابت کرنے کے لیے کوئی ٹھوس ثبوت پیش کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ ہائی کورٹ نے نچلی عدالت کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اب تمام ملزمان کو اس بنیاد پر بری کر دیا ہے کہ تفتیشی ایجنسیوں کے پاس حملوں میں ان کے ملوث ہونے کو ثابت کرنے کے لیے کافی ثبوت نہیں تھے۔ ہائی کورٹ نے اس معاملے میں نچلی عدالت کے ذریعہ پانچ افراد کو سنائی گئی سزائے موت اور باقی سات کو عمر قید کی سزا کو کالعدم دے دیا۔ یہ فیصلہ اس واقعے کے 19 سال بعد آیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ یہ ہولناک واقعہ 11 جولائی 2006 کو پیش آیا، جب شام کے رش کے اوقات میں ممبئی کے مضافاتی ریلوے نیٹ ورک پر ویسٹرن ریلوے ٹرینوں کے فرسٹ کلاس ڈبوں کو بم دھماکوں کے سلسلے میں نشانہ بنایا

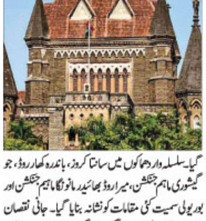

گیا۔ سلسلہ وار دھماکوں میں سانتا کروز، باندرہ کھار روڈ، جوگیشوری ماہم جنکشن، میرا روڈ بھائیدر مانو نگا ماہم جنکشن اور بوریولی سمیت کئی مقامات کو نشانہ بنایا گیا۔ جانی نقصان پہنچانے کے لیے بنائے گئے پریشر ککر بموں میں 189 افراد ہلاک اور 700 سے زیادہ زخمی ہوئے۔ کیس کو تحقیقات کے لیے مہاراشٹرا انسداد دہشت گردی اسکواڈ (اے ٹی ایس) کے حوالے کیا گیا تھا۔ ابتدائی تحقیقات میں دہشت گرد تنظیموں، لشکر طیبہ اور سمی کے ملوث ہونے کی نشاندہی ہوئی، جس کے بعد 12 افراد کے خلاف الزامات عائد کیے گئے اے ٹی ایس کی تحقیقات کی بنیاد پر خصوصی مکوکا عدالت نے ستمبر 2015 میں تمام بارہ ملزمین کو مجرم قرار دیا تھا۔ ان میں سے پانچ کو ٹرائل کورٹ نے سزائے موت اور سات کو عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ ملزم نے بعد میں اس فیصلے کو بمبئی ہائی کورٹ میں چیلنج کیا، جہاں جسٹس انیل کلور اور جسٹس شیام چانڈک کی خصوصی بینچ نے اس کیس کی مسلسل سماعت کی۔ سزائے موت پانے والوں میں کمال انصاری، محمد فیصل، عطاء الرحمان شیخ، احتشام صدیقی، نوید حسین خان اور آصف خان شامل ہیں۔ ان میں سے کمال انصاری کی موت کووڈ-19 کی وجہ سے ہوئی جب وہ ناگپور سنٹرل جیل میں بند تھے۔ جن سات دیگر افراد کو عمر قید کی سزا سنائی گئی ان میں تنویر احمد انصاری، محمد ماجد شفیع، شیخ محمد علی عالم، محمد ساجد انصاری، مزمل عطاء الرحمان شیخ، سہیل محمود شیخ اور ضمیر لطیف الرحمان شیخ شامل ہیں۔ جمعیت کے جنرل سکریٹری مولانا حلیم اللہ قاسمی نے فیصلے کا خیر مقدم کیا۔ مہاراشٹر کی جیلوں سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے پیش ہونے والے بری ہونے والے افراد نے اپنی قانونی ٹیم کا شکریہ ادا کیا۔ عدالت نے ان کی فوری رہائی کا حکم دیا اگر وہ دیگر فوجداری مقدمات میں ملوث نہیں ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو 25،000 روپے کے ذاتی مچلکے جمع کرانے کی ہدایت کی ہے۔ اور پاکستان میں سرگرم دہشت گرد گروپوں سے جوڑا اور الزام لگایا کہ اہم سازش کار (SIMI) اے ٹی ایس نے اپنی تحقیقات میں ان حملوں کو ممنوعہ اسٹوڈنٹس اسلامک موومنٹ آف انڈیا محمد فیصل شیخ (لشکر طیبہ کے ممبئی سربراہ) نے حوالات کے ذریعے رقم حاصل کی تھی۔ عدالتی تحقیقات میں اس دعوے کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ عدالت کے اس فیصلے کو مہاراشٹر اے ٹی ایس کے لیے بڑا جھٹکا مانا جا رہا ہے۔ لوکل ٹرین بم دھماکہ کے اس معاملہ پر ممتاز قانون داں جمعیۃ علماء ہند کے وکیل اور اڑیسہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس مرلی دھر کا تبصرہ ہے کہ اس کیس میں جان بوجھ کر جانبدارانہ تفتیش کی گئی انکا یہ بھی کہنا ہے کہ ایسے معاملات میں جہاں عوامی جذبات مشتعل ہوتے ہیں میڈیا ٹرائل کے ذریعہ کسی کو بھی مجرم بنا دیا جاتا ہے۔ پریس کانفرنس پہلے کی جاتی ہے ثبوت بعد میں تلاش کئے جاتے ہیں۔ جسٹس مرلی دھر کا یہ تبصرہ ملک کے قانونی سسٹم کی

متاثرین کی زندگیاں برباد کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچائے بغیر انصاف ادھورا: ارشد مدنی

اندر کی ساری کہانی بیان کر دیتا ہے۔ مولانا مدنی نے یہ بھی کہا کہ کسی طرح کی جوابدہی کے فقدان کے نتیجہ میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اس بات کی مکمل چھوٹ مل جاتی ہے کہ وہ جس کو چاہے مجرم بنا دے، نہ تو ان کا کوئی محاسبہ ہوگا اور نہ ہی اس کے لئے ان سے کسی طرح کا کوئی سوال ہی ہو گا۔

غزہ میں "خاموش قتل عام" کیا جا رہا ہے: فلسطین وزارتِ صحت

اسرائیلی فوجی غزہ میں بچوں پر ویڈیو گیم کی طرح گولیاں برسا رہے ہیں، برطانوی ڈاکٹر کا ہولناک انکشاف

مسئلہ فلسطین پر ہمارا موقف بدستور برقرار ہے، الزامات بے بنیاد ہیں: ترکیہ

غزہ، 21 جولائی (یو این آئی) فلسطین وزارت صحت نے کہا ہے کہ اسرائیل اکتوبر 2023 سے زیر محاصرہ غزہ میں انسانی امداد کا داخلہ روکے ہوئے ہے۔ علاقے میں بھوک اور غذائی قلت کے نتیجے میں 76 بچوں سمیت کم از کم 86 فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں۔ وزارت صحت نے بروز اتوار جاری کردہ تحریری بیان میں زیر محاصرہ علاقے میں انسانی بحران کو 'خاموش قتل عام' قرار دیا اور کہا ہے کہ غزہ میں بھوک اور غذائی قلت کی وجہ سے 76 بچوں سمیت 86 افراد کی موت واقع ہو چکی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل اور بین الاقوامی برادری غزہ میں انسانی حالات کی خرابی کے ذمہ دار ہیں۔ گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران غزہ میں کم از کم 18 افراد بھوک سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ بیان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ خوراک اور ادویات کے داخلے کے لیے سرحدی گزرگاہوں کو فوری طور پر کھولا جائے۔ واضح رہے کہ 2 مارچ سے اسرائیل نے غزہ کے ساتھ تمام سرحدی گزرگاہیں بند کر رکھی ہیں جس کی وجہ سے انسانی امداد تک رسائی نہیں ہو پا رہی۔ اس صورتحال نے بھوک کے پھیلاؤ کو مزید تیز کر دیا ہے۔ اسرائیل، غزہ میں جاری نسل کشی حملوں میں زیادہ تر عورتوں اور بچوں پر مشتمل تقریباً 59 ہزار فلسطینیوں کو قتل کر چکا ہے۔ فلسطین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی وفا کے مطابق اندازاً تقریباً 11 ہزار فلسطینی تباہ شدہ گھروں کے ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ غزہ میں حکام کی جانب سے رپورٹ کیے گئے اعداد و شمار حقیقت کی عکاسی نہیں کرتے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہلاکتوں کی اصل تعداد دو لاکھ کے قریب ہو سکتی ہے۔ حملوں کے دوران اسرائیل نے غزہ کے بیشتر حصے کو ملبے میں تبدیل کر دیا اور علاقے کی تقریباً پوری آبادی کو بے گھر کر دیا ہے۔ گذشتہ سال نومبر میں بین الاقوامی فوجداری عدالت نے غزہ میں جنگی جرائم اور انسانیت سوز جرائم پر اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو اور اس وقت کے وزیر دفاع یواو گیلنٹ کے وارنٹ گرفتاری جاری کیے تھے۔ عالمی عدالتِ انصاف میں بھی، غزہ جنگ میں نسل کشی کے الزام میں، اسرائیل کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔

برطانوی ڈاکٹر نے ہولناک انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیلی فوجی غزہ میں بچوں پر ویڈیو گیم کی طرح گولیاں برسا رہے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق اسرائیل کی غزہ پر وحشیانہ بمباری گزشتہ روز بھی جاری رہی، مزید ایک سو سولہ افراد شہید ہو گئے، جن میں امداد کے منتظر اڑتیس فلسطینی بھی شامل ہیں۔ غزہ میں برطانوی ڈاکٹر نے ہولناک انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیلی فوجی امدادی مراکز میں بچوں پر گولیاں چلا رہے ہیں، ہفتے کے دنوں کے لحاظ سے جسم کے مختلف حصوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ خان یونس کے ناصر اسپتال میں کام کرنے والے سرجن پروفیسر نک مینارڈ نے بتایا میں نے اور میرے ساتھیوں نے بچوں کے جسموں پر زخموں کے واضح نشان دیکھے ہیں، جن میں مختلف دنوں میں جسم کے کچھ حصوں جیسے سر، ٹانگیں یا دیگر اعضا کو نشانہ بنایا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک دن سب بچوں کے پیٹ میں گولی لگنے کے زخم ہوں گے، دوسرے دن سب کے سر پر یا گردن پر گولیوں کے زخم ہوں گے، اگلے دن بازوؤں یا ٹانگوں پر گولیوں کے زخم ہوں گے، یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی کھیل کھیلا جا رہا ہو، کہ وہ آج سر، کل گردن، پرسوں جسم کے نازک اعضا کو گولی مارنے کا فیصلہ کر رہے ہیں۔ خیال رہے قابض فوج نے شمالی غزہ میں امداد کے منتظر فلسطینیوں پر کئی پونڈ وزنی بم برسائے اور ان پر ٹینکوں سے اندھا دھند گولیاں چلائیں۔ خان یونس میں بھی اسرائیلی حملے میں سات افراد شہید ہوئے، جن میں پانچ سال کا بچہ بھی شامل ہے۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ اسرائیلی فوج نے براہ راست فائرنگ کی، غزہ میں داخل ہونے والے اقوام متحدہ کے امدادی قافلے پر بھی فائرنگ کی گئی۔ ورلڈ فوڈ پروگرام کا کہنا ہے پچیس ٹرکوں پر مشتمل قافلہ جیسے ہی اسرائیل سے داخل ہوا تو اسے شدید فائرنگ کا سامنا کرنا پڑا۔ غزہ کا محاصرہ بدستور جاری ہے، امدادی ٹرکوں کو داخلے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ فلسطینی وزارتِ صحت کا کہنا ہے گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں غزہ میں بھوک سے اٹھارہ افراد نے دم توڑ دیا، ان میں نومولود سمیت دو بچے بھی شامل ہیں۔

ترکیہ وزارت خارجہ نے مسئلہ فلسطین پر ترکیہ کے موقف سے متعلق تازہ ترین الزامات کو مسترد کیا، انہیں مکمل طور پر بے بنیاد قرار دیا اور کہا ہے کہ یہ الزامات، عوام کو گمراہ کرنے کی، سیاسی کوشش ہیں۔ بروز اتوار جاری کردہ بیان میں وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ ترکیہ کی فلسطین پالیسیوں ※ سے متعلق حالیہ الزامات حقائق کے بالکل برعکس ہیں۔ ہم سیاسی مقاصد کی خاطر، فلسطینیوں کے لئے ترکیہ کی حمایت کو بدنام کرنے اور عوام کو گمراہ کرنے کی ان کوششوں کو مسترد کرتے ہیں۔ بیان میں وزارت خارجہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ترکیہ مسئلہ فلسطین پر "قانون اور انصاف کے حق میں آزادانہ پالیسی" پر عمل پیرا ہے۔ ترکیہ، غزہ پر اسرائیلی حملوں کے خلاف سخت ترین ردعمل ظاہر کرنے والے ممالک میں شامل ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ غزہ میں اسرائیل کی جانب سے جاری نسل کشی جرائم پر ترکیہ سخت ردعمل کا اظہار کرتا چلا آ رہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اسرائیلی سیاستدانوں کا ہر موقع پر ترکیہ کو نشانہ بنانا اس کی فلسطین پالیسی کی درستگی کو ثابت کر رہا ہے۔ غلط معلومات کے دعووں کے برعکس، ترکیہ نے بوگوٹا میں منظور کردہ مشترکہ اعلامیے میں درج سفارشات سے کہیں زیادہ فیصلے کیے اور ان پر عمل بھی کیا ہے۔ ترکیہ نے مئی 2024 میں اسرائیل کے ساتھ تجارت کو مکمل طور پر منقطع کر دیا تھا اور اس فیصلے پر عمل کے دوران اپنے فلسطینی بہن بھائیوں کو منفی اثرات سے بچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ ترکیہ نے، اسرائیل کے ہاتھ تمام عسکری فروخت کو روکنے کے لئے، ہر ممکن اقدامات اٹھائے ہیں۔ یہی نہیں اسرائیل کو اسلحے کی فراہمی روکنے کے لئے، ابتداء میں 52 ممالک کی حمایت کی حامل بین الاقوامی کوششوں کے آغاز میں بھی قائدانہ کردار ادا کیا جن میں اقوام متحدہ کاروائی کا آغاز بھی شامل ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم میڈلین جہاز کے ساتھ صورتحال کا بغور جائزہ لے رہے ہیں اور بین الاقوامی پانیوں میں اسرائیل کی "غیر قانونی مداخلت" کی مذمت کرتے ہیں۔ جہاز میں سوار ترک شہریوں کی رہائی کے لئے تمام ضروری سفارتی اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ ترکیہ وزارت خارجہ نے بیان میں غزہ سے فلسطینیوں کی جبری نقل مکانی سے متعلقہ تمام منصوبوں کی مخالفت کا اعادہ کیا اور کہا ہے کہ ہم غزہ کی تعمیر نو کے لئے عرب لیگ اور اسلامی تعاون تنظیم کے مشترکہ منصوبے کی اور جبری نقل مکانی منصوبوں کے خلاف دیگر بین الاقوامی کوششوں کی حمایت کا اعادہ کرتے ہیں۔ قانونی میدان کے حوالے سے اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ترکیہ ان 13 ممالک میں سے ایک ہے جنہوں نے بین الاقوامی عدالت انصاف میں اسرائیل کے خلاف نسل کشی کے مقدمے میں باضابطہ طور پر حصہ لیا ہے۔ ہم نے عدالت میں دو الگ الگ مشاورتی عمل میں حصہ لیا۔ ترکیہ اسرائیلی افواج کے ہاتھوں ہلاک ہونے والے عائشہ نور ایزگی ایگی کے لئے انصاف کی تلاش جاری رکھے ہوئے ہے۔ امریکہ کے محکمہ مہاجرت و کسٹم کی طرف سے حراست میں لی جانے والی ترک شہری رومیسا اوزترک کی رہائی کے لئے بھی شروع سے ہی ضروری سفارتی تعاون فراہم کیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم، ترکیہ کی انصاف کے لیے جاری جدوجہد کے بارے میں کسی بھی دباؤ اور بدنامی کی مہم کو مؤثر نہیں ہونے دیں گے۔ ہم، بین الاقوامی قوانین اور انسانی حقوق کے اصولوں پر کوئی سمجھوتہ کیے بغیر فلسطین کا ساتھ دیتے رہیں گے۔

ایک اور اسرائیلی فوجی نے اپنے جان لے لی

تل ابیب، 21 جولائی (یو این آئی) غزہ جنگ کے بعد شدید ذہنی دباؤ اور نفسیاتی مسائل سے دوچار اسرائیلی فوجی اپنی زندگیوں کا خاتمہ کرنے لگے۔ اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ ایک اور فوجی نے خودکشی کی ہے جو گزشتہ دو ہفتوں میں ایسا کرنے والا چوتھا فوجی ہے۔ فوج کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ناروے سے تعلق رکھنے والے ایک فوجی ڈین فلپسن نے منگل کے روز جنوبی اسرائیل میں ایک تربیتی اڈے پر خود کو گولی ماری اور وہ اسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق سال کے آغاز سے اب تک 19 اور غزہ پر اسرائیل کی جنگ شروع ہونے کے بعد سے 42 فوجی خودکشی کر چکے ہیں۔

اقوام متحدہ کی ثانوی دفتری زبانوں میں اردو سمیت دیگر 27 زبانوں کی شمولیت

اقوام متحدہ، جولائی 21 (یو این آئی) اقوام متحدہ کی ثانوی دفتری زبانوں میں اردو سمیت دیگر 27 زبانوں کی شمولیت ہو گئی ہے، جنرل اسمبلی کے متن کا اردو ترجمہ رئیس وارثی نے جنرل اسمبلی کے صدر کو پیش کیا۔ جنرل اسمبلی کے صدر ایچ ای فیلمن یانگ نے اپنی صدارت کے دوران کثیر اللسانی ثقافت کو اپنی مرکزی ترجیح بنایا ہے۔ کئی رکن ممالک نے مستقبل کے معاہدے کے ترجمے میں مدد دینے میں پہل کی، جو خود جامع اور شمولیتی حکمرانی کو اہمیت دیتا ہے۔ یہ معاہدہ اب نہ صرف اقوام متحدہ کی چھ سرکاری زبانوں میں دستیاب ہے، بلکہ 27 دیگر زبانوں میں بھی موجود ہے۔ 17 جولائی کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر یانگ نے ایک اجلاس کی میزبانی کی تاکہ رکن ممالک اور دیگر اداروں کا شکریہ ادا کیا جا سکے جنہوں نے اقوام متحدہ کی رسمی زبانوں میں ترجمہ کرنے میں مدد فراہم کی۔ پاکستانی مشن نے اقوام متحدہ میں اردو مرکز نیویارک کے صدر رئیس وارثی کے ساتھ مل کر اردو اور سندھی زبانوں میں ترجمے کیے، اقوام متحدہ میں پاکستان کے ڈپٹی ایمبیسڈر عثمان جدون اور اردو مرکز نیویارک کے صدر رئیس وارثی نے اس تقریب میں ان ترجموں کی دستاویزات اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر کو پیش کیں۔ اس تناظر میں، جنرل اسمبلی کے صدر نے اپنی دفتر میں کثیر اللسانی ثقافت کے فروغ کے لیے ایک ٹاسک فورس قائم کی اور جنرل اسمبلی کے 79 ویں سیشن کے لیے کثیر اللسانی ثقافت پر ایک عملدرآمد منصوبہ شروع کیا۔ اسطرح اب 5.3 ارب سے زیادہ لوگوں کی مادری زبانوں میں یہ پڑھا جا سکتا ہے۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے ڈپٹی ایمبیسڈر عثمان جدون اور اردو مرکز نیویارک کے صدر رئیس وارثی نے اس تقریب میں ان ترجموں کی دستاویزات اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر کو پیش کیں۔ تقریب میں پاکستان یوکرین ویتنام، ہندوستان، بنگلہ دیش اور یورپی یونین سمیت دیگر ممالک کے سفیروں نے بھی شرکت کی۔

نیتن یاہو کی شام سے متعلق پالیسیوں پر امریکی حکام میں بے چینی میں اضافہ

واشنگٹن، 21 جولائی (یو این آئی) کچھ وائٹ ہاؤس عہدیدار نیتن یاہو کی بڑھتی جارحیت پر تنقید کر رہے ہیں، اور ایک عہدیدار نے کہا، "وہ باولا ہو گیا ہے، ہر جگہ بمباری کر رہا ہے۔" خبر میں ایک عہدیدار نے خبردار کیا کہ نیتن یاہو کے اقدامات امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی شام میں کوششوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور ان کی نیک نیتی کو ختم کر سکتے ہیں۔ ایک اور امریکی عہدیدار نے کہا، "شام میں بمباری صدر اور وائٹ ہاؤس کے لیے ایک غیر متوقع کاروائی تھا۔ صدر ایسے ملک میں جہاں امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، وہاں ٹی وی پر بمباری دیکھ کر خوش نہیں ہوتے۔" ایک سینئر عہدیدار نے بتایا کہ گزشتہ ہفتے غزہ میں ایک چرچ پر بمباری کے بعد ٹرمپ نے نیتن یاہو کو فون کر کے وضاحت طلب کی تھی۔ عہدیداروں نے کہا کہ ٹرمپ کے حلقے میں نیتن یاہو کے بارے میں شک بڑھ رہا ہے اور اسے کبھی کبھار کسی شرارتی بچے کی طرح سمجھا جاتا ہے۔ عہدیداروں نے بتایا کہ واشنگٹن نیتن یاہو اور اس کی علاقائی پالیسیوں کے بارے میں چوکس حالت میں ہے۔ ٹرمپ نے اب تک نیتن یاہو کی اعلانیہ تنقید سے گریز کیا ہے، تاہم یہ واضح نہیں کہ ان کے مشیران بھی اسی طرح کی تشویش رکھتے ہیں یا نہیں۔ اسرائیلی اور امریکی عہدیداروں نے اس خبر پر کوئی ردعمل نہیں ظاہر نہیں کیا۔ جھڑپیں 13 جولائی کو شام کے جنوبی علاقے السویداء میں شروع ہوئیں، جہاں بدوی عرب قبائل اور مسلح دُرزی گروہوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ اسرائیل نے جھڑپوں کے بڑھنے پر دمشق میں شام کی فوجی چوکیوں اور انفراسٹرکچر پر فضائی حملے کیے۔ اسرائیل نے یہ حملے دُرزی طبقے کی حفاظت کے لیے کیے جانے کا جواز پیش کیا۔ تاہم شام میں زیادہ تر دُرزی رہنماؤں نے کسی بھی غیر ملکی مداخلت کو مسترد کرتے ہوئے متحدہ شام کے ساتھ وفاداری کا اعادہ کیا ہے۔

غزہ میں دم توڑتی انسانیت، بھوک کی سنگین صورتحال

غزہ (ایجنسی) قابض فوج کے محاصرے کے باعث غزہ کی پٹی میں المیہ رونما ہو رہا ہے اور آئے دن متعدد فلسطینی شہید ہو رہے ہیں۔ غزہ میں فلسطینی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ طبی عملہ اور مریض دن میں ایک وقت کا کھانا بھی نہیں کھاتے ہیں جس سے ان کی خدمات کو انجام دینے کی قوت جواب دے گئی ہے اور بھوک کی وجہ سے اموات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ فلسطینی صحافی ناهض حجاج نے بھی ایک پیغام میں غزہ کی پٹی میں بھوک کی سنگین صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ہم سب مر رہے ہیں۔ انہوں نے سوشل نیٹ ورک ایکس پر ایک پیغام میں لکھا کہ اگر ہم صحافی اب خبروں کی کوریج نہیں کرتے ہیں تو حیران نہ ہوں۔ حجاج نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یقین کیجیے میں آج بھوک سے نہیں اٹھ سکا، کھانا نہیں ہے، اگر کسی کے پاس پیسے ہوں تب بھی بازار میں خریدنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ دریں اثناء غزہ کی پٹی میں فلسطینی حکومت کے میڈیا آفس نے ایک بیان میں عالمی برادری، دنیا کے تمام ممالک، بین الاقوامی اور انسانی حقوق کی تنظیموں اور سیاسی اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ براہ راست اور حقیقی نگرانی کے ساتھ غزہ کی پٹی میں خوراک اور ادویات کی منتقلی کے لیے محفوظ اور مستقل راستے کھولیں اور قابض حکومت کی جانب سے کسی بھی تخریب کاری کو روکیں۔ بیان میں اس بات پر زور دیا گیا کہ انسانی امداد کسی بھی سیاسی کھیل اور قابضین یا ان کے ایجنٹوں کے کنٹرول سے پاک ہونی چاہیے۔

ٹرمپ نے براک اوباما کی گرفتاری اور جیل بھیجنے کا ویڈیو کیا پوسٹ

اے آئی ویڈیو پر سوالات کی بوچھار

واشنگٹن (ایجنسی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک AI ویڈیو پوسٹ کی ہے۔ اس پوسٹ میں سابق امریکی صدر براک اوباما کو ایف بی آئی کے ہاتھوں گرفتار ہوتے دکھایا گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے۔ ٹرمپ کی جانب سے سوشل ویب سائٹ ٹروتھ سوشل پر پوسٹ کی گئی یہ ویڈیو اوباما کے یہ کہتے ہوئے شروع ہوتی ہے کہ، خاص طور پر صدر قانون سے بالاتر ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پیر کو AI سے تیار کردہ ایک ویڈیو جاری کی۔ اس میں وفاقی بیورو آف انویسٹی گیشن (ایف بی آئی) کو سابق صدر براک اوباما کو وائٹ ہاؤس میں گرفتار کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس جعلی ویڈیو میں سابق صدر جو بائیڈن سمیت کئی امریکی سیاست دان یہ کہتے ہوئے نظر آ رہے ہیں کہ کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے۔ اس ویڈیو میں ٹرمپ اور اوباما کو اوول آفس میں دکھایا گیا ہے۔ وہاں سے، اوباما کو ایف بی آئی نے گرفتار کر لیا۔ ویڈیو کا اختتام براک اوباما کے ساتھ ہوتا ہے، نارنجی رنگ کے لباس میں ملبوس، جیل کی کوٹھری میں بند ہیں۔ امریکی نیشنل انٹیلی جنس کی ڈائریکٹر گبارڈ نے دعویٰ کیا ہے کہ 114 صفحات پر مشتمل انتہائی ترمیم شدہ ای میلز سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ سابق صدر براک اوباما کی قومی سلامتی کی کابینہ نے یہ اندازہ لگانے کے لیے جعلی اور ہیرا پھیری سے متعلق انٹیلی جنس کا استعمال کیا کہ روس ڈونلڈ ٹرمپ کو الیکشن جتانا چاہتا ہے۔ گبارڈ نے ایکس پر لکھا، ان کا مقصد صدر ٹرمپ کو اقتدار سے ہٹانا اور امریکی عوام کی مرضی کو کچلنا تھا۔ خواہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، اس سازش میں ملوث ہر فرد کی تفتیش ہونی چاہیے۔

کسی بھی حال میں ایران نہ جائیں! ٹرمپ انتظامیہ کی نئی ہدایت

واشنگٹن، 21 جولائی (یو این آئی) ایران اور اسرائیل کی جنگ میں امریکہ کی مداخلت کے بعد دونوں ممالک میں شدید تناؤ کے پیش نظر ٹرمپ انتظامیہ نے نئی ہدایت جاری کی ہے۔ امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے، اسی تناظر میں امریکہ نے اپنے شہریوں کو ایران کا سفر نہ کرنے کا مشورہ دیا ہے اور سفر سے متعلق نئی ایڈوائزری جاری کی ہے، امریکہ نے زور دیتے ہوئے اپنے شہریوں کو کسی بھی حالت میں ایران کا سفر نہ کرنے کا کہا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے قونصلیٹ دفتر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری پیغام میں لکھا کہ "امریکہ کے شہریوں کو کسی طور پر بھی ایران نہیں جانا چاہیے۔ ایران میں امریکی شہریوں کو بغیر کسی تنبیہ اور جرم کا کوئی ثبوت دیے بغیر اغوا کیا گیا اور غلط طریقے سے گرفتار کیا گیا۔ سفارتخانے نے مزید کہا کہ گرفتار کیے گئے لوگوں میں دوہری شہریت (امریکی-ایرانی) رکھنے والے افراد بھی شامل ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ نے لکھا کہ "کچھ افراد کو جھوٹے الزامات میں سالوں تک قید رکھا گیا، ذہنی اذیتیں دی گئیں اور یہاں تک کہ موت کی سزا بھی سنائی گئی ہے۔

پاکستان: بلوچستان میں غیرت کے نام پر قتل کا دلخراش واقعہ

بلوچستان (ایجنسی) پاکستان کے صوبے بلوچستان میں غیرت کے نام پر قتل سے متعلق جو ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے، اس ویڈیو میں ظاہر ہونے والے بعض افراد مقامی براہوی زبان میں بات کر رہے تھے۔ تاہم متاثرہ خاندانوں میں سے اب تک کسی بھی فرد نے انتظامیہ سے رابطہ نہیں کیا ہے۔ قتل ہونے والی خاتون کی عمر 30 سال کے قریب بتائی گئی ہے، جسے اس کے شوہر سمیت سرخ رنگ کی ایک گاڑی سے مسلح افراد نیچے اتار کر ایک پہاڑی علاقے میں فائرنگ کر کے قتل کر دیتے ہیں۔ غیرت کے نام پر قتل کے اس واقعے سے متعلق ریاستی وزیر اعلیٰ کی ایما پر دہشت گردی کے تحت ایک مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ترجمان بلوچستان حکومت شاہد رند کہتے ہیں کہ اس کیس میں ریاست خود فریق بننے جا رہی ہے۔ کوئٹہ میں جاری کئے گئے بیان میں انہوں نے کہا، "ابتدائی تحقیقات میں اس واقعے کے مقام کی نشاندہی ہو گئی ہے۔ نادرا کی مدد سے ویڈیو میں ظاہر ہونے والے افراد کی شناخت کا عمل جاری ہے۔ اب تک ایک ملوث ملزم کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ مقتولین کی لاشیں تا حال برآمد نہیں ہو سکی ہیں۔ اس معاملے میں انصاف یقینی بنانے کے لیے حکومت کوئی سیاسی یا قبائلی دباؤ قبول نہیں کرے گی۔" کوئٹہ میں تعینات ایک سینئر سکیورٹی اہلکار عبدالجبار بلوچ کہتے ہیں کہ جس پہاڑی علاقے میں اس جوڑے کو قتل کیا گیا ہے وہ صوبے کا ایک دور افتادہ نواحی علاقہ ہے اور ملزمان کی گاڑیوں کا ڈیٹا بھی ایکسائز کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ ڈوئچے ویلے سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا، "قتل کے اس واقعے کے حوالے سے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ مقتولین مقامی بلوچ ہیں۔ تحقیقات کے دوران کیس میں اہم پیش رفت سامنے آئی ہے جس کی روشنی میں روپوش ملزمان کی گرفتاری کے لیے کارروائی کی جا رہی ہے۔" جبار بلوچ کا کہنا تھا کہ بلوچستان میں رائج قبائلی نظام کی وجہ سے اکثر اوقات غیرت کے نام پر پیش آنے والے اس نوعیت کے واقعات میں متاثرین معاشرتی روایات اور دباؤ کی وجہ سے انصاف سے محروم رہ جاتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، "کوئی رسم یا روایت اس طرح کے واقعات کو جائز قرار نہیں دے سکتی۔ اس افسوسناک واقعے میں جو عناصر ملوث ہیں انہیں بہت جلد گرفتار کر کے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔ ایسے سفاکانہ واقعات انسانی وقار اور معاشرتی اقدار کی توہین ہیں، جسے کسی صورت برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ کوئٹہ میں مقیم انسانی حقوق کی کارکن سمیرا بلوچ کہتی ہیں کہ جب تک ہم غیرت کے نام پر قتل کو روایتی مسئلہ سمجھتے رہیں گے تب تک ہر پسند کی شادی کرنے والا جوڑا خوف کے سائے میں جیتا رہے گا۔ ڈوئچے ویلے سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا، "اس طرح کے افسوسناک واقعات بلوچستان کے قبائلی معاشرے میں ماضی میں بھی تسلسل کے ساتھ پیش آتے رہے ہیں۔ حکومتی دعوے اور اعلانات اپنی جگہ لیکن ان واقعات کے جو پس پردہ اصل محرکات ہیں ان پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ جامع قانون سازی نہ ہونے کی وجہ سے معاشرتی اقتدار اور ناموس کا تصور اکثر اوقات لوگوں کو خاندان کی عزت بچانے کے نام پر قاتل بنا دیتے ہیں۔ غیرت کے نام پر قتل کی کئی دیگر وجوہات بھی ہیں، جن کو کبھی زیر غور نہیں لایا جاتا۔ پسند کی شادی کو بغاوت تصور کرنے کا یہ رجحان اس جدید دور میں آج بھی کم ہونے کے بجائے فروغ پا رہا ہے۔ سمیرا بلوچ کا کہنا تھا کہ ملک میں غیرت کے نام پر قتل کے واقعات کو روکنے کے لیے قانون موجودہ ہے لیکن اس پر بہت کم عمل درآمد ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ان کے بقول، "یہاں کئی عدالتی فیصلوں میں بھی اس طرح کے واقعات کو غیر قانونی اور غیر اسلامی قرار دیا جا چکا ہے لیکن فرسودہ روایات کی وجہ سے متاثرہ خاندان ایسے واقعات پر اکثر اوقات قانونی کارروائی کے بجائے خاموش اختیار کر لیتے ہیں۔" یونیورسل ہیومن رائٹس آرگنائزیشن کے سینئر عہدیدار عبدالقیوم خان کہتے ہیں کہ ملکی قانون کسی طور پر یہ جواز فراہم نہیں کرتا کہ کوئی اپنی بہن، بیٹی یا بیوی کو اپنی مرضی سے شادی کرنے پر جان سے مار دے۔ ڈوئچے ویلے سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا، "دیکھیں بلوچستان میں اس طرح کے واقعات کا تسلسل کے ساتھ رونما ہونا قانون کی عملداری پر یقیناً کئی سوالات اٹھاتا ہے۔ قبائلی دباؤ، اس بوسیدہ نظام میں انصاف کا گلا گھونٹ رہی ہے۔ پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ 302 کے تحت غیرت کے نام پر قتل، قتل عمد کے زمرے میں آتا ہے۔ 2016 کے ترمیم شدہ کریمنل لاء کے تحت اگر مقتول کے ورثاء ملزمان کو معاف بھی کر دیں تب بھی عدالت ریاست کی جانب سے ملزمان کو سزا دے سکتی ہے۔ اس معاملے میں مؤثر تحفظ اور بر وقت انصاف یقینی بنانے کے لیے حکومت کو ترجیحی

یورپی ٹرائیکا کو اسنیپ بیک مکانیزم کو فعال کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں؛ ایرانی وزیر خارجہ

تہران (ایجنسی): ایران کے وزیر خارجہ عراقچی نے اتوار کی رات ایک ایکس پوسٹ میں بتایا کہ انہوں نے اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریش، سلامتی کونسل کے سربراہ اور یورپی یونین کی نمائندہ کایا کالاس کو خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ برطانیہ، فرانس اور جرمنی نے ایٹمی معاہدے کی کبھی پابندی کی ہی نہیں جواب اس کی بنیاد پر ایران کے ایٹمی پروگرام کا معاملہ سلامتی کونسل میں لانا چاہ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قانونی، سیاسی اور اخلاقی لحاظ سے ان ممالک کو اسنیپ بیک مکانیزم کو فعال کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ یورپی ٹرائیکا نے اپنے اقدامات اور بیانات اور اسی طرح سیاسی اور مادی طریقے سے امریکہ اور صیہونی حکومت کی فوجی جارحیت کی حمایت بھی کی جو کہ ایٹمی معاہدے کے اصولوں کی کھلے عام نفی ہوتی ہے۔ سید عباس عراقچی نے کہا کہ یہ تین ممالک مسلسل اور طویل عرصے سے جے سی پی او اے کی خلاف ورزی کرتے آ رہے ہیں۔

جاپان: ہار کے بعد بھی وزیر اعظم کا عہدے پر برقرار رہنے کا عزم

جاپان۔ (ایجنسی)۔ جاپان کے سرکاری ٹیلی ویژن این ایچ کے کا کہنا ہے کہ ملک کے وزیر اعظم شگیرو ایشیبا کا حکمران اتحاد اتوار کے روز ہونے والے پارلیمان کے ایوان بالا کی 248 نشستوں کے انتخابات میں اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہا۔ جاپانی وزیر اعظم ایشیبا کی لبرل ڈیموکریٹک پارٹی (ایل ڈی پی) گزشتہ اکتوبر میں ہونے والے قبل از وقت الیکشن کے بعد سے ایوان زیریں میں پہلے سے ہی اقلیت میں ہے اور اسے مہنگائی، سیاسی اسکینڈلز اور امیگریشن مخالف جذبات میں اضافے پر عوامی بے چینی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ایل ڈی پی اور اس کے جونیئر پارٹنر کومیتو کو ان کے پاس پہلے سے موجود 75 سیٹوں کے علاوہ 125 میں سے 50 سیٹیں جیتنے کی ضرورت تھی۔ تاہم وہ صرف 46 سیٹیں ہی جیت سکے۔ حالیہ برسوں میں اس طرح کی انتخابی شکست کے بعد عام طور پر وزراء اعظم نے استعفیٰ سونپا ہے۔ تاہم، اشیبا نے بڑھتے ہوئے ٹیرفس کے درمیان امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدہ کرنے کے مشکل حالات میں جاپان کی قیادت کرنے کا عزم کیا ہے۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس کے دوران کہا: ہم امریکہ کے ساتھ انتہائی نازک ٹیرفس مذاکرات میں مصروف ہیں ۔۔۔۔ ہمیں ان مذاکرات کو کبھی بھی خراب نہیں کرنا چاہیے۔" واضح رہے کہ یہ نقصان ایشیبا کے اتحاد کے لیے ایک اور دھچکا ہے، جو اکتوبر میں ایوان زیریں کے انتخابات میں شکست کے بعد اب دونوں ایوانوں میں اقلیت میں ہے۔ سن 1955 میں پارٹی کے قیام کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ ایل ڈی پی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں اکثریت کھو چکی ہے۔ انتخابات میں خراب کارکردگی فوری طور پر حکومت کی تبدیلی کی وجہ بھی نہیں بنے گی، کیونکہ ایوان بالا میں کسی بھی رہنما کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ البتہ برقرار رہنے کے اپنے عزم کے باوجود، اشیبا کو اپنی پارٹی کے اندر سے استعفیٰ دینے یا کسی اور اتحادی ساتھی تلاش کرنے کے مطالبات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ کووڈ انیس کی وبا کے دوران ویکسینیشن اور عالمی اشرافیہ کے بارے میں سازشی نظریات پھیلانے کے بعد اب یہ پارٹی جاپانی پہلے" پر بیان بازی اور امیگریشن، عالمگیریت اور غیر ملکی سرمائے پر تنقید کے ساتھ زور پکڑتی جا رہی ہے۔ توقع ہے سنسیتو ایوان بالا کی 14 نشستیں جیت لے گی، خاص طور پر نوجوان مرد ووٹروں سے اپیل کے ساتھ۔ اسٹیبلشمنٹ مخالف موقف اور سوشل میڈیا تک رسائی کے لیے اس جماعت کے رہنما سوہی کامیا کا موازنہ ٹرمپ اور جرمنی کی اے ایف ڈی سے کیا جا رہا ہے۔

انصار اللہ یمن اپنے بنائے ہوئے ہتھیاروں سے لڑ رہے ہیں

یمن (ایجنسی) ایران میں انصار اللہ یمن کے خصوصی نمائندے احمد الامام نے 20 جولائی کو ایک پریس کانفرنس میں خطے کی موجودہ صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں سب سے پہلے ایران کو 12 روزہ جنگ میں فتح پر مبارکباد پیش کروں گا۔ ارنا کے نامہ نگار کے اس سوال کے جواب میں کہ مزاحمتی محور کا ایک مضبوط عنصر دیسی ہتھیاروں کی تیاری میں خود کفیل ہونا ہے، جب کہ امریکہ نے ایک بار پھر ایران پر یمن میں ہتھیار بھیجنے کا الزام لگایا ہے، لہٰذا یمن کے دیسی ہتھیاروں کے بارے میں کچھ بتائیں، انہوں نے کہا کہ خدا کی مدد سے، ہم نے انصار اللہ کے صنعا میں داخل ہونے اور یمن پر سعودی عرب کے حملوں سے قبل ہی دیسی ہتھیاروں کی تیاری شروع کر دی تھی۔ یمنی عوام پر محاصرے کے اثرات کے بارے میں احمد الامام نے کہا کہ یمنی عوام زراعت میں خود کفیل ہیں اور یمنی عوام کو سب سے زیادہ نقصان میڈیسن کے شعبے میں پہنچا ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ آج لبنان اور عراق میں مزاحمتی قوتوں کو غیر مسلح کرنے کی بات ہو رہی ہے اور بعض لوگ یمن کے لیے بھی ایسا کہہ سکتے ہیں، انہوں نے کہا کہ یمن میں ہتھیاروں کو ختم کرنا ناممکن ہے، تمام یمنیوں کے پاس ہتھیار موجود ہیں، اور یہ ہرگز فوج سے مخصوص نہیں ہے۔

مشرقی پاکستان سے بے گھر ہونے والے خاندانوں کو مالکانہ حق دینے کی سمت میں ٹھوس کارروائی کی وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی

لکھنؤ: 21 جولائی۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے آج یہاں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر منعقدہ ایک اعلاسطحی میٹنگ میں متعلقہ افسران کو ریاست کے مختلف اضلاع میں بسائے گئے مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) سے بے گھر کنبوں کو باضابطہ طور پر زمین کا مالکانہ حق دینے کی سمت میں ٹھوس کارروائی کی ہدایت دی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ صرف زمین کی منتقلی کا معاملہ نہیں ہے، بلکہ ان ہزاروں خاندانوں کی زندگی کی جدوجہد کو عزت دینے کا موقع ہے جنھوں نے ملک کی سرحدوں کے پار سے ہندوستان میں پناہ لی اور کئی دہائیوں سے بحالی/آبادکاری کا انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ ان خاندانوں کے ساتھ حساسیت کے ساتھ۔ ساتھ مناسب احترام کے ساتھ پیش آئیں۔ یہ حکومت کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ تقسیم کے بعد 1960 اور 1975 کے درمیان مشرقی پاکستان سے ہجرت کرنے والے ہزاروں خاندانوں کو اتر پردیش کے پیلی بھیت، لکھیم پور کھیری، بجنور اور رام پور اضلاع میں دوبارہ آباد کیا گیا۔ ابتدائی برسوں میں ان خاندانوں کو ٹرانزٹ کیمپوں کے ذریعے مختلف دیہات میں آباد کیا گیا اور انہیں زمین بھی الاٹ کی گئی لیکن قانونی اور دستاویزی تضادات کی وجہ سے ان میں سے اکثر کو آج تک زمین کے مالکانہ حقوق نہیں مل سکے۔ وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ پیلی بھیت، لکھیم پور کھیری، بجنور سمیت کئی اضلاع میں مشرقی پاکستان سے بے گھر ہونے والے خاندانوں کو برسوں پہلے آباد کیا گیا تھا اور انہیں زرعی زمین بھی الاٹ کی گئی تھی۔ تاہم وقت کے ساتھ۔ ساتھ ریکارڈ کی خرابیوں، محکمہ جنگلات کے نام پر اراضی کا اندراج، منتقلی کا عمل زیر التوا یا زمین کا حقیقی قبضہ نہ ہونے جیسی کئی انتظامی اور قانونی پیچیدگیوں کی وجہ سے ان خاندانوں کو اب تک باضابطہ طور پر زمین کا مالکانہ حق حاصل نہیں ہو سکا۔ بعض مقامات پر دوسری ریاستوں کے بے گھر افراد کو بھی آباد کیا گیا ہے جو ابھی تک زمین کی ملکیت سے محروم ہیں۔ تازہ ترین حالات کے مطابق ایک طرف جہاں کئی دیہاتوں میں برسوں سے کھیتی باڑی کرنے والے خاندانوں نے زمین پر مستقل مکانات بنا رکھے ہیں وہیں ریونیو ریکارڈ میں ان کے نام بھی درج نہیں ہیں۔ دوسری طرف، کچھ دیہاتوں میں، جو خاندان پہلے وہاں آباد تھے، درحقیقت آج بھی موجود نہیں ہیں۔ کئی خاندانوں نے قانونی عمل کی پیروی کیے بغیر زمین پر قبضہ کر رکھا ہے جس سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایسے معاملات میں جہاں پہلے گورنمنٹ گرانٹ ایکٹ کے تحت زمین الاٹ کی گئی تھی، موجودہ قانونی ڈھانچے میں نئے متبادل/ آپشن تلاش کیے جائیں، کیونکہ یہ ایکٹ 2018 میں منسوخ کیا جا چکا ہے، یہ حساس کوشش کئی دہائیوں سے نظر انداز کیے گئے بے گھر خاندانوں کے لیے ایک نئی امید ثابت ہو سکتی ہے اور باوقار زندگی کے دروازے کھول سکتی ہے۔ اسے صرف بحالی کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے، بلکہ سماجی انصاف، انسانیت اور قومی ذمہ داری کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔

یوگی سے ملنے پہنچے برج بھوشن شرن سنگھ

لکھنؤ: 21 جولائی (یواین آئی) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں پیر کو بی جے پی کے سابق ایم پی اور ریسلنگ فیڈریشن کے سابق چیئرمین برج بھوشن شرن سنگھ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے ملاقات کرنے پہنچے۔ حالانکہ یہ جانکاری سامنے نہیں آئی ہے کہ یہ ملاقات کس ایجنڈے پر ہوئی ہے۔ جانکاری کے مطابق بی جے پی کے سابق ایم پی اور ریسلنگ فیڈریشن کے سابق صدر برج بھوشن شرن سنگھ آج وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے ملاقات کرنے سی ایم آواس۔5 کے ڈی پہنچ چکے ہیں۔ برج بھوشن شرن کے سی ایم آواس پہنچنے سے ریاست کی سیاست میں نئی چہ میگوئیوں تیز ہوگئی ہیں۔ برج بھوشن شرن سنگھ پوروانچل کی سیاست میں ایک موثر چہرہ مانے جاتے ہیں۔ دراصل گذشتہ چھ مہینوں میں انہوں نے کئی بار ایسا بیان دیا ہے جن سے ان کے سیاسی مستقبل کو حوالے سے چہ میگوئیاں کی جارہی تھیں۔ اب وزیر اعلیٰ سے ممکنہ ملاقات ان چہ میگوئیاں کو پھر سے ہوادے دی ہے۔

بجلی ملازمین کا نجکاری کے خلاف احتجاج:

22 جولائی کو ریاست گیر مظاہرہ، ریگولیٹری کمیشن پر تالا بندی کا الزام

اتر پردیش میں بجلی کے ملازمین اور انجینئروں نے نجکاری کے خلاف 22 جولائی کو ریاست گیر احتجاجی مظاہرے کا اعلان کیا ہے۔ یہ مظاہرہ بجلی ملازمین کی مشترکہ جدوجہد کمیٹی، اتر پردیش کی قیادت میں منعقد ہوگا جس میں لکھنؤ میں بجلی کے کارکن توانائی کے وزیر کی رہائش گاہ پر اپنا احتجاج درج کرائیں گے۔ یہ اعلان آج 21 جولائی کو جدوجہد کمیٹی کی جانب سے بجلی کے ریگولیٹری کمیشن کے دفتر کے باہر کیے گئے خاموش احتجاج کے بعد کیا گیا۔ کمیٹی نے الزام لگایا ہے کہ کمیشن کی عوامی سماعت کے دوران اس کے مرکزی دروازے پر تالا لگا دیا گیا، جس کے باعث کمیٹی کے عہدیدار اپنا موقف پیش نہ کر سکے۔ جدوجہد کمیٹی نے اس سماعت کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے کمیشن سے دوبارہ سماعت کرنے اور ان کا موقف سننے کا مطالبہ کیا ہے۔ کمیٹی نے بتایا کہ پاور کارپوریشن انتظامیہ کی جانب سے نجکاری کے لیے بجلی ملازمین پر بڑے پیمانے پر ظالمانہ اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ ایک مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ توانائی کے وزیر نے صرف دس منٹ کے لیے بجلی چلے جانے پر جونیئر انجینئر سے لے کر چیف انجینئر تک کو معطل کر دیا۔ اسی کے خلاف لکھنؤ کے بجلی ملازمین وزیر توانائی کی رہائش گاہ پر احتجاج کریں گے۔ کمیٹی کے مرکزی عہدیداران جن میں سنجے سنگھ چوہان، جتیندر سنگھ گرجر، گریش پانڈے، مہندر رائے، پی کے دکشت، سہیل عابد، چندر بھوشن اوپادھیائے، وویک سنگھ، آر وائی شکلا، چھوٹے لال دکشت، آر بی سنگھ، محمد وسیم، مایا شنکر تیواری، رام چرن سنگھ، شری چند، سرجو ترویدی، یوگیندر کمار، اے کے شریواستو، دیویندر پانڈے، کے ایس راوت، رام نیواس تیاگی، پریم ناتھ رائے، ششی کانت شریواستو، محمد الیاس، رفیق احمد، پی ایس باجپئی، جی پی سنگھ، رام سہارے ورما، وشمبھر سنگھ شامل ہیں، نے بتایا کہ وہ اس سے قبل وارانسی، آگرہ اور میرٹھ میں نجکاری کے خلاف میمورنڈم دے چکے ہیں، لیکن آج لکھنؤ میں عوامی سماعت کے دوران مرکزی دروازے پر تالا لگا کر انہیں روکا گیا، جو پہلی بار ہوا ہے۔ سینکڑوں بجلی ملازمین نے نجکاری مخالف پٹیاں لے کر کمیشن کے دفتر کے سامنے خاموش مظاہرہ کیا۔ کمیٹی نے گزشتہ آٹھ ماہ سے جاری پُرامن تحریک کے باوجود انتظامیہ کی جانب سے کیے جا رہے ظلم کی شدید مذمت کی۔ ان کا کہنا تھا "ہزاروں بجلی ملازمین کا دور دراز علاقوں میں تبادلہ کر کے بغیر متبادل کا انتظار کیے فوراً فارغ کر دیا گیا" چہرے کی شناخت کے ذریعے حاضری کے نام پر سات ہزار سے زیادہ ملازمین کی جون ماہ کی تنخواہ روک دی گئی، جس سے ان کے خاندانوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ "بہت کم تنخواہ پانے والے ٹھیکہ ملازمین کو بڑے پیمانے پر برخاست کیا گیا" بجلی ملازمین کے گھروں میں زبردستی اسمارٹ میٹر نصب کیے جا رہے ہیں تاکہ رعایتی بجلی کی سہولت ختم کی جا سکے، جو کہ الیکٹریسٹی ایکٹ 2003، ٹرانسفر اسکیم 2000 اور ریفارم ایکٹ 1999 کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ آج ریاست کے تمام اضلاع اور منصوبوں پر بجلی ملازمین نے 22 جولائی کو ہونے والے وسیع احتجاج کے لیے عوامی بیداری کی مہم چلائی اور احتجاجی اجلاس منعقد کیے۔

جاب فیئر میں 59 امیدواروں کا انتخاب کیا گیا

لکھنؤ: 21 جولائی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی خواہشات کے مطابق چلائی جانے والی چیف منسٹر مشن ایمپلائمنٹ اسکیم کے تحت پیر کو سرکاری صنعتی تربیتی ادارہ (آئی ٹی آئی)، علی گنج، لکھنؤ میں ایک روزگار میلے کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز کمپنیاں جیسے Tata Motors، Eugenics Medi Science Pvt لمیٹڈ، وی ون لمیٹڈ، ڈیلکس بیرنگ، پے ٹی ایم اور ایجس فیڈرل لائف انشورنس نے جاب فیئر میں حصہ لیا۔ سرکاری آئی ٹی آئی کے پرنسپل راج کمار یادو نے کہا کہ یہ میلہ وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ روزگار فراہم کرنے کی سمت میں ایک بامعنی اقدام ہے۔ انہوں نے موجود کمپنیوں سے زیادہ سے زیادہ امیدواروں کا انتخاب کرنے کی اپیل کی اور منتخب امیدواروں کو جلد تقرری کرنے کی ترغیب دی۔ ٹریننگ، کونسلنگ اینڈ پلیسمنٹ آفیسر ایم اے خان نے بتایا کہ جاب فیئر میں کل 122 امیدواروں نے حصہ لیا جن میں سے 90 امیدوار اہل پائے گئے۔ انٹرویو کے عمل کے بعد مختلف آسامیوں کے لیے 59 امیدواروں کا انتخاب کیا گیا۔ کمپنیوں کے ذریعہ منتخب کردہ امیدواروں کو 10000 روپے سے 21000 روپے ماہانہ تنخواہ ملے گی۔

حضرت امام زین العابدینؑ کی شہادت کی یاد میں شہر کے امام باڑوں، کربلاؤں، روضوں اور گھروں میں مجالس کا اہتمام

لکھنؤ: حضرت امام حسین (علیہ السلام) کے فرزند حضرت امام زین العابدین (علیہ السلام) کی شہادت کی یاد میں شہر کے امام باڑوں، کربلاؤں، روضوں اور گھروں میں مجالس کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر امام کے تابوت کی زیارت بھی کرائی گئی۔ عزاداروں نے ماتم کر کے امام حسین (علیہ السلام) کو ان کے بیمار فرزند کا پرسہ دیا۔

امام باڑہ امیر محل صاحب، رستی بتان، مولوی گنج میں "بیمار کربلا کا ماتم" کے عنوان سے مجلس سے مولانا صدف جونپوری نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ امام زین العابدین دنیا کے پہلے عزادار ہیں۔ مجلس کے بعد انجمن زرگامیہ نے زنجیر زنی کی۔ اس پروگرام کا انعقاد انجمن قدیم آل عبا نے کیا تھا۔

درگاہ حضرت عباس (علیہ السلام)، رستم نگر میں مجلس سے مولانا کلب احمد نقوی نے خطاب کیا۔ امام باڑہ سید محمد تقی، پاٹا نالہ میں مجلس سے عباس متقی نے خطاب کیا۔ امام باڑہ حسنین عابدی، اشرف آباد میں مولانا میثم زیدی نے مجلس کو خطاب کیا۔

امام باڑہ ماسٹر محمود آغا، تکی کی بگیا میں بھی مجلس سے مولانا میثم زیدی نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن گنچائے مظلومیہ سمیت کئی انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔

امام باڑہ اطہر ولا، منصور نگر میں مجلس سے مولانا یاسوب عباس نے خطاب کیا۔ اس کے بعد انجمن گنچائے مظلومیہ سمیت متعدد انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔ مجلس کے منتظم ڈاکٹر ابو طیب نے عزاداروں کا شکریہ ادا کیا۔

عباسیہ مسجد، حسن پوریا میں یاور حسین کی جانب سے منعقدہ مرثیہ کی مجلس سے افضل دبیری نے خطاب کیا۔

شیعہ انٹر کالج، والی گنج میں بزم دینیات کی جانب سے "یاد بیمار کربلا" منائی گئی۔ مجلس سے مولانا صدف جونپوری نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد شبیہ تابوت، علم اور ذوالجناح کی زیارت کرائی گئی، اور ماتمی دستے کے ساتھ کربلا نصیر الدین حیدر جا کر مجلس کا اختتام ہوا۔

مشک گنج میں آگ پر ماتم

حضرت امام زین العابدین (علیہ السلام) کی شہادت کی مناسبت سے امام باڑہ ڈپٹی اکرام حسین، مشک گنج میں مجلس منعقد ہوئی۔ مجلس سے مولانا ثقلین عابدی نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد آگ پر اور چھریوں کا ماتم کیا گیا، اور تابوت کی زیارت بھی کرائی گئی۔

سجاد باغ میں یوم سیّد سجاد منایا گیا

انجمن سجادیہ نے سجاد باغ کالونی میں یوم سیّد سجاد منایا۔ یہاں مجلس سے مولانا فیض عباس مشہدی نے خطاب کیا۔ اس کے بعد کربلا سے لائی گئی شبیہ بسترے بیمار کربلا، پرچم، تابوت اور ذوالجناح کی زیارت کرائی گئی۔ ریاست کے مختلف حصوں سے آئی ہوئی انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔ امام باڑہ مغل صاحب، وزیر باغ میں مجلس سے مولانا آصف علی قدیری نے خطاب کیا۔ اس کے بعد امام کے تابوت کی زیارت کرائی گئی۔

امام باڑہ ڈپٹی اکرام حسین میں آگ پر ماتم ہوا

لکھنؤ۔۲۱رجولائی۔ ہر سال کی طرح امسال بھی امام باڑہ ڈپٹی اکرام حسین، مشک گنج لکھنؤ میں آگ پر ماتم ہوا۔ پروگرام کے مطابق تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا ثقلین عابدی نے چوتھے امام، امام زین العابدینؑ کے فضائل و مصائب پیش کئے، جس کے بعد عزاداروں نے آگ میں دھکتے ہوئے انگاروں پر ماتم کیا جن میں ہندو عزادار بھی شامل تھے۔ عزاداروں نے زنجیروں کا ماتم بھی کیا۔ شب بھر ماتمی انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔ ہر سال کی طرح موجودہ ایم۔ ایل۔ اے۔ روی داس مہروترا نے بھی مجلس میں شریک ہو کر حضرت امام حسینؑ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ پروگرام میں آئے تمام عزاداروں کا ذوار حسین نے شکریہ ادا کیا۔

انجمن چشمۂ کوثر کا رجسٹریشن

لکھنؤ۔۲۱رجولائی۔ انجمن چشمۂ کوثر، مولا نگری، گیٹ نمبر-۲، وزیر باغ، لکھنؤ کے سکریٹری جناب ناصر حسین کی جانب سے یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ انجمن کا رجسٹریشن نمبر LUC/03730/2024-25 ہوگیا ہے۔ انجمن کے سکریٹری جناب ناصر حسین، جوائنٹ سکریٹری جناب ٹیپو مرزا، صدر جناب سلیم و ریاض حسین، صاحب بیاض جناب اچھن صاحب ہیں۔

حوزہ علمیہ ابوطالب میں "مجلس شہادت امام زین العابدینؑ" منعقد

لکھنؤ 21رجولائی 2025..... حوزہ علمیہ ابوطالب میں 21رجولائی کو "شہادت امام زین العابدینؑ" کے موقع پر ایک مجلس عزا "یوم سجادؑ" کے عنوان سے منعقد ہوگی۔ مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا اس کے بعد شعرائے کرام منظور نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ مجلس کو مولانا کاظم مہدی واحدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب رات کی تاریکی بڑھ جاتی تھی اور لوگ سو جایا کرتے تھے تو امام سجاد علیہ السلام اٹھتے تھے اور رزق و روزی جمع کرتے تھے اور تھیلیوں میں رکھ کر اپنے شانوں پر رکھتے تھے اور اپنے منھ کو چھپا لیا کرتے تھے تاکہ کہیں پہنچانے نہ جائیں، اور پھر غریبوں کے گھر جاتے اور ان کے درمیان تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ لوگوں کے دروازوں پر انتظار میں کھڑے رہتے تھے تاکہ وہ آئیں اور اپنا حصہ لے جائیں، لوگ جب آپ کو دیکھتے تھے اور بلا واسطہ آپ کا مشاہدہ کیا کرتے تھے مولانا مہدی نے کہا کہ امام سجاد علیہ السلام کا ایک چچا زاد بھائی بہت زیادہ غریب تھا کہ امام علیہ السلام رات کی تاریکی میں نا آشنا کی صورت میں اس کے دروازہ پر آ کر دینار عطا کیا کرتے تھے، وہ کہتا تھا علی بن الحسین میرے ساتھ صلہ رحم نہیں کرتے، خداوند عالم ان کو میری طرف سے جزائے خیر نہ دے، امام علیہ السلام نے اس کی باتوں کو سنا اور برداشت کیا اور صبر سے کام لیا اور اپنا تعارف نہ کرایا چنانچہ جب آپ اس دنیا میں نہ رہے تو اس کو معلوم ہوگیا کہ جو شخص رات کی تاریکی میں مدد کیا کرتا تھا وہ امام سجاد علیہ السلام تھے!! چنانچہ وہ آپ کی قبر کے پاس آیا اور آپ کی شہادت پر بہت زیادہ رویا۔ آخر میں مولانا نے مصائب بیان کیا اور تمام عزاداروں نے گریہ وزاری کر کے امام پرسہ پیش کیا۔

روزگار میلہ میں 59 امیدواروں کا انتخاب کیا گیا

لکھنو: 21 جولائی (پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی خواہشات کے مطابق چلائی جانے والی چیف منسٹر مشن ایمپلائمنٹ اسکیم کے تحت پیر کو گورنمنٹ آئی ٹی آئی، علی گنج لکھنو میں ایک روزگار میلے کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز کمپنیاں جیسے ٹاٹا موٹرس، وی ون لمیٹڈ، ڈیلکس بیرنگ، پے ٹی ایم اور ایجس فیڈرل لائف انشورنس نے روزگار میلہ میں حصہ لیا۔ گورنمنٹ آئی ٹی آئی کے پرنسپل راج کمار یادو نے بتایا کہ یہ میلہ وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ روزگار فراہم کرنے کی سمت میں ایک بامعنی قدم ہے۔ انہوں نے موجود کمپنیوں سے زیادہ سے زیادہ امیدواروں کا انتخاب کرنے کی اپیل کی اور منتخب امیدواروں کو جلد تقرری کرنے کی ترغیب دی۔

دبستانِ لکھنؤ کی ادبی تنظیم "بزمِ شبلی" کا طرحی مشاعرہ منعقد

لکھنؤ 21 جولائی۔ دبستانِ لکھنؤ کی ادبی تنظیم بزمِ شبلی کا طرحی مشاعرہ بر طرح نشور واحدی "کبھی جھوٹے سہارے غم میں راس آیا نہیں کرتے" بزم کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر شمس الحسن شمس سندیلوی کی قیامگاہ سروڈے نگر لکھنؤ زیرِ صدارت جناب شکیل گیاوی منعقد ہو نظامت کے فرائض جناب ارشاد خلیلی غازیپوری نے انجام دئے، مشاعرے کا آغاز جناب عاصم ملیح آبادی کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ پسندیدہ اشعار نذرِ قارئین ہیں:

بڑے آئے ہو اب چپ بھی رہو وعدہ شکن ہو تم
محبت میں کبھی جھوٹی قسم کھایا نہیں کرتے
(شکیل گیاوی)

خلوصِ دل سے عاری ہوں تو وہ سجدے ہیں لاحاصل
حضورِ رب میں وہ مقبولیت پایا نہیں کرتے
(ڈاکٹر شمس سندیلوی)

ہزاروں لوگ ہیں دنیا میں جو کہ خوبصورت ہیں
مگر دل سے نہ اچھے ہوں تو پھر بھایا نہیں کرتے
(ارشاد خلیلی غازیپوری)

ہمارے گھر میں سائے مفلسی کے رقص کرتے ہیں
یہ وہ مہماں ہیں آ جائیں تو پھر جایا نہیں کرتے
(بشارت لکھنوی)

نہ جانے کیا مری آنکھوں نے ان سے کہہ دیا اک دن
وہ شرمانے لگے ہیں سامنے آیا نہیں کرتے
(عقیل غازیپوری)

نشہ دولت کا شہرت کا کبھی چڑھتا نہیں ان کو
شرابِ ظرف جو پیتے ہیں لہرایا نہیں کرتے
(عاصم ملیح آبادی)

نظر میں کب کوئی کس کو چڑھا لے اس لئے یارو
کسی کے روبرو بیوی کو ہم لایا نہیں کرتے
(کمال ادیب)

جنھوں نے خالقِ دونوں جہاں پر چھوڑ دی کشتی
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے
(عمر شریف مہوی)

پسینہ سوکھنے سے قبل مزدوری نہیں دینا
کبھی محنت کشوں پر ظلم یہ ڈھایا نہیں کرتے
(سمیع اللہ قریشی سدھارتھ نگری)

خدا کے نیک بندوں کی یہی پہچان ہوتی ہے
مصیبت لاکھ آئے پھر بھی گھبرایا نہیں کرتے
(ہارون بارہ بنکوی)

غمِ جاناں غمِ دنیا غمِ عقبیٰ ارے توبہ
قیامت تک یہ سارے سلسلے جایا نہیں کرتے
(نور محمد نجمی لکھنوی)

جو اپنے پن کا ہمدردی کا دعویٰ کرتے تھے ہمدم
مصیبت میں وہی اکثر نظر آیا نہیں کرتے
(اے۔ آر۔ ساحل)

مشاعرے کے اختتام پر بزم کے سکریٹری نے تمام شریک شعراء کا شکریہ ادا کیا اور اعلان کیا کہ بزم کا اگلا طرحی مشاعرہ ماہ اگست 2025 میں بتاریخ 18 اگست بعد نماز مغرب درج ذیل طرح پر مقررہ جگہ پر منعقد ہوگا۔

نفیسہ عظیم اردو محفل کے زیر اہتمام حافظ کرناٹکی پر سمپوزیم و مشاعرے کا انعقاد

لکھنؤ۔ مشہور و معروف اردو رائٹر اور خادم اردو ڈاکٹر عصمت ملیح آبادی کی صدارت میں ایک اہم پروگرام سہاہی اردو رسالے 'ادبی نشیمن' کے دفتر واقع کالونی الماس باغ میں عمل پزیر ہوا۔ معروف میڈیا پرسن غفران نسیم کی گمبھیر نظامت میں اس جلسے نے مشہور و مقتدر ہستیوں نے اپنی شرکت درج کرائی۔ اصل پروگرام کی ابتدا اور پہل سے پہلے تین شخصیات کو مومنٹو اور شال سے نوازا گیا۔ یہ رسم بہت ضروری تھی لہٰذا ڈاکٹر اقبال حسین مدیر سہاہی رنگ، ڈاکٹر سلیم احمد مدیر سہاہی ادبی نشیمن اور ڈاکٹر عافیہ حمید کو یہ اعزاز حسن خوبی سے بخشا گیا۔ آغاز کنوینر سمپوزیم محسن عظیم انصاری صدر نفیسہ عظیم اردو محفل کی حافظ کرناٹکی کی انفرادی شخصیت پر مبنی مختصر تقریر اور حمد کے چند اشعار سے کیا گیا۔ جلسہ کو دو حصوں میں منقسم کرتے ہوئے ناظم محفل نے ابتدا میں نثر پر مبنی تقریری و تحریری مقالوں کو اولیت دیتے ہوئے محترم حافظ کرناٹکی کی ادبی تعلیمی، ملی، سماجی نیز دینی خدمات کو اجاگر کرنے کی سعی بلیغ کی۔ روایت کے برعکس جلسے کی ضرورت کے تحت مہمان خصوصی ڈاکٹر ہارون رشید کو دعوت مقالہ دیتے ہوئے ناظم غفران نسیم نے دعوتِ نطق وخطاب سے نوازا۔ ڈاکٹر ہارون رشید نے اپنے تقریری مقالے کے ذریعہ حافظ کرناٹکی کی فہم وفراست پر مبنی دینی فکر کو حاضرین و حاضرات محفل کے سامنے رکھتے ہوئے فرمایا کہ حافظ کرناٹکی کی اصابت واصالتِ رائے انتہائی پر معنی و پر مغز ہے۔ فہم حدیث و روایت خاص و انفرادی ہے۔ وہ ادب اطفال کے ماہر نبض شناس ہیں۔ ایک عرصے سے خادم اردو کی حیثیت سے ہمارے سامنے ایک معتبر مصنف و شاعر کے طور پر اردو منظر نامے پر موجود ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر اکبر علی مانو یونیورسٹی نے حافظ کرناٹکی کی کتاب 'شان غزل' پر معلوماتی تبصرہ پیش کیا۔ مقالے کے توسط سے حافظ کرناٹکی کی ہشت پہلو شخصیت کے نمایاں خطوط رکھتے ہوئے اس کتاب میں غزل کے پیرائے میں پیش حمد کے اشعار سامنے رکھے۔ ڈاکٹر اسرار الحق نے اپنے افسانچے 'بھروسہ' کو سامعین کے روبرو رکھا۔ جھارکھنڈ سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر اقبال حسین مدیر سہ ماہی رنگ، دھنباد نے اپنے موقر مقالے کے ذریعہ بتایا کہ حافظ کرناٹکی رباعی، غزل، نظم، نثر نیز اسلامی کتب کے مصنف و مؤلف ہیں۔ آپ کرناٹک اردو اکیڈمی کے سابق چیرپرسن رہ چکے ہیں۔ مدارس و مکاتب اور کالجوں کی اہم تعلیمی لڑی سے جنوبی ہند میں تعلیمی خدمات روشن کئے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر عافیہ حمید نے اپنے مقالے کی ذریعہ حافظ کرناٹکی کے کاموں میں سے ایک اہم کام بچوں کے ادب کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ان کی کتابیں بچوں کی نفسیات کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہیں۔ ان کی کتابوں میں شعری جمالیات کے بہترین نمونے ملتے ہیں۔ نئے رجحانات کو کتابوں میں مندرج کیا گیا ہے۔ معاصر مسائل بھی کتب میں درج کئے گئے ہیں۔ بڑوں کے لئے پیش کردہ غزل کی کتب میں محبوب کو شائستہ و مہذب بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ اس طرح ان کی کتابیں ایسی کاوشیں ہیں جو قیمتی اثاثہ ہیں۔ دوران نظامت ناظم صاحب نے بھی فرمایا کہ حافظ کرناٹکی نے اپنے قلم سے اسلامی اقدار پر مبنی مضامین بھی لکھے ہیں۔ بچوں کی تربیت اچھے عقیدے پر ہو اس پر اپنے قلم کو جنبش دی ہے۔ معروف و منفرد ادیبہ ڈاکٹر جہاں آرا سلیم نے بزم نفیسہ عظیم اردو محفل کے صدر محسن عظیم انصاری کو اس پروگرام کے انعقاد کے لئے مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنا پر مغز مقالہ پیش کیا۔ کتاب 'فخر وطن' میں مندرج آزادی کے متوالوں کا ذکر کرتے ہوئے خان عبدالغفار خان، سروجنی نائیڈو اور راجا رام موہن رائے کو یاد کیا۔ گوپی چند نارنگ اور نارنگ ساقی کا ضمناً ذکر کر کے ان کے کارناموں کو یاد کیا۔ آپ نے کئی کتب کے اقتباسات بھی پیش کئے۔ پروگرام کے دوسرے حصے میں شعرائے کرام کو یکے بعد دیگرے ناظم نے سلیقے سے پیش کیا۔ ناظرین کے سامنے پیش کردہ اشعار میں سے قارئین کے لئے چند منفرد اشعار پیش ہیں۔

جنگ میں شہسوار رہنے دو
آسماں پر غبار رہنے دو
فاروق عادل

آج کل تو ہر کسی کو اپنی جنت چاہئے
کون اب سینہ سپر ہے آمریت کے خلاف
ارشاد خلیلی غازی پوری

سنگ سے ٹکرا کے اک دن چور ہوجائیں گے ہم
آئینے کی شاخ پر مشہور ہوجائیں گے ہم
عاشق رائے بریلوی

دنیا تماش بین رہی چین کی طرح
برباد ہوگیا میں فلسطین کی طرح
نصیر احمد نصیر

اگر تم میں ذرا سی بھی وفاداری نہیں ہے
ہمیں بھی عشق جیسی کوئی بیماری نہیں ہے
ڈاکٹر عامر قدوائی، کویت

دل شدت جذبات سے خالی بھی نہیں ہے
چہرے کا مرے رنگ ملالی بھی نہیں ہے
معید رہبر

تھا کبھی سچ کا تاجدار قلم
کھو چکا اپنا اب وقار قلم
عامر مختار

کہتا ہے وہ آئنوں کو توڑ کر
ایک چہرہ بھی نہیں اب معتبر
ڈاکٹر منصور حسن خاں

کوئی ایسی تو بات ہوجاتی
منکشف تیری ذات ہوجاتی
کوثر رضوی

کوئی اپنا نہ تو بیگانہ نظر آتا ہے
پھر بھی ہر سمت سے ہنگامہ نظر آتا ہے
نثار آشتی

جلال لکھنوی نے ہزل کے اشعار پیش کر کے محفل کو لالہ زار کیا۔ اپنی صدارتی تقریر کے آغاز میں ڈاکٹر عصمت ملیح آبادی نے ڈاکٹر سلیم احمد مدیر ادبی نشیمن کو مبارکباد پیش کی۔ اس سمپوزیم کی کامیاب محفل کو سراہتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آج کی اردو اپنے ارتقائی مراحل طے کر کے اعلیٰ و معیاری روزمرہ سے مزین ہے۔ آج ریختہ پہلے سے مختلف ہے مگر ماضی کی اردو زبان کی دروبست سے تابندہ و منور ہے۔ مسکراتے ہوئے آپ نے اس محفل میں حافظ کرناٹکی کی غائبانہ حاضری کو صاحب توصیف کے لئے بہر حال نہایت اہم قرار دیا اور شرکائے محفل کا شکریہ ادا کی کہ انہوں نے معیار مگر اختصار کا خیال رکھا۔ مشورہ دیا کہ اب مضمون نما مقالوں کے لئے وقت کم ہے ساتھ ہی شعرا کو بھی تلقین کی کہ وہ چند اچھے اشعار سے حاضری درج کرایا کریں۔

اودھ نامہ
لکھنؤ، منگل، ۲۲، جولائی، ۲۰۲۵ء

امریکہ میں ظہران ممدانی کے خلاف اسلاموفوبک تحریک

نیویارک سٹی کے اگلے میئر کے لیے ڈیموکریٹک امیدوار کے طور پر ظہران ممدانی کی امیدواری نے یقینا شہر کے سیاست دانوں کو اور امیر شہریوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور ساتھ ہی ان کی فتح نے اسٹیبلشمنٹ کی اسلاموفوبک اور سرمایہ دارانہ ذہنیت اور امریکی معاشرے پر اس کے منفی اثرات کو بھی بے نقاب کر دیا ہے

اسد مرزا

نیو یارک سٹی کے ڈیموکریٹک میئرل پرائمری امیدوار ظہران ممدانی کی حیرت انگیز فتح نے واقعی شہر کے اشرافیہ کو بھونچکا کر دیا ہے۔ ممدانی نے سابق گورنر اینڈریو کوومو کو شکست دی اور ایک ایسی دوڑ میں سب سے آگے نکلے جو ڈیموکریٹک امیدوار کے طور پر سٹی ہال تک ان کے راستے کی ضمانت دیتی ہے۔ 33 سالہ ڈیموکریٹک سوشلسٹ اور کوئنز اسمبلی کے رکن ممدانی نے ریکارڈ قائم کرنے والی پرائمری فتح حاصل کی ہے، اور یونینز، نچلی سطح کے ڈیموکریٹک گروپس، اور سمجھدار و باشعور منتخب عہدیداران کی حمایت کے لیے تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔

تاہم، ایک پہیلی شہر کی اشرافیہ کی طرف سے شروع کی گئی غیر متوقع مہم ہے، جس میں شہر کے امیر ترین اور بااثر شہری بھی شامل ہیں، جو ممدانی کے خلاف ہتھیار اٹھائے ہوئے ہیں۔ اس سے امریکی معاشرے اور اس پر قابض لوگوں کے حقیقی چہرے کی بھی عکاسی ہوتی ہے۔ بظاہر، ممدانی نے شہر کو بہتر بنانے کے لیے اپنے خیالات اور تجاویز کی بنیاد پر اپنی بنیادی مہم چلائی۔ لیکن درحقیقت ان میں سے زیادہ تر تجاویز ماضی میں بھی اٹھائی گئی ہیں لیکن ان پر عمل درآمد نہیں ہوا۔

درحقیقت، ممدانی کی عام شہریوں کی زندگی بہتر کرنے کی تقریباً تمام تجاویز نیویارک یا دوسرے امریکی شہروں میں کسی نہ کسی شکل میں نافذ کرنے کی کوشش کی جا چکی ہے اور ایسا نہیں ہے کہ جو وہ تجویز کر رہے ہیں وہ کوئی نئی تجویز ہے۔ NYC کے سابق میئر بل ڈی بلاسیو نے 2015، 2016 اور 2020 میں تین بار شہر کے مستحکم یونٹس کا کرایہ منجمد کرنے کی کوشش کی۔ کارکنوں کی کم از کم اجرت میں اضافہ بھی گزشتہ سال شہر میں نافذ کر دیا گیا ہے۔ پبلک بسوں کے لیے ممدانی کی کال ایم ٹی اے کے فیئر کرایوں کے پروگرام سے ملتی جلتی ہے، جو فی الحال کم آمدنی والے شہریوں کو آدھی قیمت پر سفر کرنے دیتا ہے۔ اور ایک اندازے کے مطابق 3 ملین بھوکے شہریوں کو فیڈرل SNAP فوائد کے ذریعے روزانہ 1.6 ملین حکومتی فراہم کردہ کھانا ملتا ہے، اس لیے پانچ سرکاری گروسری اسٹورز (ہر ایک بورو میں ایک) کھولنا ایک چھوٹے سے فلاحی منصوبے کی طرح ہے۔ ممدانی کی طرف سے نیویارک کے امیروں پر ٹیکس لگانے کی دھمکی بھی جانی پہچانی لگتی ہے، ممدانی وہی کرنے کا وعدہ کر رہے ہیں جو کم از کم ایک دہائی سے البانی میں بار بار متعارف کرائے جاتے رہے ہیں۔ لیکن سب کمیٹی کے مرحلے میں وہ تمام بل مسترد کر دیئے گئے۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ 2021 میں، میئر کے لیے اس وقت کے امیدوار، ایڈمز نے انتہائی دولت مند نیویارک والوں پر خصوصی ٹیکس لگانے کا مطالبہ کیا تھا۔ "اگر آپ ایک سال میں 5$ ملین سے زیادہ کماتے ہیں، تو ہم آپ سے اپنے شہر کو مستحکم کرنے کے لیے تھوڑی زیادہ رقم ادا کرنے کے لیے کہہ رہے ہیں،" انہوں نے اس وقت کہا تھا، ایک تجویز جو انہوں نے عہدہ سنبھالنے کے بعد فوری طور پر چھوڑ دی تھی۔

دریں اثنا، کاروباری رہنما متنبہ کر رہے ہیں کہ ممدانی کا پلیٹ فارم — جس میں شہر میں چلنے والے گروسری اسٹورز اور ریگولیٹڈ یونٹس میں کرائے منجمد کرنے کی تجاویز شامل ہیں — نیویارک کے معاشی مستقبل کے لیے خطرہ ہیں۔ نیویارک شہر کے چند امیر ترین کاروباری رہنما اور سیاسی کھلاڑی ہنگامی حالات میں، عام انتخابات میں ان کی جیت کو روکنے کے لیے پرعزم آزاد گروپوں میں پیسہ بہا رہے ہیں، وال اسٹریٹ جرنل نے رپورٹ کیا ہے۔

اس کوشش سے واقف ذرائع کے مطابق، کم از کم ایک نیا گروپ — نیویارکرز فار بیٹر فیوچر میئر 25 — کو 20$ ملین کے اثاثے کے ساتھ تشکیل دیا گیا ہے۔ یہ پرشنگ اسکوائر کے سی ای او بل ایک من اور سابق میئر روڈی گیولانی سمیت متعدد شخصیات کے ذریعہ ممدانی مخالف کوششوں میں سے صرف ایک منصوبہ ہے۔ Giuliani اور NYPD کے سابق جاسوس بو ڈیٹل کی قیادت میں ایک اور کوشش کا مقصد 10$ ملین اکٹھا کرنا ہے۔ لیکن جب کہ یہ فنانسرز ممدانی کے خلاف صف آراء ہیں، لیکن وہ ابھی تک کسی ایک ایسے حریف امیدوار کے پیچھے متحد نہیں ہو سکے ہیں جو کہ ممدانی کو شکست دے سکے۔

JP Morgan Chase کے CEO جیمی ڈیمن نے ممدانی کی سیاست پر "سوشلسٹ سے زیادہ مارکسسٹ" کا لیبل لگایا ہے اور ان کے ایجنڈے کو "نظریاتی مشاغل" قرار دے کر مسترد کر دیا ہے۔ ساتھ ہی عطیہ دہندگان ممدانی کے خلاف لڑنے کے لیے متحرک ہو رہے ہیں، سیاسی حکمت عملی کے ماہرین کو خدشہ ہے کہ باہر کے پیسے کا بیراج الٹا فائر ہو سکتا ہے، جس سے ممدانی کے اسٹیبلشمنٹ مخالف بیانیے میں اضافہ ہوگا اور ووٹروں کو ارب پتیوں کی حمایت یافتہ مہموں سے دور کر دیا جائے گا۔

تاہم، سب سے اہم یہ سمجھنا ہے کہ ممدانی نے اتنی تاریخی فتح کیسے حاصل کی؟ درحقیقت، انھوں نے بالکل وہی کیا ہے جو کہ نیشنل ڈیموکریٹس یا ڈیموکریٹک پارٹی، 2024 کے صدارتی اور کانگریسی انتخابات میں کہتی رہی ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ انہیں کیا کرنا چاہیے، لیکن انھوں نے ایسا کبھی نہیں کیا۔ ورمونٹ سے آزاد سینیٹر اور دو بار صدارتی امیدوار سینیٹر برنی سینڈرز نے وضاحت کی، "ظہران ممدانی نے محنت کش طبقے کے لوگوں سے متعلقہ مسائل کے بارے میں بات کی ہے۔ شہریوں نے انہیں جواب دیا، اور وہ [پرائمری] جیت گئے۔"

ممدانی ڈیموکریٹک سوشلسٹ ہیں — جیسے سینڈرز اور امریکی نمائندہ الیگزینڈریا اوکاسیو کورٹیز (D-NY)۔ ہاں، انھوں نے بین الاقوامی اور ملکی انسانی حقوق کی وکالت کرتے ہوئے معاشی مسائل پر جرات مندانہ، ترقی پسند موقف اپنایا ہے۔ لیکن، جیسا کہ بنیادی نتائج واضح کرتے ہیں، وہ ریاستہائے متحدہ میں اعلیٰ ترین منتخب عہدوں میں سے ایک کے لیے ایک، بہت مقبول ڈیموکریٹک امیدوار بھی ہیں۔

اس حقیقت کے باوجود، ڈیموکریٹک کانگریسی رہنما جو نیویارک شہر سے منتخب ہو کر آتے ہیں، جیسے کہ سینیٹ کے اقلیتی رہنما چک شومر اور ہاؤس اقلیتی رہنما حکیم جیفریز نے ابھی تک ممدانی کی حمایت نہیں کی ہے۔ اور نہ ہی نیویارک کے دیگر ممتاز ڈیموکریٹس، جیسے کہ گورنر کیتھی ہوچول اور سینیٹر کرسٹن گلیبرانڈ — حالانکہ موخر الذکر نے ممدانی کے بارے میں اسلاموفوبک ریمارکس کیے تھے جس کے لیے انہوں نے بعد میں معذرت کر لی تھی۔ اور کچھ ڈیموکریٹس جو مضافاتی کمیونٹیز کی نمائندگی کرتے ہیں، جیسے کہ امریکی نمائندہ لورا گیلن، پارٹی کے نامزد کردہ امیدوار پر تنقید کرتے ہوئے واضح طور پر اظہار خیال کرتے ہیں جس سے وہ ٹیکس پالیسی اور غزہ پر اسرائیلی حملے کے لیے امریکی حمایت جیسے مسائل پر متفق نہیں ہیں۔

پارٹی کے نامزد امیدوار کی باضابطہ توثیق کرنے میں ممتاز ڈیموکریٹس کی ہچکچاہٹ ترقی پسندوں کی شکایات کا باعث بنی ہے۔ نیویارک ورکنگ فیملیز پارٹی کی کو ڈائریکٹر جیسمین گرپر کہتی ہیں، "اب وقت آگیا ہے کہ ہر ڈیموکریٹک لیڈر بورڈ میں شامل ہو۔" ممدانی کی جیت پر شہر کے اشرافیہ اور امیر ترین شہریوں نے جس واضح مایوسی کا اظہار کیا ہے، وہ اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ امریکی معاشرے کے رہنما اور معمار جو کچھ بھی اعلان کریں، حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔

ممدانی کے انتخابی وعدوں کو سوویت طرز کی امریکہ پر قبضہ کرنے کے مترادف سازش قرار دیا گیا ہے، یہاں تک کہ ڈیموکریٹ کے سوشلسٹ ونگ کی حمایت کا فقدان بھی اس حقیقت کی مثال دیتا ہے کہ کوئی بھی جمود کو توڑنے اور معاشرے کے کم خوش قسمت طبقوں کے لیے اپنا حصہ ادا کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ مزید برآں، غزہ پر ان کے موقف اور ان کی ہندوستانی جڑیں ان کے خلاف اسلاموفوبک اور اسرائیل سے نفرت کرنے والے نعروں میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکی معاشرہ اب بھی کسی کو اس کی صلاحیت پر قبول کرنے کے قابل نہیں ہوا ہے اور اس کے اصلاحات اور غریبوں کی فلاح و بہبود کے وعدوں کو قبول نہیں کر پا رہا ہے۔ زیادہ تر سیاست داں صرف اپنی جیبیں بھرنا چاہتے ہیں اور اپنے مخالفین پر مختلف لیبل لگا کر ان کے خلاف بیان بازی میں مصروف رہتے ہیں۔ درحقیقت جمہوریت اپنی حقیقی شکل میں ابھی تک امریکہ میں جڑیں نہیں پکڑ سکی ہے۔

(رابطہ کے لیے: www.asadmirza.in)

کانوڑ یاترا: مسلمان کیا کریں؟

عبدالغفار صدیقی

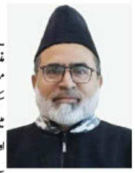

مذہب اور دین کے متعلق علامہ اقبال کا یہ مصرع زبان زد عام ہے۔ "مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا" لیکن عملی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ نفرت، تفرقہ، تنازعات اور یہاں تک جنگ وقتال کی نوبت سب سے زیادہ مذہب کے پیرہن میں آتی ہے۔

کوئی اپنے اقتدار کو باقی رکھنے کے لیے مذہب کا دوشالہ اوڑھ لیتا ہے تو کہیں کمزوروں پر ظلم کرنے، ان سے اپنی سیوا کرانے کے لیے مذہب کا سہارا لیتا ہے۔ حقیقت میں بات تو یہی درست ہے کہ مذہب آپس میں بیر نہیں سکھاتا مگر انسان اپنی مکارانہ فطرت سے باز نہیں آتا اور مذہب کو بدنام کرتا ہے۔ آج کل یہی کچھ وطن عزیز میں ہو رہا ہے۔ جب سے زعفرانی ٹولہ برسر اقتدار آیا ہے تب سے ایک خاص مذہب کے عقیدت مندوں نے دوسروں کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔ حکمرانوں کو اقتدار حاصل کرنے، اس کو باقی رکھنے کا سب سے آسان فارمولہ ہاتھ آگیا ہے کہ عوام کو مذہبی شدت پسندی میں مبتلا کر دیا جائے، اہل ملک کو مذہب کی بنیاد پر تقسیم کر کے لڑا دو اور حکومت کی پالیسی پر عمل پیرا ہوا جائے۔ مذہب دو دھاری ہتھیار ہے جس کے ذریعہ اپنے مذہب کے ماننے والوں کو اپنا گرویدہ بنایا جاتا ہے اور مخالفین کو خوف و دہشت میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ اس پالیسی کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ عوام اپنے بنیادی مسائل اور ضروریات کو بھول جاتی ہے۔ بھوک، بیماری، صحت، سلامتی کی اسے کوئی پروا نہیں ہوتی۔ مہنگائی آسمان کو چھو جائے، اسے کوئی فرق نہیں پڑتا، ملک میں جاری نجی کرن کی پالیسی سے اس کو کوئی مطلب نہیں ہوتا، ملک کی سرحدوں پر دشمن آگے بڑھ جائے اس کو کوئی سروکار نہیں ہوتا، اسے تو بس اپنے مذہب کی فکر ہوتی ہے اور مخالف مذہب کو زد و کوب کرنے میں لطف آتا ہے۔ مذہبی جنون انسان کو پاگل بنا دیتا ہے، مذہب کا نشہ انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔ جو گروہ اپنی عوام کو اس نشہ میں مست کر دیتا ہے وہ بآسانی حکومت کرتا رہتا ہے۔

اس وقت ملک میں کاوڑ یاترا موضوع بحث ہے۔ کانوڑ یاترا ایک مذہبی عمل ہے۔ ہندو دھرم گرنتھ شیو پران اور اسکند پران میں درج ہے کہ جب سمندر منتھن (سمدر منتھن) کے دوران ہالاہل زہر برآمد ہوا، تو اسے دنیا کی حفاظت کی خاطر شیو بھگوان نے پی لیا۔ زہر کی گرمی سے ان کے جسم میں تپش ہوگئی، جسے کم کرنے کے لیے دیوی گنگا کا جل شیولنگ پر چڑھایا گیا۔ اسی روایت کی یادگار کے طور پر یہ یاترا کی جاتی ہے (Shiva Purana, Rudra Samhita, Chapter 6)۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق اس کے ذریعہ پاپ مٹتے ہیں، موکش (نجات) کی راہ ہموار ہوتی ہے، صحت، امن اور خوشحالی حاصل ہوتی ہے۔ یہ بھی آستھا ہے کہ یاتری جو منو کامنا کرے گا وہ پوری ہوگی۔

مذہبی اور مقدس عمل ہونے کا تقاضا تھا کہ کانوڑ لانے والوں کے اندر ایشور کا خوف ہوتا، وہ خدا کی مخلوق کے ساتھ رحم کا معاملہ کرتے، خود تکلیف برداشت کر کے دوسروں کو آرام پہنچاتے۔ اس کے بجائے راہ گیروں کو پریشان کرنا، سڑکوں پر اس طرح چلنا کہ کسی دوسرے کو کوئی راستہ نہ ملے، اگر غلطی سے کوئی کانوڑ سے ٹچ ہو جائے تو اس کو مارنا پیٹنا یہاں تک جان کے درپے آجانا، مسلمانوں کی دوکانوں کو آگ لگا دینا، اس قدر بے قابو ہو جانا کہ پولس اور انتظامیہ پر ہاتھ اٹھا دینا، راستوں کو اس طرح بند کر دینا کہ ایک بڑی آبادی متاثر ہو جائے، اسکول بند کر دیے جائیں، مریض اسپتال پہنچنے سے پہلے دم توڑ جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب دھرم اور آستھا کے خلاف عمل ہے، اسی لیے ایک ہندو سنگٹھن کے جنرل سکریٹری (جو ہری دوار میں یاترا کا نظم کرتی ہے) کو ہاتھ جوڑ کر یہ کہنا پڑا کہ ایسے لوگ یہاں نہ آئیں۔ مگر بابا کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو کانوڑیوں سے تہذیب اور سلیقہ سیکھنا چاہیے۔

کانوڑ یاترا کا یہ عمل صدیوں پرانا ہے۔ کسی زمانے میں بھی ایسا نہیں ہوا کہ یاتریوں نے اس طرح کی نازیبا حرکتیں کی ہوں۔ مگر گزشتہ دو دہائیوں سے اس مقدس عمل پر جس قدر بدنما داغ لگائے گئے ہیں اس سے مہذب دنیا کے سامنے بھارت کی تصویر خراب ہوئی ہے۔ اس کی بڑی وجہ موجودہ مقتدر طبقہ کا رویہ ہے۔ جب حکمران ہی نفرت انگیز بیان دیتے ہوں، جب وہی مسلمانوں کو نازیبا القاب سے نوازتے ہوں، جب وہی یہ چاہتے ہوں کہ ملک میں ہندو مسلم کے درمیان دوریاں پیدا ہوں، جب وہی دوکانداروں سے نیم پلیٹ لگانے کا مطالبہ کرتے ہوں، جب وہی مسلم ڈھابوں اور ریستورانوں کو بند کرنے کے آدیش دیتے ہوں اور جب وہی یہ خواہش کرتے ہوں کہ کانوڑیے مسلمانوں کو سبق سکھائیں تو کوئی کیا کر سکتا ہے؟

ماضی میں مسلمانوں کو کانوڑ یاتریوں سے کوئی پریشانی نہیں ہوتی تھی اور ہونی بھی نہیں چاہیے۔ ہر شخص کو اپنی آستھا کے مطابق عمل کی آزادی ہے۔ ہمارے نزدیک دوسروں کی عبادت گاہیں اور ان کی مذہبی رسومات اس معنی میں قابل احترام ہیں کہ اسلام ہر انسان کو اپنی مرضی کے دین پر عمل کرنے کی آزادی دیتا ہے۔ اگر ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم ہو جائے تب بھی اس یاترا کو نہیں روکا جائے گا، بلکہ حکومت ان کے لیے سہولت پیدا کرنے کی پابند ہوگی۔ لیکن جب کسی گروہ کا عمل دوسروں کی آزادی، امن اور سکون غارت کرنے لگے تب وہ نہ صرف قابل اعتراض ہو جاتا ہے بلکہ وہ مذہبی عمل خیر کے بجائے شر ہو جاتا ہے۔

اس وقت کانوڑ یاترا مذہبی سے زیادہ سیاسی عمل بن گئی ہے۔ ہماری حکومت ان کی سہولت کے نام پر کروڑوں اور اربوں روپے خرچ کرتی ہے، ان کو سہولت ملنی چاہیے، ان پر پھول برسانے چاہئے، وہ سب خدا کی راہ کے راہی ہیں، پیدل سفر کرنا اور کاندھے پر گنگا جل لے کر چلنا کوئی کھیل نہیں ہے۔ لیکن ان کی سہولت کے نام پر مافیاؤں کو اپنی جیب بھرنے اور سیاسی جماعتوں کو ووٹ اکٹھا کرنے کا کوئی حق ہے۔ لیکن ہندوستان کے کرپٹ نظام میں یہ یاترا کچھ لوگوں کے لیے بینک کے بیلینس میں اضافہ کا ذریعہ بھی ہے تو کچھ لوگوں کے ووٹ بینک میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ کا کیا حل ہے؟ ظاہر ہے جو شرارت خود حکومت کے منشا اور اشارے پر ہو رہی ہو اور جس کو نظام وقت کی سرپرستی و حمایت حاصل ہو تو اس سے یہ توقع کرنا کہ وہ اس مسئلہ کا کوئی ایسا حل تلاش کرے گی جس سے اس عمل کا تقدس بھی باقی رہے اور ملک کے نظام میں کوئی خلل بھی واقع نہ ہو تو یہ توقع رات میں سورج کے طلوع کی امید رکھنے کے مساوی ہوگی۔ حالانکہ خوشی کی بات یہ ہے کہ ہمارے محترم وزیر اعلیٰ نے شر پسندوں کے خلاف سخت کارروائی کا عندیہ دیا ہے، البتہ حکومت کے کچھ لوگ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ سب اپوزیشن کی سازش ہے، اپوزیشن پارٹی کے لوگ کانوڑیوں کے لباس میں غنڈہ گردی کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی کچھ ہو، اس کی تحقیق کی جانی چاہئے اور مجرموں کو سزا ملنی ہی چاہئے۔ اس موقع پر مسلمان کیا کریں؟ اس کے لیے ذیل میں کچھ تجاویز پیش کی جا رہی ہیں۔ امید ہے کہ ان پر عمل کر کے کسی حد تک ماحول کو پرامن رکھا جا سکتا ہے۔

☆ کانوڑ یاترا کے راستے میں پڑنے والے مسلمان اس دوران اپنے ان کاروباری اداروں کو بند رکھیں جو قابل اعتراض ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر گوشت کی دوکانیں، کھانے پینے کے ڈھابے اور ٹھیلے۔

☆ ایسے علاقوں میں پھل سبزی وغیرہ کے ٹھیلے بھی نہ لگائیں جہاں مسلمانوں کی تعداد کم ہے۔ یعنی اپنے کاروبار صرف ان بستیوں اور محلوں تک ہی محدود رکھیں جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں۔

☆ اگر عام راستوں یا چوراہوں پر کاروبار کرنا مجبوری ہو تو دس بیس لوگ ایک ساتھ اپنے ٹھیلے وغیرہ لگائیں اور پولس کو اطلاع بھی کر دیں۔ اسی کے ساتھ اپنے دفاع کے لیے کم سے کم لاٹھی ضرور رکھیں اور کسی بھی مصیبت کا سامنا مل کر کریں۔

☆ قانون اپنے ہاتھ میں ہرگز نہ لیں۔ اگر کوئی شرارت کرتا ہے تو ایک حد تک برداشت کریں، جھگڑے سے ممکنہ حد تک بچیں، جوش کے بجائے ہوش سے کام لیں، البتہ جب حد سے تجاوز ہو جائے تو اپنا دفاع کریں۔

☆ کوشش کریں کہ ان مقامات پر ٹھیلے، ریڑھی وغیرہ لگائیں جہاں کیمرے لگے ہوں اور نہ لگے ہوں تو لگوالیں، کم سے کم موبائل کے کیمرے سے ہی ناخوش گوار واقعہ کی ویڈیو بنا لیں۔

☆ مسلم مذہبی رہنماؤں کو غیر مسلم مذہبی رہنماؤں سے ملاقات کر کے بقائے باہم کے موضوع پر گفتگو کرنا چاہئے۔

☆ کانوڑ یاترا کے راستے میں آنے والے شہروں اور دیہاتوں کے سیاسی رہنماؤں، پردھان، چیرمین، ایم ایل اے، ایم پی وغیرہ کو چاہئے کہ وہ اپنے علاقوں میں کوئی ناخوش گوار واقعہ نہ ہونے دیں، اس جانب مسلم سیاسی لیڈرشپ کو پہل کرنا چاہئے۔

☆ کاونڑیوں کے لیے اگر پولس اجازت دے تو پینے کے پانی کا انتظام کریں، مگر یہ پانی بند بوتل والا ہونا چاہیے اور طبی کیمپ لگائیں۔

☆ ہر کانوڑیا شرارتی نہیں ہوتا بعض نیک دل لوگ بھی محض مذہب کی بنیاد پر جاتے ہیں، اس لیے اپنے دل میں نفرت کے جذبات نہ پنپنے دیں۔

اسلام میں انسانیت کی بنیاد پر ہر شخص کی مدد کی جا سکتی ہے۔ کانوڑیوں کو پانی پلانا یا ان کا علاج کرنا کوئی گناہ نہیں ہے۔ ایسے ماحول میں بھی جب کہ دوسری طرف سے مسلسل نفرت کا اظہار کیا جا رہا ہے تب بھی اہل اسلام کو محبت کا رویہ اختیار کرنا چاہیے، کیوں کہ انھیں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ صبر و تحمل کے ذریعہ بڑی مصیبتوں کو ٹالا جا سکتا ہے۔

اللہ کے رازق ہونے پر یقین رکھیں، اگر ایک ماہ کاروبار بند ہونے سے مالی نقصان پر آپ اللہ کی خوشی کے لیے صبر کریں گے تو اللہ دوسرے مہینوں میں زیادہ دے گا۔ کاروبار بند ہو جانے کی صورت میں آپ گھر پر بھی کوئی چھوٹا موٹا کام کر سکتے ہیں۔ اب چونکہ کانوڑ کا یہ مسئلہ ہر سال پیش آتا ہے، اس لیے اس ماہ کے خرچ کے لیے کچھ رقم جمع رکھیں، آخر ہم نے کورونا جیسی وبا میں بھی تو دو سال خود کو سنبھالے رکھا ہے۔ کورونا کے دوران بیماری سے تو لوگ ضرور لقمہ اجل ہوئے مگر کوئی فاقہ یا بھوک سے نہیں مرا۔ فتنوں سے بچنا دینی فریضہ ہے، آپ اس لیے ستائے جا رہے ہو کہ مسلمان ہو، اس پر اپنے رب کا شکر ادا کیجیے، اپنے مسلمان ہونے پر فخر کیجیے، اللہ دونوں جہان میں اس کا اجر آپ کو دے گا۔ خالی وقت میں علم حاصل کیجیے، اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کیجیے۔ اپنے حالات کو اس قابل بنایئے کہ اللہ کو آپ پر رحم آجائے، وہ قادر مطلق ہے، وہ لفظ کن سے، بہت کچھ کر سکتا ہے۔

9897565066

ویڈیو گیم کی طرح گولیوں کی بارش

جدید اور مہذب دنیا دیکھ رہی ہے کہ اسرائیل اکتوبر 2023 سے غزہ میں انسانی امداد کا داخلہ روکے ہوئے ہے۔ علاقے میں بھوک اور غذائی قلت کے نتیجے میں نہ معلوم کتنے بچے، خواتین اور بوڑھے اور جوان فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں۔ آج تک ہم تک صرف وہی تعداد پہونچتی ہے جو پہونچائی جاتی ہے۔ فلسطین کی وزارت صحت نے حال ہی میں تحریری بیان میں زیر محاصرہ علاقے میں انسانی بحران کو "خاموش قتل عام" قرار دیا اور کہا ہے کہ غزہ میں بھوک اور غذائی قلت کی وجہ سے معصوم شہریوں کی موت ہو رہی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل اور بین الاقوامی برادری غزہ میں انسانی حالات کی خرابی کے ذمہ دار ہیں۔ گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران غزہ میں کم از کم 18 افراد صرف بھوک سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ بیان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ خوراک اور ادویات کے داخلے کے لیے سرحدی گزرگاہوں کو فوری طور پر کھولا جائے۔

واضح رہے کہ گزشتہ 2 مارچ سے اسرائیل نے غزہ کے ساتھ تمام سرحدی گزرگاہیں بند کر رکھی ہیں جس کی وجہ سے انسانی امداد تک رسائی نہیں ہو پا رہی۔ اس صورتحال نے بھوک کے پھیلاؤ کو مزید تیز کر دیا ہے۔ اسرائیل، غزہ میں جاری، نسل کشی حملوں میں زیادہ تر عورتوں اور بچوں پر مشتمل (آن ریکارڈ) تقریباً 59 ہزار فلسطینیوں کو قتل کر چکا ہے۔ فلسطین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی وفا کے مطابق اندازاً تقریباً 11 ہزار فلسطینی تباہ شدہ گھروں کے ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ غزہ میں حکام کی جانب سے رپورٹ کیے گئے اعداد و شمار حقیقت کی عکاسی نہیں کرتے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہلاکتوں کی اصل تعداد دو لاکھ کے قریب ہو سکتی ہے۔ حملوں کے دوران اسرائیل نے غزہ کے بیشتر حصوں کو ملبے میں تبدیل کر دیا ہے اور علاقے کی تقریباً پوری آبادی کو بے گھر کر دیا ہے۔ گذشتہ سال نومبر میں بین الاقوامی فوجداری عدالت نے غزہ میں جنگی جرائم اور انسانیت سوز جرائم پر اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو اور اس وقت کے وزیر دفاع یوآو گیلنٹ کے وارنٹ گرفتاری جاری کیے تھے۔ عالمی عدالتِ انصاف میں بھی، غزہ جنگ میں نسل کشی کے الزام میں، اسرائیل کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔

غزہ کی صورت حال کے تعلق سے ایک برطانوی ڈاکٹر نے ہولناک انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیلی فوجی غزہ میں بچوں پر ویڈیو گیم کی طرح گولیاں برسا رہے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق اسرائیل کی غزہ پر وحشیانہ بمباری گزشتہ روز بھی جاری رہی، مزید ایک سو سولہ افراد شہید ہو گئے، جن میں امداد کے منتظر اڑتیس فلسطینی بھی شامل ہیں۔ برطانوی ڈاکٹر نے ہولناک انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیلی فوجی امدادی مراکز میں بچوں پر گولیاں چلا رہے ہیں، ہفتے کے دنوں کے لحاظ سے جسم کے مختلف حصوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ خان یونس کے ناصر اسپتال میں کام کرنے والے سرجن پروفیسر نک مینارڈ نے بتایا میں نے اور میرے ساتھیوں نے بچوں کے جسموں پر زخموں کے واضح نشان دیکھے ہیں، جن میں مختلف دنوں میں جسم کے کچھ حصوں جیسے سر، ٹانگیں یا دیگر اعضا کو نشانہ بنایا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک دن سب بچوں کے پیٹ میں گولی لگنے کے زخم ہوں گے، دوسرے دن سب کے سر پر یا گردن پر گولیوں کے زخم ہوں گے، اگلے دن بازوؤں یا ٹانگوں پر گولیوں کے زخم ہوں گے، یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی کھیل کھیلا جا رہا ہو، کہ وہ آج سر، کل گردن، پرسوں جسم کے نازک اعضا کو گولی مارنے کا فیصلہ کر رہے ہیں۔ خیال رہے کہ غزہ کا محاصرہ بدستور جاری ہے، امدادی ٹرکوں کو داخلے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ فلسطینی وزارت صحت کا کہنا ہے گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں غزہ میں بھوک سے اٹھارہ افراد نے دم توڑ دیا، ان میں نومولود سمیت دو بچے بھی شامل ہیں۔

ترکیہ وزارت خارجہ نے مسئلہ فلسطین پر ترکیہ کے موقف سے متعلق تازہ ترین الزامات کو مکمل طور پر بے بنیاد قرار دیا اور کہا ہے کہ یہ الزامات، عوام کو گمراہ کرنے کی، سیاسی کوشش ہیں۔ جاری کردہ بیان میں وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ ترکیہ کی فلسطین پالیسیوں سے متعلق حالیہ الزامات حقائق کے بالکل برعکس ہیں۔ ہم سیاسی مقاصد کی خاطر، فلسطینیوں کے لئے ترکیہ کی حمایت کو بدنام کرنے اور عوام کو گمراہ کرنے کی ان کوششوں کو مسترد کرتے ہیں۔ بیان میں وزارت خارجہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ترکیہ مسئلہ فلسطین پر قانون اور انصاف کے حق میں آزادانہ پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ ترکیہ، غزہ پر اسرائیلی حملوں کے خلاف سخت ترین رد عمل ظاہر کرنے والے ممالک میں شامل ہے۔ ترکیہ نے مئی 2024 میں اسرائیل کے ساتھ تجارت کو مکمل طور پر منقطع کر دیا تھا۔ وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ ترکیہ نے، اسرائیل کے ہاتھ تمام عسکری فروخت کو روکنے کے لئے، ہر ممکن اقدامات اٹھائے ہیں۔ یہی نہیں اسرائیل کو اسلحے کی فراہمی روکنے کے لئے، ابتداء میں 52 ممالک کی حمایت کی حامل بین الاقوامی کوششوں کے آغاز میں بھی قائدانہ کردار ادا کیا جن میں اقوام متحدہ کاروائی کا آغاز بھی شامل ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم، میڈلین جہاز کے ساتھ صورتحال کا بغور جائزہ لے رہے ہیں اور بین الاقوامی پانیوں میں اسرائیل کی "غیر قانونی مداخلت" کی مذمت کرتے ہیں۔ جہاز میں سوار ترک شہریوں کی رہائی کے لئے تمام ضروری سفارتی اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

ترکیہ وزارتِ خارجہ نے بیان میں غزہ سے فلسطینیوں کی جبری نقل مکانی سے متعلقہ تمام منصوبوں کی مخالفت کا اعادہ کیا اور کہا ہے کہ ہم غزہ کی تعمیر نو کے لئے عرب لیگ اور اسلامی تعاون تنظیم کے مشترکہ منصوبے کی اور جبری نقل مکانی منصوبوں کے خلاف دیگر بین الاقوامی کوششوں کی حمایت کا اعادہ کرتے ہیں۔ قانونی میدان کے حوالے سے اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ترکیہ ان 13 ممالک میں سے ایک ہے جنہوں نے بین الاقوامی عدالت انصاف میں اسرائیل کے خلاف نسل کشی کے مقدمے میں باضابطہ طور پر حصہ لیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جو اسرائیل غزہ میں بچوں اور خواتین پر دن کے حساب سے گولیاں برسا رہا ہے، جس کے خلاف عالمی فوجداری عدالت انصاف سے وارنٹ گرفتاری بھی جاری ہو چکا ہے اس اسرائیل کے ظالم و جابر حکمراں کا بال بھی بیکا ابھی تک کیوں نہیں ہو سکا۔ مہذب دنیا اور مہذب دنیا کے ٹھیکیدار کس دن کا انتظار کر رہے ہیں۔

قدرتی آفات پر سیاست: کیا مرکز غیر بی جے پی ریاستوں کے ساتھ امتیاز برت رہا ہے؟

ہرجندر

ہماچل پردیش کے وزیر اعلیٰ سکھوندر سنگھ سکھو پچھلے تین برسوں سے قدرتی آفات کے لگاتار سلسلے کا سامنا کر رہے ہیں۔ نئی دہلی سے انہیں ہر بار مایوسی ہی ہاتھ لگی ہے، جس کی وجہ سے ریاست کو اپنے محدود وسائل پر ہی انحصار کرتے ہوئے بچاؤ، امداد اور بحالی کے کام انجام دینا پڑ رہے ہیں۔ مگر یہ راستہ نہایت دشوار ہے کیونکہ تباہی بڑھتی جا رہی ہے۔ جون کے آخر میں منڈی ضلع کی وادی سراج میں بادل پھٹنے کے بعد شدید تباہی آئی۔ سکھو دہلی پہنچے اور انہوں نے وزیر خزانہ نرملا سیتارمن سے قرض کی حد بڑھانے کی اپیل کی، وزیر داخلہ امت شاہ کو نقصانات کی تفصیل پیش کی اور 16ویں مالیاتی کمیشن کے سربراہ اروند پنگڑھیا سے "گرین فنڈ" بنانے کی درخواست کی تاکہ پہاڑی ریاستوں کو فوری مدد مل سکے۔ انہوں نے ہر مرکزی دروازے کو کھٹکھٹایا لیکن ہاتھ کچھ نہ آیا۔

دوسری غیر بی جے پی ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ کی طرح سکھو کا دہلی میں "نرم گرم" استقبال ضرور ہوا، مگر مالی امداد کی فائلیں یا تو لٹکا دی گئیں یا پھر بہت تاخیر سے ناکافی رقوم منظور ہوئیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا قدرتی آفات میں بھی مرکز سیاسی وابستگی دیکھ کر فیصلے کرتا ہے؟ اعداد و شمار یہی ظاہر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، جوشی مٹھ (اتراکھنڈ) میں 2023 کی آفت کو لیں۔ زمین میں دراڑیں پڑیں، لوگوں کو گھر چھوڑنے پڑے، حکومت نے مرمت و باز آبادکاری کی اسکیم شروع کی اور مرکز سے 2943 کروڑ کی مدد مانگی، بعد میں رقم 3500 کروڑ کی گئی۔ اس مطالبے کے دو سال بعد جون 2025 میں مرکز نے 1658 کروڑ کی منظوری دی، یعنی اسے 56 فیصد مدد ملی۔

اسی سال، ہماچل میں آئی قدرتی آفت کہیں زیادہ مہلک تھی۔ کئی گاؤں برباد، پل اور سڑکیں تباہ، بڑی تعداد میں انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔ ریاست نے 9042 کروڑ کی مدد مانگی لیکن صرف 2006 کروڑ یعنی صرف 22 فیصد منظور کیے گئے۔ ایسا رویہ ظاہر کرتا ہے کہ مرکز کی پالیسی میں غیر جانبداری نہیں بلکہ سیاسی تعصب شامل ہے۔ یہ سچ ہے کہ دو آفات کا موازنہ کرنا آسان نہیں کیونکہ شدت، رقبہ، اثر کی مدت اور متاثرہ آبادی مختلف ہو سکتی ہے لیکن مسئلہ اس رویے کا ہے جو مرکز اختیار کرتا ہے یعنی بی جے پی حکومت والی ریاستوں کو کشادہ دل امداد اور غیر بی جے پی ریاستوں کو نظر انداز کرنا۔ یہ فرق قدرتی آفات جیسے انسانی بحران میں بھی سیاست کی مداخلت کو بے نقاب کرتا ہے۔ 2023 میں ہماچل میں آنے والی تباہی کو گزشتہ 75 برسوں میں ریاست کی سب سے شدید قدرتی آفت مانا گیا۔ موسلا دھار بارش، لینڈ سلائیڈنگ، سیلاب اور بادل پھٹنے کے واقعات نے سینکڑوں زندگیاں چھین لیں۔ 550 سے زائد افراد جاں بحق، 12 ہزار سے زائد گھر تباہ، سڑکیں، پل، پانی، بجلی اور دیگر بنیادی ڈھانچے برباد۔ ریاست نے تخمینہ لگایا کہ 12000 کروڑ روپے سے زیادہ کا نقصان ہوا۔

مرکز سے 9042 کروڑ مانگے گئے، مگر کئی ماہ بعد، 12 دسمبر 2023 کو، محض 633.73 کروڑ روپے منظور ہوئے۔ اس وقت تک ریاست خود اپنے خزانے سے 4493.43 کروڑ روپے خرچ کر چکی تھی۔ یہ خطیر رقم ریاست کے کمزور بجٹ پر بھاری پڑی۔ ایک وقت تو ایسا آیا کہ ملازمین کو تنخواہیں تاخیر سے دی گئیں، پنشن اور بھی زیادہ تاخیر سے ملی۔

2024 میں کسی طرح ان مالیاتی حالات پر قابو پایا گیا مگر اس سال ایک اور شدید آفت نے ریاست کو ہلا کر رکھ دیا۔ منڈی ضلع میں سراج وادی اور آس پاس بادل پھٹنے سے 100 سے زائد ہلاکتیں ہوئیں۔ 248 سڑکیں تباہ یا بند، درجنوں پل گر گئے، 994 بجلی کے ٹرانسفارمر خراب، پانی کی سپلائی منقطع ہوگئی۔ متاثرہ علاقوں میں فوری راحت پہنچانا سب سے مشکل کام ہے۔ ریاستی حکومت نے راحت کیمپ لگائے، متاثرہ خاندانوں کو 5000 روپے فی کس ہنگامی امداد دی، اور جن کے گھر مکمل تباہ ہو گئے انہیں نئے مکان بنانے کے لیے سات لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا گیا۔ مگر سب جانتے ہیں کہ یہ سب ناکافی ہے۔ اصل چیلنج انفراسٹرکچر کی بحالی ہے اور اس کے لیے بھاری رقم درکار ہے جو ریاست کے لیے اکیلے اٹھانا ممکن نہیں۔

کیا یہ امید کی جا سکتی ہے کہ ریاستی حکومت کو وقت پر مرکز سے مناسب مالی مدد مل جائے گی؟ کم از کم ماضی کا تجربہ تو اس کی یقین دہانی نہیں کراتا۔ یہاں 2023 میں ریاست میں آنے والی قدرتی آفت کو یاد کرنا ضروری ہے۔ یہ اس خطے میں پچھلے 75 برس کی سب سے بڑی آفت تھی۔ برسات کے موسم میں بادل پھٹنے، سیلاب اور زمین کھسکنے کے واقعات نے کئی علاقوں میں شدید تباہی مچائی۔ 550 سے زائد افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ 12 ہزار سے زیادہ مکانات یا تو مکمل تباہ ہو گئے یا انہیں شدید نقصان پہنچا۔ انفراسٹرکچر کو جس پیمانے پر نقصان ہوا، اس کی حالیہ برسوں میں کوئی بڑی مثال نہیں ملتی۔ تخمینہ لگایا گیا کہ مجموعی نقصان 12 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کا ہے۔ ریاستی حکومت نے اس کی تلافی کے لیے مرکز سے 9042 کروڑ روپے کی مدد مانگی تاکہ معیشت اور عوامی زندگی کو دوبارہ پٹری پر لایا جا سکے۔ کئی مہینوں کے بعد 12 دسمبر 2023 کو نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فنڈ کی طرف سے صرف 633.73 کروڑ روپے کی مدد کی منظوری دی گئی، جبکہ اس سے کہیں زیادہ رقم ریاستی حکومت پہلے ہی خرچ کر چکی تھی۔

صورتحال کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے حکومت نے خود اپنے بجٹ سے 4493.43 کروڑ روپے کی رقم آفت سے نمٹنے پر خرچ کی۔ ہماچل جیسے دوسرے پہاڑی علاقوں کی معاشی حالت کے تناظر میں یہ رقم بہت بڑی تھی۔ اس کا اثر ریاست کی کمزور مالی حالت پر بھی پڑا۔ اس سال کے آغاز میں ایک وقت ایسا بھی آیا جب سرکاری ملازمین کو ماہ کی پہلی تاریخ کو ملنے والی تنخواہ پانچ تاریخ کو دی گئی، جبکہ ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن اس سے بھی تاخیر سے ملی۔ ان حالات پر تو کسی نہ کسی طرح قابو پا لیا گیا، لیکن پورے دو برس کی لگاتار مانگ اور یاد دہانیوں کے بعد بھی مرکز نے قدرتی آفت کے نام پر جتنی مالی مدد مانگی گئی تھی، اس کا صرف 22 فیصد ہی ہماچل پردیش کو دیا۔

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

گزشتہ سے پیوستہ (تیسری قسط)

کربلا کی شیر دل خاتون

سید سرفراز عباس رضوی کراروی

(۴) راضیہ با القدر و القضاء: یہ واقعہ ہے کی جس طرح شہزادی زینب سلام اللہ علیہا نے میدان کربلا میں مصائب و آلام کے کوہ گراں برداشت کیئے ۱۸ جوانان بنی ہاشم بالخصوص سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کو اپنی آنکھوں سے شہید اور خاک وخون میں غلطاں دیکھا، سر برہنہ ہوئیں، اسیری اور قید و بند کے ایام دیکھنے پڑے اس کی نظیر تاریخ عالم و آدم میں ڈھونڈے نہیں ملتی۔ تاریخ شاہد ہے کہ حضرت زینب سلام اللہ علیہا مدینہ سے کربلا تک ہر طرح کے امتحان میں اپنے بھائی حسینؑ کی شانہ بہ شانہ رہیں اور ہر طرح کی مصیبتوں کلفتوں پر صابر وشاکر رہیں، خصوصیت کے ساتھ جناب زینب نے میدان کربلا میں جس عزم وحوصلہ کا مظاہرہ کیا وہ لا جواب ہے مگر کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام تک کے صبر آزما سفر میں جس جرات و ہمت اور صبر و استقلال کا معیار پیش کیا اور راضی بہ رضائے الٰہی رہیں وہ عدیم النظیر ہی نہیں بلکہ رہتی دنیا تک کے لئے سبق آموز اور مشعل راہ ہے۔

(۵) مؤثقہ: آپ کے جملہ القاب میں مؤثقہ بھی ہے جس کے معنی دوسروں کے نزدیک باعث اطمینان اور مورد اعتماد قرار پانے کے ہیں۔ جناب زینب سلام اللہ علیہا کی شخصیت وہ بالاترین شخصیت ہے جو نہ صرف امام حسینؑ و امام زین العابدین علیہما السلام کے لئے مرکز توجہ اور مورد اعتماد تھی بلکہ جملہ اولاد ہاشم بلکہ مؤمنین وعوام تک کو بھی آپ کی ذات والا صفات پر بڑا بھروسہ تھا یہی وجہ تھی کہ امام حسین علیہ السلام نے اپنے بعد قافلہ حسینی کی نگرانی و پاسداری کے لئے آپ کو منتخب فرمایا تھا (ریاض القدس جلد ۲ ص ۱۱۹ طبع ایران وفوائد المشاہد ص ۹۲ از علامہ شیخ جعفر شوشتری علیہ الرحمہ) تواریخ وروایات سے پتہ چلتا ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام جب بھی کوئی حدیث بیان کرتے تھے تو اس کے اسناد کو آپ کی طرف نسبط دیتے تھے (حدائق الانس جلد اول ص ۲۱۶) اور یوں فرماتے تھے "حدثتنی عمتی زینب" مجھ سے میری پھوپھی زینب نے بیان کیا ہے۔ صاحب الطراز المذھب لکھتے ہیں کہ "مدتی بسبب تقیہ و جہات دیگر از جانب آں مخدرا محترمہ بجماعت شیعہ نقل احکام واسرار می شد" (طراز المذھب ص ۵۷ مطبوعہ ایران) صحابیٔ رسول خدا ﷺ جناب ابن عباس کا یہ دستور تھا کہ آپ ہمیشہ اسناد حدیث کو آپ کی جانب منسوب کرتے تھے اور یوں فرماتے تھے "حدثنا عقیلتنا"

معتبر مؤرخین اسلام کا بیان ہے کہ دور بنوامیہ میں ایک دور ایسا بھی گذرا ہے جب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے اظہار فضائل تو در کنار نام لینا تک جرم تھا اور آپ سے نقل روایات کرنے والے کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا تھا (شجرۂ طوبیٰ ص ۱۰۱ طبع ایران) ایسے پر آشوب دور میں جب محبان علیؑ اور دوستداران اہل بیت حضرت علی علیہ السلام سے کوئی حدیث نقل کرنا چاہتے تھے تو خوف کی وجہ سے آپ کا نام نہیں لیتے تھے بلکہ یوں نقل احادیث کرتے تھے "حدثنا ابو زینب" ہم سے زینبؑ کے والد بزرگوار نے بیان کیا ہے (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی وشجرۂ طوبیٰ ص ۷۹ طبع ایران)

(۶) عقیلہ یا عاقلہ: عقیلہ عقل سے ماخوذ ہے عقل کے معنی یہ ہیں کہ انسان خواہشات نفسانی کو ترک کر کے راہ خیر وسعادت پر گامزن رہے اس لئے کہ بمطابق حدیث نبوی تمام خیر وبرکات اور کمالات وارتقاء کا منبع ومصدر عقل سلیم ہے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "اول ما خلق اللہ العقل" سب سے پہلے خدا نے عقل کو پیدا کیا (اصول کافی کتاب العقل والجہل) عالم اہل سنت علامہ عبد الواحد کا کہنا ہے کہ اس عقل سے مراد آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکت ہے (عجائب القصص، ص ۸ طبع کانپور) چونکہ حضرت زینب سلام اللہ علیہا آنحضور کا نتیجہ اور آپ کی پارہ جگر کی دختر نیک اختر تھیں لہٰذا نبی اکرم کے تمام آثار وفضائل عقل قدرتی طور پر آپ میں پائے گئے یہی وجہ ہے کہ آپ کو عقیلہ یا عاقلہ کے عظیم لقب سے یاد کیا جاتا ہے، علامہ مہدی مازندرانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ ابن عباسؓ آپ کو عقیلہ بنی ہاشم کہہ کر خطاب کیا کرتے تھے (معالی السبطین جلد ۲، ص ۲۲۵ ونہضۃ الحسین شہرستانی") واضح ہو کہ لغت میں عقیلہ کے معنی سیدہ کے ہیں جس طرح سے کہ عقیل سید وسردار کے معنی میں مستعمل ہے (غیاث اللغات، ص ۶۰۸ طبع کانپور ومقاتل الطالبیین) الطراز المذھب مظفری میں ہے کہ عقیلہ اس خاتون کو کہا جاتا ہے جو گھر میں ساکن رہتے ہوئے قوم میں عزیز وسر بلند ہو۔ شاید اسی لیئے آپ کو عقیلۃ القریش کہتے ہیں۔ ثعالبی کا کہنا ہے کہ "کریمۃ من النساء فھو عقیلہ" عورتوں میں کریم ونجیب خاتون کو عقیلہ کہتے ہیں (فقہ اللغۃ، ص ۲ مطبوعہ ایران) ڈاکٹر عائشہ بنت الشاطی مصری لکھتی ہیں اس لقب نے اس قدر شہرت پائی کہ آپ کے نام کی جگہ حاصل کر لی چنانچہ جب بھی عقیلہ بولا جاتا تھا لوگ سمجھ لیتے تھے کہ اس سے مراد زینب کبریٰ ہیں (بطلۃ کربلا فارسی ص ۵۴ مطبوعہ ایران)

(۷) نائبۃ الزہراء: تاریخ اسلام میں گویا حضرت آدم علیہ السلام سے یہ سنت جاری ہے کہ ہر ایک نبی و رسول اپنا جانشین، وصی اور نائب مقرر کرتا رہا ہے چنانچہ نیابت حضرت آدمؑ کا شرف جناب شیثؑ کو حاصل ہوا، جناب موسیٰؑ کے نائب ان کے بھائی ہارون قرار پائے، جناب داؤدؑ کے جانشین جناب سلیمانؑ تھے، جناب اسماعیل ذبیح اللہ خلیل خدا حضرت ابراہیمؑ کے وارث ہوئے اور حضور سرور کائنات فخر موجودات کی نیابت حقہ کا شرف و افتخار آپ کے بھائی اور داماد حضرت علی علیہ السلام کو حاصل ہوا۔ اسی طرح معرکۂ کربلا کی تاریخ دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اعزاء واصحاب حسینؑ میں ہر مجاہد کسی بھی اعتبار سے کسی نہ کسی فرد کی طرف سے وصی اور نائب ضرور تھا مثلاً جناب مسلم بن عوسجہؓ نے وقت آخر حبیب بن مظاہر اسدی کو حفاظت امام واہل حرم کی طرف توجہ دلائی تھی اور کہا تھا حبیب میں تو جا رہا ہوں مگر جب تک تم زندہ رہنا میری نیابت میں اولاد فاطمہ پر کوئی آنچ نہ آنے دینا۔ اسی طرح سے جب جناب حبیب علیہ السلام کوفہ سے کربلا پہنچے تھے تو زوجہ ہی کی طرف سے امام حسینؑ کے ہاتھوں اور پیروں کا بوسہ دیکر آپ کو سلام عرض کیا تھا (اسرار الشہادہ علامہ دربندیؒ) علاوہ ازاین خانداۂ بنی ہاشم میں بھی یہی دستور نظر آتا ہے جیسے حضرت ابو الفضل العباس علیہ اسلام جناب علی مرتضیٰؑ کی طرف سے، ہم شکل پیمبر جناب علی اکبرؑ نبی کریم ﷺ کی جانب سے اور قاسم گلگوں کفن اپنے والد محترم امام حسن سبز قباء کی جانب سے حق نیابت رکھتے تھے۔ کتب تواریخ ومقاتل سے مستنبط ومستفاد ہوتا ہے کہ علیا مقام حضرت زینب سلام اللہ علیہا اپنی ماں فاطمہ زہرا علیہا السلام کی طرف سے میدان کربلا میں شرف نیابت رکھتی تھیں (خصائص زینبیہ ص ۲۲ مطبوعہ نجف ۱۳۲۱ھ) جس کا ایک بین ثبوت یہ ہے کہ جب سید الشہداء حضرت امام حسینؑ رخصت آخر کے لئے اپنی چہیتی بہن زینبؑ کے خیمہ میں تشریف لے گئے اور بہن سے رخصت ہو کر معرکۂ کارزار کی طرف چلنے لگے تو آپ نے اپنے بھائی کو روک کر ماں ہی کی طرف سے ان کے گلوئے مبارک کے بوسے لئے تھے، ملاحظہ کیجئے (ریاض القدس جلد اول ص ۱۴۲ از صدر الدین قزوینیؒ و انوار المجالس باب ۵، ص ۱۰۰ مطبوعہ ایران وخصائص زینبیہ مطبوعہ نجف ص ۱۳ وغیرہ)

(۸) فصیحہ و بلیغہ: آپ کی بلاغت کلام کو سمجھنے کے لئے وہ خطبات ہی کافی ہیں جو آپ نے دوران اسیری متعدد مقامات پر ارتجالاً ارشاد فرمائے تھے جیسا کہ روایت ہے کہ آپ بازار کوفہ میں اس طرح سے خطبہ پڑھ رہیں تھیں "کانما تفرغ عن لسان امیر المومنینؑ" گویا آپ اپنے والد بزرگوار حضرت علی ابن ابی طالب کی زبان میں کلام کر رہیں ہوں۔

"تکلم کردنش راہر کہ دیدی فاش می گفتی
زبان حیدری گویا کہ درحلق لساں دارد"

ماہرین ادبیات عرب کا کہنا ہے کہ حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کے دوران اسارت کے خطبات ایسے بلند و بالا ہیں جو دنیائے ادب کے لئے مثال کامل ہونے کے ساتھ ساتھ روح فصاحت اور جان بلاغت کا درجہ رکھتے ہیں۔

❁❁❁❁

قیام مدینہ میں امام زین العابدینؑ کی حکمت عملی

تقدیس نقوی

دمشق میں ایک سال یزید کی قید سے اہل حرم کے ہمراہ رہا ہو کر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے جد کے مدینہ میں سکونت اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ اک روایت کے مطابق رہائی کے وقت یزید نے یہ فیصلہ آپ پر چھوڑ دیا تھا کہ آپ چاہیں تو دمشق میں رہیں یا مدینہ واپس چلے جائیں۔ اس وقت امام نے اپنی پھوپی حضرت زینب سلام اللہ علیھا کے مشورہ سے مدینہ واپس جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ مدینہ میں آپ سنہ 95 ھجری اپنے وقت شہادت تک قیام پذیر رہے۔

تا شہادت آپکے مدینہ میں قیام کی اک وجہ تو یہ کہی جا سکتی ہے کہ مدینہ منورہ آپ کا مولد اور وطن تھا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ حکومتی سیاسی سرگرمیوں اور یزید کی پوری سلطنت میں جگہ جگہ بغاوت پھیلنے کے نتیجہ میں ہونے والے انتشار کے درمیان امام اپنی روحانی ہدایت کو بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رکھنا چاہتے تھے۔

آپ کی یہ مدت حیات مدینہ منورہ میں بظاہر گوشہ نشینی میں گزری۔ اس وقت کے سیاسی حالات کے پیش نظر آپ نے اپنی سکونت مدینہ کے نواح میں منبع کے مقام پر گزاری جس سے بظاہر یہ عندیہ ملتا ہے کہ آپ نے اپنا زیادہ تر وقت گوشہ نشین رہ کر گزارا۔ گو کہ یہ بظاہر گوشہ نشینی اس دور کے سیاسی حالات کے پس منظر میں آپ کی دور اندیش حکمت عملی کا حصہ کہا جا سکتا ہے مگر امام وقت کی ذمہ داریاں غیر فعال زندگی کی متحمل نہیں ہو سکتی تھیں۔

یہ بات تاریخ سے ناواقفیت اور عصبیت کی بنیاد پر تو کہی جا سکتی ہے کہ امام معاذ اللہ حکومت وقت کے مظالم کے خوف سے مدینہ سے باہر گوشہ نشینی کی زندگی گزار رہے تھے مگر تاریخ شاہد ہے کہ امام نے اس وقت جب وہ طوق و زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور اہل حرم رسن بستہ تھے اور حاکم وقت یزید اپنی پوری طاقت اور شان وشوکت سے اپنے ہزاروں محافظوں سے گھرا تخت پر بیٹھا تھا جہاں کسی کو لب کشائی کی اجازت نہ تھی منبر پر جا کر یزید کے فسق و فجور کو علی الاعلان بیان کیا تھا تو وہ پس رہائی بھلا حکومت وقت سے کیوں کر خوف زدہ ہو سکتے تھے۔

بلکہ دمشق میں قید کے دوران اور رہائی کے وقت امام عالی مقام کے جرائت مندانہ اقدامات کو مشاہدہ کی بنا پر یزید نے اپنے مقرر کردہ والئی مدینہ کو یہ حکم دیا تھا کہ علی ابن الحسین سے نہ کوئی تعرض کرنا اور نہ ہی سوال بیعت کرنا۔ تاریخ شاہد ہے کہ یزید کے اس سفاک حاکم نے نے امام سے کبھی بیعت کو سوال نہ کیا۔

اب چونکہ حکومت کی جانب سے امام کے خلاف کوئی بظاہر اقدام نہیں کیا جا رہا تھا تو امام اپنا زیادہ تر وقت عبادت الٰہی، عزاداری امام مظلوم اور خدمت خلق میں بسر کرتے تھے۔

تواریخ میں ملتا ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فقراء مدینہ میں سے تقریباً سو گھروں کی کفالت فرتے تھے اور خورد ونوش کا سارا سامان بذات خود ان غربا و مساکین تک پہنچاتے تھے۔ امام یہ سب خدمت ایسے پوشیدہ طریقہ سے انجام دیتے تھے کہ ان مساکین کو یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ یہ سب امداد وقت کے امام کی جانب سے کی جا رہی ہے۔ آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ غذا کی بوریاں اپنی پشت پر لاد کر ان غربا تک پہنچاتے تھے۔ مساکین کو اس خفیہ امداد کا سلسلہ امام کی شہادت تک جاری رہا۔

امام زین عابدین ع کی پوری حیات طیبہ میں چھ اموی بادشاہوں کی حکومت رہی۔ یزید کے بعد ان اموی بادشاہوں نے امام سے بیعت لینے کی بھی جرئت نہ کی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ طلب بیعت پر یہ بھی اپنے پدر بزرگوار کا کردار پیش کرینگے جس کا خطرہ وہ دوبارا مول نہیں لے سکتے تھے۔

مگر ان بادشاہوں کو جب کبھی امام کی ضرورت محسوس ہوئی امام نے اپنی جود وسخا کا مظاہرہ کیا۔ عبدالملک بن مروان نے حجاز میں عبداللہ ابن زبیر کی سرکوبی کے لئے جب حجاج بن یوسف کو روانہ کیا تو اس نے مکہ کو تباہ وبرباد کر کے دیگر مظالم کے ساتھ ساتھ یہ ظلم بھی کیا کہ اس نے خانہ کعبہ پر آگ برسائی اور اسے منہدم کر کے بیت اللہ کی بیخ کنی کرنے کے سنگین جرم کا ارتکاب بھی کیا۔ اس وقت مکہ والے خانہ کعبہ کے تبرکات، مٹی اور پتھر تک اٹھا لے گئے۔ ابن زبیر کا فتنہ دفع ہونے کے بعد حجاج بن یوسف کو خانہ کعبہ کی تعمیر کا خیال آیا اور اس نے تعمیر شروع کرا دی۔ ابھی تعمیر اپنی ابتدائی منزل میں ہی تھی کہ وہاں اک اژدھا آ کر بیٹھ گیا۔ جب بہت کوشش کے باوجود بھی لوگوں کو اسے ہٹانے میں کامیابی نہ مل سکی تو حجاج کو بلایا گیا۔ جب وہ بھی کچھ نہ کر سکا تو کسی نے اسے مشورہ دیا کہ علی ابن الحسین ع آج کل مکہ آئے ہوئے ہیں تو ان سے مدد طلب کر۔ ناچار اس نے امام کو بلایا اور سارا ماجرا سنایا۔ سب سے پہلے تو امام نے حجاج کو اس کی خانہ کعبہ کی بے حرمتی اور اس کی بیخ کنی کرنے پر سرزنش کی پھر فرمایا کہ خدا تجھے اس وقت تک خانہ کعبہ کی تعمیر میں کامیاب نہ ہونے دیگا جب تک تو کعبہ کا سارا لوٹا ہوا سامان واپس نہیں منگا لیتا۔ اس نے فوراً اعلان کرایا کہ کعبہ سے متعلق جو چیز بھی کسی کے پاس ہے وہ اسے فوراً واپس کر دے۔ لوگوں نے تمام اشیاء واپس کر دیں۔ تب امام اس اژدھے کے پاس گئے تو وہ اپنی جگہہ سے ہٹ گیا۔ امام نے کعبہ کی بنیاد خود استوار کی اور اس کے بعد تعمیر کا حکم دیا۔

اموی حکام پر امام کا رعب و دبدبہ کسی سے پوشیدہ نہ تھا۔ اموی بادشاہ عبدالملک بن مروان کا مقرر کردہ والئی مدینہ مسلم بن عقبہ تھا۔ اک موقع پر کچھ لوگوں کے ورغلانے پر مسلم بن عقبہ نے امام کو دار الامارہ میں طلب کیا۔ امام کی تشریف آوری سے قبل وہ اپنے مصاحبین سے امام کی برائیاں کرتا رہا۔ جب امام اس کے پاس پہنچے تو بہت تعظیم وتکریم کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا۔ کچھ دیر بعد امام کے وہاں سے رخصت ہو جانے کے بعد جب لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہوا کہ تو نے اپنا ارادہ بدل دیا اور ان کی تعظیم وتکریم کرنے لگا۔ تو اس نے جواب دیا کہ یہ سب میں نے غیر ارادی طور سے کیا تھا کیونکہ مجھ پر ان کی شخصیت کا رعب اس قدر تھا کہ میں ان سے کچھ سوال نہ کر سکا۔

سنہ 63 ھجری میں مشہور واقعہ حرہ ہوا۔ تاریخ میں یہ واقعہ کربلا کے خونیں واقعہ کے بعد تاریخ اسلام کا بدترین واقعہ کہا جاتا ہے۔ واقعہ حرہ کے وقت بھی امام کی حکمت عملی حکومتی معاملات سے دور رہنے کی رہی۔

یزید نے حجاز میں اپنے خلاف ہونے والی بغاوت کو کچلنے کے لئے اپنے معتمد خاص مسلم بن عقبہ کو اک کثیر فوج کے ساتھ بھیجا جس نے مکہ ومدینہ میں جو تباہی مچائی اس کی کسی کافر ومشرک سے بھی توقع نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ اہل مدینہ نے یزیدی افواج کا مدینہ کے باہر حرہ کے مقام پر مقابلہ کیا تھا اس لئے یہ واقعہ اس مقام کی نسبت سے واقعہ حرہ کہلاتا ہے۔ اس وقت امام زین العابدین علیہ السلام مدینہ سے باہر اپنے اک گاوں منبع منتقل ہو گئے تھے۔

ایسے سخت سیاسی انتشار اور غارت گری کے وقت بھی یزید نے امام زین العابدین علیہ السلام سے بیعت کا سوال نہ کیا۔ تواریخ میں ہے کہ یزید نے اپنے والی مدینہ کو حکم دیا تھا کہ سب سے بیعت طلب کرنا مگر علی ابن الحسین سے بیعت طلب نہ کرنا۔

گو کہ امام زین العابدین ع مدینہ میں بظاہر گوشہ نشینی کی زندگی گزار رہے تھے مگر آپ کی زندگی کا ہر اک لمحہ عبادت خداوندی میں صرف ہوتا تھا جس کے سبب آپ کو زین العابدین اور سید الساجدین جیسے پُر عظمت القاب ملے۔ واقعہ کربلا کے بعد تا زندگی امام زین العابدین علیہ السلام اپنے ساتھ ہمیشہ خاک شفا رکھتے تھے جس پر وہ سجدہ کرتے اور اسے اپنی محافظت کے لئے رکھتے تھے۔ امام کو اپنے ماننے والوں کو یہ بتانا مقصود تھا کہ خاک شفا مصیبتوں سے دور رکھتی ہے۔

اپنی عبادات کے ساتھ ساتھ امام نے دشمن کے مظالم سے بے تیغ وسپر نبرد آزما ہونے کے لئے اک ایسی حکمت عملی اختیار فرمائی جس کے فیض سے اہل ایمان تا قیامت فیضیاب ہوتے رہینگے۔ آپ نے امت مسلمہ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونے کے لئے مختلف دعاوں کا مجموعہ "صحیفہ کاملہ" کی صورت میں عطا فرمایا۔

یوں تو تمام علوم تمام ائمہ معصومین علیھم السلام کو شہر علم رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ودیعت کئے گئے ہیں مگر اپنے خالق حقیقی قاضی الحاجات کی بارگاہ میں دعا پیش کرنے کا مخصوص اسلوب امام زین العابدین علیہ السلام کو اپنے جد بزرگوار امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور اپنے پدر بزرگوار سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام سے ورثہ میں عطا ہوا۔ امیر المومنین علیہ السلام کا امت مسلمہ کے لئے دعا مانگنے کا سلیقہ مشہور ومعروف دعا دعائے کمیل کی صورت میں عطا ہوا۔ دعا کمیل معرفت الٰہی حاصل کرنے کا اک بیش بہا خزانہ ہے۔ اسی طرح آپکے پدر بزرگوار امام حسین علیہ السلام کی حج کے موقعہ پر میدان عرفات میں پڑھی جانے والی مشہور ومعروف دعا عرفہ بھی معرفت الٰہی حاصل کرنے کی کنجی قرار پائی جو امت مسلمہ کے لئے بیش قیمت تحفہ ہے۔

یہ بھی اک حقیقت ہے کہ اک عام انسان کے پاس اپنے خالق کی بارگاہ میں اپنی مخصوص حاجات اور کیفیات بیان کرنے کے لئے بہت محدود اور چند الفاظ ہوتے ہیں۔ ہمیں اس کا ادراک نہیں ہوتا کہ ہم کسی اک خاص حاجت کی طلب کے وقت اپنے رب کی عظمت کا اظہار اپنی حاجت سے مطابقت رکھتے ہوئے کر سکیں۔ امت مسلمہ کی اس مجبوری کے تدارک کے لئے اپنے جد و پدر کی سنت کو جاری رکھتے ہوئے امام زین العابدین علیہ السلام نے بھی مختلف مواقع اور کیفیات کے لئے امت مسلمہ کو دعاوں کا مجموعہ صحیفہ کاملہ کی صورت میں عنایت کیا۔

پس معرکہ کربلا قیام مدینہ کے دوران امام نے اس وقت کی حکومتی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے خود کو الگ رکھنے کے لئے امت کی ہدایت کے لئے دعاوں کو تدوین کرنے کا اک ایسا طریقہ اختیار کیا جس ہر کسی متعصب ترین ظالم حکمراں کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا تھا۔ اسی لئے امام نے صحیفہ کاملہ کی تدوین فرمائی۔ صحیفہ کاملہ جو عوام میں صحیفہ سجادیہ اور زبور آل محمد کے ناموں سے بھی شہرت رکھتی ہے میں شامل تمام دعائیں امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے دونوں فرزندوں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت زید ابن علی شہید کو تعلیم فرما دی تھیں جن کے توسط سے یہ امت مسلمہ تک پہنچیں۔

صحیفہ کاملہ کی دعائیں نہ صرف امام زین العابدین علیہ السلام کی فصاحت اور بلاغت کا واضح نمونہ ہیں بلکہ ان دعاوں کے اسلوب سے معصوم امام کی ذاتی خصوصیات اور کمالات بھی منکشف ہوتے ہیں۔ یہ بظاہر دعائیہ کلمات نظر آتے ہیں مگر جید علما اور محققین کی نظر میں ان دعاوں میں ایسے آفاقی علوم کے اشارے ملتے ہیں جن تک صاحب علم لدنی کے سوا کسی کی دسترس ممکن نہیں۔

قیام مدینہ کے دوران امام زین العابدین علیہ السلام کی اس حکمت عملی کی کامیابی کا بین ثبوت آج بھی امت مسلمہ کے پاس صحیفہ کاملہ کی صورت میں موجود ہے۔

جب کہ امام زین العابدین علیہ السلام حکومتی معاملات سے کوئی مطلب نہ رکھتے تھے اور حکومت وقت کو ان سے کوئی خطرہ محسوس نہ ہوتا تھا پھر بھی تمام دشمنان اہلبیت کی طرح اموی خلیفہ ولید ابن عبدالملک کو اک ان جانے خوف اور دشمنیٔ آل محمد کے سبب آپ کا وجود برداشت نہ ہوا۔ اس نے امام کو 25 محرم سنہ 95 ہجری کو زہر سے شہید کر دیا۔ آپ کے معصوم فرزند حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آپ کی تجہیز وتکفین کی اور آپ کو جنت البقیع میں آپکے عم محترم حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ روایات میں ہے کہ آپ کا ناقہ آپ کی شہادت پر آپکی قبر مبارک پر سر رکھ کر روتا رہا اور اسی غم میں جان دیدی۔

❁❁❁❁

سلام سجادؑ یا مولاؑ

سجدوں سے جس نے دہر کو آباد کر دیا
خالق نے اُس کو سیدِ سجادؑ کر دیا

اک بے نوا غریب کا اعجاز دیکھئے
خود قید ہو کے دین کو آزاد کر دیا

ڈیجیٹل میڈیا اور اردو زبان و ادب

امکانات، خدشات اور فکری جہتیں

تبصرہ نگار: ابوشحمہ انصاری

اردو زبان و ادب ہمیشہ بدلتے وقت کے ساتھ ہم قدم رہا ہے، لیکن آج کا ڈیجیٹل عہد اردو کے لیے ایک نئے فکری، لسانی اور تکنیکی چیلنج کے ساتھ ساتھ کئی امکانات بھی لے کر آیا ہے۔ ایسے وقت میں اردو زبان کے فروغ اور اس کے مستقبل پر سنجیدہ مکالمہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اردو اکادمی دہلی نے ایک اہم اور بصیرت افروز کتاب ڈیجیٹل میڈیا اور اردو زبان و ادب (سیمینار کے مقالات) شائع کی ہے، جسے ممتاز محقق پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین نے مرتب کیا ہے۔

میرے مطالعے میں جب یہ کتاب آئی تو میں بے اختیار اس پر کچھ لکھنے پر مجبور ہو گیا، کیونکہ اس میں نہ صرف موضوع کی ہمہ جہتی کا احاطہ کیا گیا ہے، بلکہ اردو زبان کو ڈیجیٹل دنیا میں درپیش چیلنجز اور امکانات پر گہرے علمی مباحث بھی شامل کیے گئے ہیں۔

کتاب میں پروفیسر شافع قدوائی، معصوم مرادآبادی، سہیل انجم، ڈاکٹر رکن الدین، ڈاکٹر مسعود احمد، ڈاکٹر امیر حمزہ، ڈاکٹر صدف فاطمہ، ڈاکٹر رضی شہاب، سفینہ بیگم، ڈاکٹر شکیل اختر، ڈاکٹر لیاقت علی، ڈاکٹر محمد قاسم انصاری، ڈاکٹر امتیاز رومی، نعمان شوق، ڈاکٹر رضوان الحق، وسیم احمد صدیقی اور شاہد لطیف جیسے اہلِ علم وقلم کے مقالات شامل ہیں، جن کی تحریریں نہ صرف موضوع کی گہرائی کا پتہ دیتی ہیں، بلکہ اردو زبان کے لیے ایک فکری سمت بھی فراہم کرتی ہیں۔

اگرچہ تمام مقالہ نگاروں کے نام اس مختصر تبصرے میں شامل کرنا ممکن نہیں، لیکن کتاب کا مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ مجموعہ اردو زبان کے ہر طالب علم، محقق، استاد اور صحافی کے لیے ایک ناگزیر علمی حوالہ بن چکا ہے۔ اس میں سوشل میڈیا، ویب پورٹلز، ای۔ کتب، آن لائن تدریس، ڈیجیٹل صحافت، اور خاص طور پر مصنوعی ذہانت جیسے ابھرتے ہوئے موضوعات پر گراں قدر تحریریں شامل ہیں۔

پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین نہ صرف اردو زبان کے جدید امکانات پر مسلسل تحقیقی اور تدریسی کام کرنے والے ماہر ہیں، بلکہ اردو کو ڈیجیٹل دنیا میں زندہ رکھنے کے لیے جنونی حد تک سرگرم بھی ہیں۔ ان کا شمار اُن اہلِ علم میں ہوتا ہے جنھوں نے اردو کو تکنیکی دنیا میں ایک باوقار زبان کے طور پر متعارف کرانے کی مخلصانہ اور منظم کوششیں کی ہیں۔ ان کی ترتیب وتدوین میں جو فکری روانی، مواد کا انتخاب اور علمی توازن نظر آتا ہے، وہ اسی گہرے عملی تجربے اور وژن کا نتیجہ ہے۔

یہ کتاب اردو زبان کے علمی، تدریسی، صحافتی اور فکری مستقبل کے حوالے سے ایک سنجیدہ اور بصیرت افروز پیشکش ہے، جسے نظر انداز کرنا ممکن نہیں۔

❁❁❁❁

سپریم کورٹ نے بی جے پی ایم پی سوریہ کو راحت دی

نئی دہلی (یواین آئی) سپریم کورٹ نے مبینہ طور فرضی خبریں پھیلانے کے معاملے میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکن پارلیمنٹ تیجسوی سوریہ کو راحت دیتے ہوئے پیر کے روز ان کے خلاف درج فوجداری مقدمہ کو کالعدم قرار دینے کے کرناٹک ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کرنے والی عرضی پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔ چیف جسٹس بی آر گوئی اور جسٹس کے ونود چندرن پر مشتمل بنچ نے ریاستی حکومت کی خصوصی اجازت کی عرضی سخت تبصرے کے ساتھ مسترد کر دی۔ بنچ نے ریاست کے وکیل سے کہا کہ اس معاملے کو سیاسی رنگ نہ دیں۔ اپنی لڑائی عوام کے درمیان لڑیں۔ بنگلورو ساؤتھ سے ایم پی تیجسوی سوریہ نے 7 نومبر 2024 کو سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ شیئر کی، جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ ریاست کے ایک کسان نے اس وقت خودکشی کر لی جب اسے معلوم ہوا کہ اس کی زمین وقف بورڈ نے لے لی ہے۔ تاہم پولیس نے ان کے اس دعوے کو بے بنیاد قرار دیا، جس کے بعد یہ پوسٹ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' سے ہٹا دی گئی۔ پولیس نے فرضی خبریں پھیلانے کے الزام میں بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 (بی این ایس) کی دفعہ 353(2) کے تحت از خود نوٹس لیتے ہوئے مقدمہ درج کیا تھا۔ ملزم کی درخواست پر جسٹس ایم ناگ پرسنا کی سنگل بنچ نے مقدمہ کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ جب تفتیش کے لیے کچھ بھی باقی نہیں ہے تو فوجداری کارروائی قانون کے عمل کا غلط استعمال ہوگی۔

سپاہی پر تشدد کے معاملے میں سپریم کورٹ سخت

ملزم اہلکاروں کو گرفتار کرنے کی ہدایت، مقدمے کے اندراج کی تاریخ سے تین ماہ میں تفتیش مکمل کی جائے

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سپریم کورٹ نے جموں و کشمیر میں کانسٹیبل خورشید احمد چوہان پر تشدد کے معاملے میں سخت رخ اپناتے ہوئے حکومت کو ایک ماہ کے اندر ملزم افسران کو گرفتار کرنے اور معاملے کی جانچ مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) سے کرانے کے ساتھ ہی متاثرہ کو 50 لاکھ روپے کا معاوضہ دینے کا حکم دیا ہے۔ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے متعلقہ فریقوں کے دلائل سننے کے بعد اس سے متعلق ہائی کورٹ کے فیصلے کو منسوخ کرتے ہوئے پیر کے روز یہ ہدایت دی۔ بنچ نے مرکز کے زیر انتظام علاقہ جموں و کشمیر کو کانسٹیبل چوہان کے بنیادی حقوق کی سنگین خلاف ورزی پر 50 لاکھ روپے معاوضہ دینے کا حکم دیا۔ شکایت کے مطابق، سپاہی خورشید احمد چوہان کو جموں و کشمیر کے کپواڑہ میں جوائنٹ انٹروگیشن سینٹر (جے آئی سی) میں حراست میں مبینہ طور پر تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ سپریم کورٹ میں آج سپاہی چوہان کی عرضی پر سماعت ہوئی جس میں جموں و کشمیر ہائی کورٹ کی طرف سے ان کے خلاف ضابطہ فوجداری (بی ڈی ایس) کی دفعہ 309 کے تحت اقدام خودکشی کی ایف آئی آر کو منسوخ کرنے سے انکار کو چیلنج کیا گیا تھا۔

سپاہی چوہان نے الزام لگایا تھا کہ 20 سے 26 فروری 2023 تک جے آئی سی کپواڑہ میں ان کی چھ روزہ غیر قانونی حراست کے دوران اسے غیر انسانی اور توہین آمیز تشدد کا نشانہ بنایا گیا، جس میں اس کے اعضائے تناسل کو کچلنا بھی شامل ہے۔ عدالت عظمیٰ کی بنچ کی طرف سے جسٹس مہتا نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ سپاہی چوہان کے خلاف فوجداری کارروائی جاری رکھنا انصاف کے ساتھ دھوکہ ہوگا۔ عدالت نے ان کے خلاف درج مقدمہ ختم کرنے کی بھی ہدایت کی۔ عدالت عظمیٰ نے ان کے ساتھ ہونے والے حراستی تشدد پر سخت رخ اپنایا، اور سی بی آئی کو ہدایت دی کہ وہ نہ صرف مخصوص بدسلوکی بلکہ مشترکہ تفتیشی مرکز میں انتظامی مسائل کی بھی تحقیقات کرے۔ عدالت نے حکم دیا کہ کانسٹیبل پر تشدد میں مبینہ طور پر ملوث اہلکاروں کو ایک ماہ میں گرفتار کیا جائے اور مقدمے کے اندراج کی تاریخ سے تین ماہ میں تفتیش مکمل کی جائے۔

جسٹس ورما کا احترام نہ کرنے پر سپریم کورٹ کا شدید ردعمل

نئی دہلی، (یواین آئی) سپریم کورٹ نے پیر کے روز ایک وکیل کی جانب سے الہ آباد ہائی کورٹ کے جج جسٹس یشونت ورما کے لیے احترام کے ساتھ خطاب نہ کرنے پر سخت اعتراض ظاہر کیا۔ چیف جسٹس بی آر گوئی اور جسٹس کے ونود چندرن پر مشتمل بنچ نے اس وقت ناراضگی ظاہر کی جب ایڈووکیٹ میتھیوز جے نیڈومپرا نے اپنی عرضی کی فوری سماعت کی درخواست کرتے ہوئے صرف "ورما" کہہ کر خطاب کیا۔ بنچ نے وکیل نیڈومپرا کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ جسٹس ورما اب بھی ہائی کورٹ کے جج ہیں اور انہیں احترام کے ساتھ جسٹس ورما کہہ کر مخاطب کیا جانا چاہیے۔ چیف جسٹس گوئی نے مزید کہا کہ کیا وہ آپ کے دوست ہیں؟ وہ اب بھی جسٹس ورما ہیں۔ آپ انہیں اس طرح کیسے مخاطب کر سکتے ہیں؟ کچھ شائستگی اپنائیں۔ سولیسٹر جنرل تشار مہتا نے بھی اس بات پر زور دیا کہ جسٹس ورما کا ذکر کرتے وقت مناسب اور احترام پر مبنی زبان استعمال کی جانی چاہیے۔ ایڈووکیٹ نیڈومپرا کی طرف سے دائر کردہ عرضی میں دہلی پولیس کو ہدایت دینے کی استدعا کی گئی ہے کہ وہ جسٹس ورما کے خلاف مقدمہ درج کرے اور ان کی دہلی کی سرکاری رہائش گاہ سے مبینہ طور پر برآمد ہونے والی نقدی کی تفتیش کرے۔ واضح رہے کہ جسٹس ورما نے خود سپریم کورٹ میں ایک درخواست دائر کی ہے، جس میں ان کے خلاف شروع کی گئی کارروائی اور ان کے عہدے سے ہٹانے کی سفارش کو چیلنج کیا گیا ہے۔ جب عدالت میں اس معاملے پر گفتگو ہو رہی تھی تو وکیل نیڈومپرا نے کہا کہ یہ میری تیسری رٹ پٹیشن ہے۔ اس پر بنچ نے طنزیہ انداز میں سوال کیا، تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم ابھی اسے مسترد کر دیں؟ اس تنازعہ کے بعد جسٹس یشونت ورما کا تبادلہ دہلی ہائی کورٹ سے الہ آباد ہائی کورٹ کر دیا گیا تھا۔

اگر بنگالی ووٹروں کے نام حذف کیے گئے تو سڑکوں پر احتجاج ہوگا: ممتا

کلکتہ، (یواین آئی) ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کی سربراہ اور مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے آج پارٹی کی سالانہ یوم شہداء ریلی میں سخت وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ اگر بنگال کے ایک بھی ووٹر کا نام بغیر کسی جواز کے ووٹر فہرست سے حذف کیا گیا تو وہ سڑکوں پر نکل آئیں گی۔ ممتا بنرجی نے 1993 میں بطور یوتھ کانگریس لیڈر اپنے احتجاج کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ وہ اب ایک نئی بڑی تحریک شروع کریں گی، جو الیکشن کمیشن کی جانب سے ووٹروں کے نام حذف کرنے کی مبینہ سیاسی سازش کے خلاف ہوگی۔ انہوں نے کی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر بنگال کے کسی ایک ووٹر کا بھی نام ووٹر لسٹ سے نکالا گیا تو ہم خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ ہم سڑکوں پر نکلیں گے، ضرورت پڑی تو دہلی جائیں گے اور الیکشن کمیشن کے دفتر کا گھیراؤ کریں گے اور اگر ضروری ہوا تو دہلی میں حکومت گرانے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن سیاسی دباؤ میں کام کر رہا ہے اور دعویٰ کیا کہ بہار اور گجرات جیسی ریاستوں میں ووٹروں کے نام اپنی مرضی سے حذف کیے جا رہے ہیں، جس کے اثرات بنگال پر بھی پڑ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ بہار میں ووٹروں کے نام کاٹ رہے ہیں۔ گجرات میں بنگالی بولنے والوں کے نام حذف کیے جا رہے ہیں۔ ہر ایک بنگالی نام کے بدلے چار غیر مقامی افراد کے نام شامل کیے جا رہے ہیں۔ یہ بیان اس پس منظر میں سامنے آیا ہے جب الیکشن کمیشن نے بہار میں ووٹر فہرست کی خصوصی نظر ثانی مہم کا آغاز کیا، جس کا مقصد غیر قانونی تارکین وطن سمیت غیر اہل ووٹروں کے نام حذف کرنا بتایا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے وضاحت کی ہے کہ اس ترمیم کا مقصد صرف جائز ہندوستانی شہریوں کے نام ووٹر لسٹ میں شامل رکھنا ہے۔ تاہم ٹی ایم سی نے اس عمل کو ایک انتہائی سنجیدہ مسئلہ قرار دیا ہے اور الزام لگایا ہے کہ یہ ایک خفیہ اور این آر سی جیسی مشق ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ خاص طور پر حزب اختلاف کے ووٹروں، اقلیتوں اور بنگالی بولنے والے شہریوں کو نشانہ بنا کر ان کے نام ووٹر فہرست سے حذف کیے جا رہے ہیں۔ ریاستی اور قومی انتخابات کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے بنرجی کے اس انتباہ نے سیاسی ماحول میں نئی کشیدگی پیدا کر دی ہے۔ یہ بیان اس بات کا اشارہ ہے کہ ووٹروں کے حقوق، بالخصوص اقلیتی طبقوں کے تحفظ کا بیانیہ پارٹی کی مہم کا کلیدی حصہ ہوگا۔

تلگو دیشم لیڈر کی موت، وزیر اعلیٰ چندرابابو کا بیٹے کو فون، تعزیت کا اظہار

حیدرآباد 21 جولائی (یواین آئی) اے پی کے وزیر اعلیٰ این چندرابابو نے پارٹی لیڈر کی موت پر لیڈر کے بیٹے سے فون پر بات کر کے تعزیت کا اظہار کیا۔ پالناڈو ضلع کے پالواگیٹ گاؤں سے تعلق رکھنے والے تلگو دیشم پارٹی کے سینئر لیڈر شیشگری راؤ کی دل کا دورہ پڑنے سے موت ہو گئی تھی۔ انہوں نے شیشگری راؤ کے بیٹے اور بیٹی سے فون پر بات کی اور پوچھا کہ کیا انہیں پہلے سے کوئی صحت کے مسائل تھے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ شیشگری راؤ نے پارٹی کے لیے کافی محنت کی اور ان جیسے رہنما کو کھونا انتہائی دکھ کی بات ہے۔ چندرابابو نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس نقصان کو برداشت نہیں کر پا رہے ہیں، کیونکہ شیشگری راؤ نے پارٹی کو اپنی سانسوں کی طرح چاہا۔ انہوں نے شیشگری راؤ کے بچوں کی تعلیم کے بارے میں بھی دریافت کیا۔

بی جے پی نے ہنی ٹریپ کے ذریعے 4 ایم پی کو توڑا: سنجے راوت کا دعویٰ

ممبئی، (یواین آئی) شیوسینا کے رہنما اور راجیہ سبھا رکن سنجے راوت نے ایک بار پھر مہاراشٹر حکومت اور بی جے پی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ 4 نوجوان اراکین پارلیمنٹ ہنی ٹریپ کا شکار ہو کر شیوسینا سے الگ ہوئے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ اس ہنی ٹریپ کا منصوبہ دہلی سے تیار کیا گیا تھا اور اس کے پیچھے اصل مقصد مہاوکاس اگھاڑی حکومت کو گرانا تھا۔ راوت نے کہا کہ بی جے پی نے اسی ہنی ٹریپ کے ذریعے 16 سے 17 اراکین اسمبلی اور 4 اراکین پارلیمنٹ کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ سنجے راوت نے ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر ایک پوسٹ کے ذریعہ یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ چیف منسٹر دیویندر فرنویس نے اسمبلی میں کہا کہ مہاراشٹر میں ہنی ٹریپ نہیں ہے، لیکن اگر ایک تصویر کی جانچ سی بی آئی کرے تو سب کچھ صاف ہو جائے گا۔ ان کے مطابق 4 وزراء اور کئی اعلیٰ افسران اس جال میں پھنس چکے ہیں۔ راوت نے ایک شخص پرفل لودھا کا نام لیتے ہوئے الزام لگایا کہ وہ ہنی ٹریپ کا ماسٹر مائنڈ ہے اور اس کے روابط جامنیر، جلگاؤں سے دہلی تک ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پرفل لودھا کی تصاویر وزیر اعلیٰ فرنویس کے ساتھ موجود ہیں اور اس کے پین ڈرائیو میں بی جے پی کے دو وزراء بھی ہیں۔ راوت نے حکومت کو چیلنج کیا کہ وہ اس پین ڈرائیو کی جانچ کرے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت پہلے ہی غیر آئینی تھی، اب غیر اخلاقی بھی ہو چکی ہے۔ راوت نے فرنویس پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ ان کے پاس قانون کی ڈگری ضرور ہے لیکن تہذیب اور شائستگی نظر نہیں آتی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کی خاتون وزراء آج خاموش ہیں، حالانکہ ان کی پارٹی کے کارکن خواتین کے ساتھ بدسلوکی کرتے پائے جا رہے ہیں۔ سنجے راوت نے دعویٰ کیا کہ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کا کوئی سیاسی مستقبل نہیں رہا اور بی جے پی اب ان کے لیے بوجھ بن چکی ہے۔ اس دوران یہ اطلاعات بھی آ رہی ہیں کہ ریاست کے بعض سابق وزراء ہنی ٹریپ میں پھنسے ہیں اور ان سے ریاستی حکومت سے متعلق خفیہ معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ دوسری طرف چیف منسٹر دیویندر فرنویس نے تمام الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ نانا پٹولے جو ہنی ٹریپ کی بات کرتے ہیں، ان کے الزامات بے اثر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نہ تو کوئی ثبوت ہے، نہ کوئی واقعہ اور جس شخص کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ کانگریس سے تعلق رکھتا ہے۔

ہنگامہ آرائی کے درمیان بہار اسمبلی کا مانسون اجلاس شروع، اپوزیشن کا ایوان کے باہر شدید احتجاج

پٹنہ، (یواین آئی) بہار قانون ساز اسمبلی کے مختصر مانسون اجلاس کے پہلے دن کی کارروائی آنجہانی کی لیڈروں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد منگل کی صبح 11 بجے تک ملتوی کر دی گئی۔ قومی ترانے کے ساتھ شروع ہونے والی ایوان کی کارروائی کو اسمبلی کے اسپیکر نند کشور یادو نے خطاب کیا۔ ارکان کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر یادو نے کہا کہ آخری سیشن ہونے کی وجہ سے یہ اجلاس حکمراں اور اپوزیشن جماعتوں کے ارکان کی مشترکہ کوششوں کا جائزہ لینے کا موقع فراہم کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس سیشن میں کئی اہم بل منظور کئے جائیں گے۔ حکومت کے کاموں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے مسٹر یادو نے کہا کہ نوجوانوں، خواتین اور پسماندہ طبقات کی بہتری کے لیے قابل ذکر کام کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر اور دیگر شعبوں میں حکومت کی پیش رفت قابل ذکر ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ ایوان کو چلانے میں ارکان کا بے مثال تعاون ملا ہے۔ کورونا جیسی وبا کے وقت جب زندگی افراتفری کا شکار ہو چکی تھی، تمام ممبران نے اتحاد کا مظاہرہ کیا تھا۔ چیرمین نے کہا کہ سیتامڑھی ضلع میں واقع ماں سیتا کی جائے پیدائش پنوردھام کو شری رام جنم بھومی تیرتھ چھیتر، ایودھیا کے خطوط پر ترقی دینے سے اس افسانوی اور روحانی اہمیت کی جگہ کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر وسیع پہچان ملے گی۔ سیاحت کے نقطہ نظر سے یہ ایک اہم قدم ہے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ گیا شہر کا نام بدل کر اس کی قدیم، تاریخی، مذہبی اور ثقافتی اہمیت کے مطابق گیاجی رکھنا قابل ستائش ہے۔ سلطان گنج سے دمہ کانور یا پاتھ پر گنگا کی ریت بچھانے اور پانی کے چھڑکاؤ سے سلطان گنج سے مقدس گنگا جل لیکر دیوگھر جانے والے کانوریوں کو سہولت ملے گی۔ ریاستی حکومت کے کاموں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے چیئرمین نے کہا کہ حکومت انصاف کے ساتھ ترقی کے لئے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پینے کے صاف پانی کی دستیابی کے لیے سنجیدہ ہے۔ سہسرام، اورنگ آباد، آرا، بودھ گیا، جہان آباد، دربھنگہ، سیوان اور دانا پور میں پانی کی فراہمی کے لیے خصوصی اسکیمیں نافذ کی جا رہی ہیں۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ ریاستی حکومت کے گھریلو صارفین کے لیے 125 یونٹ بجلی کے لیے چارج نہ کرنے کے فیصلے سے ریاست کے بہت سے صارفین کو فائدہ پہنچے گا۔ ریاستی حکومت کی ڈومیسائل پالیسی کا تذکرہ کرتے ہوئے چیئرمین نے کہا کہ ریاست بہار میں تمام سرکاری خدمات، تمام سطحوں پر کیڈر اور تمام قسم کے عہدوں پر براہ راست تقرریوں میں ریاست کی ڈومیسائل خواتین امیدواروں کو 35 فیصد ہوریزنٹل ریزرویشن ملنے سے روزگار کے بڑے مواقع حاصل ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر رہائشی اسکول، فتح پور، ڈومریا، آمس، جگدیش پور، رانچک، اچکا گاؤں، کڑھنی اور ادھورا علاقوں میں 720 نشستوں والی عمارتوں کی تعمیر نو کی گئی ہے۔ اس سے معاشرے کے محروم طبقے کے بچوں کو تعلیمی دھارے میں شامل ہونے میں مدد ملے گی۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ بکسر ضلع کے برہم پور بلاک اور روہتاس ضلع کے چناری بلاک میں 560 نشستوں کی گنجائش والے اقلیتی رہائشی اسکول کی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ روہتاس ضلع کے سہسرام کے شیر شاہ انجینئرنگ کالج میں 300 بستروں پر مشتمل بوائز ہاسٹل اور 200 بستروں پر مشتمل لڑکیوں کے ہاسٹل کی تعمیر سے سہولیات میں اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح جہان آباد، بتیا اور سہرسہ میں بھی طلباء وطالبات کے لیے ہاسٹل بنائے گئے ہیں۔ حکومت معاشرے کے معذور طبقوں کی فلاح و بہبود کے لیے بھی حساس ہے۔ سماجی تحفظ پنشن میں اضافہ کے بارے میں مسٹر سنگھ نے کہا کہ بہار ڈس ایبلٹی پنشن اسکیم کے تحت پنشن کی رقم کو 400 روپے سے بڑھا کر 1100 روپے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔

گجرات میں جائیداد مالکان کو مفت سند فراہم کی جائے گی

گاندھی نگر، (یواین آئی) گجرات میں "سوامتوا اسکیم" کے تحت ریاست کے دیہی علاقوں میں جائیداد مالکان کو 'سند' (ملکیت کا سرٹیفکیٹ) مفت فراہم کی جائے گی۔ سرکاری ذرائع نے پیر کے روز بتایا کہ ریاست کے وزیر اعلیٰ بھوپیندر پٹیل نے دیہی علاقوں کے جائیداد مالکان پر سند حاصل کرنے کے مالی بوجھ کو ختم کرنے کے لیے ایک حساس نقطہ نظر اپناتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی میں حکومت ہند کی پنچایتی راج وزارت نے دیہی علاقوں کے جائیداد مالکان کو پراپرٹی کارڈ جاری کرنے کے مقصد سے سوامتوا اسکیم کا آغاز کیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت دیہی علاقوں میں جدید ٹیکنالوجی، بالخصوص ڈرون کے ذریعے رہائشی جائیدادوں کا سروے کیا جاتا ہے، جس کی بنیاد پر مالکان کو مفت پراپرٹی کارڈ فراہم کیا جاتا ہے۔ زمین محصول ایکٹ 1879 کی دفعات کے تحت پراپرٹی مالکان سے 200 روپے لے کر جو سند دی جاتی تھی، مسٹر پٹیل نے اب مفت جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کے تحت اب ریاست میں "سوامتوا اسکیم" کے تحت نہ صرف پراپرٹی کارڈ کی مفت کاپی ملے گی بلکہ رہائشی مکان کے قانونی مالک ہونے کی سند بھی بغیر کسی فیس کے فراہم کی جائے گی۔ گجرات حکومت نے تقریباً 25 لاکھ دیہی جائیدادوں کو سند فراہم کرنے کے لیے 50 کروڑ روپے کے مالی بوجھ کو برداشت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اس حساس اقدام کے ذریعے غریب، متوسط اور کم آمدنی والے دیہی مالکان کو 200 روپے کے فیس سے نجات دلائی ہے۔

احمد آباد طیارہ حادثے کی مکمل جانچ رپورٹ آنے تک انتظار کیا جائے: رام موہن نائیڈو

نئی دہلی۔ (یواین آئی) شہری ہوابازی کے مرکزی وزیر رام موہن نائیڈو نے پیر کو پارلیمنٹ میں اپیل کی کہ احمد آباد طیارہ حادثہ پر ادھر اُدھر شائع ہونے والی رپورٹوں کے بجائے، طیارہ حادثے کی جانچ سے متعلق ہندوستانی بیورو (اے اے آئی بی) کی جانچ کی حتمی رپورٹ کا انتظار کیا جائے۔ راجیہ سبھا میں اپنی وزارت سے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر نائیڈو نے کہا کہ جانچ ایجنسی نے جون میں ایئر انڈیا کے ڈریم لائنر بوئنگ 787 کے حادثے کے بارے میں ابھی ابتدائی رپورٹ جاری کی ہے اور وہ ابھی بھی بین الاقوامی معیار کے مطابق اس کے دیگر پہلوؤں کی جانچ کر رہی ہے اور جو بھی کارروائی کی ضرورت ہوگی وہ اس کی حتمی رپورٹ کی بنیاد پر کی جائے گی۔

شہری ہوابازی کے ضابطہ کار ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سول ایوی ایشن (ڈی جی سی ایس) کے کام کے بوجھ اور بڑی تعداد میں خالی پڑی آسامیوں کے بارے میں، انہوں نے کہا کہ خالی ٹیکنیکل آسامیوں کے لیے بھرتی جاری ہے اور اس سال اکتوبر تک 190 تکنیکی آسامیاں پُر کر لی جائیں گی۔ احمد آباد طیارہ حادثے کے وقت میڈیکل کالج ہاسٹل کی عمارت میں مرنے والوں کے کنبوں کو معاوضہ اور امداد دیے جانے کے بارے میں سوال پر، انہوں نے تمام متاثرہ کنبوں کے ساتھ اپنی تعزیت کا اعادہ کیا اور کہا کہ حکومت ان تمام لوگوں کے ساتھ یکساں سلوک کر رہی ہے جو ان کے اہل خانہ کو معاوضہ اور ذہنی مدد فراہم کر رہے ہیں۔ ڈی جی سی اے میں 50 سے 55 فیصد تکنیکی افرادی قوت کی موجودہ کمی کے بارے میں، انہوں نے کہا کہ حکومت نے خود ڈی جی سی اے میں تکنیکی آسامیوں کی منظوری دی ہے جس میں شہری ہوابازی کی خدمات کی توسیع اور پچھلے دس سالوں میں ہندوستان میں ہوائی اڈوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ بھارت میں 160 ہوائی اڈے کام کر رہے ہیں اور ملک میں مسافروں کی تعداد دس سالوں میں دوگنا سے زیادہ ہو گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ ایک سال میں ڈی جی سی اے میں 103 تکنیکی آسامیاں پُر کی گئی ہیں جو ایک ریکارڈ ہے۔ اس سال مزید 190 تکنیکی آسامیاں پُر کرنے کے لیے کام جاری ہے۔

ممبئی میں موسلا دھار بارش، اندھیری سب وے بند، ریل و سڑک متاثر، مشرقی و مغربی مضافات میں پانی جمع

ممبئی، (یواین آئی) ممبئی میں پیر کی صبح سے جاری موسلا دھار بارش نے شہر کی معمولات زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ مشرقی مضافاتی علاقوں جیسے گھاٹ کوپر، بھنڈوپ، مولنڈ، چیمبور، گوونڈی اور مغربی مضافات جیسے اندھیری، باندرہ، بوریولی، دہیسر کے ساتھ جنوبی ممبئی کے دادر، کنگز سرکل اور لال باغ میں سڑکوں پر پانی جمع ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے لوکل ٹرین اور سڑکوں کی آمد و رفت میں شدید خلل پیدا ہوا ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کی ٹیمیں نشیبی علاقوں سے پانی نکالنے کے لیے پمپنگ کا کام کر رہی ہیں۔ محکمہ موسمیات نے ممبئی سمیت کونکن کے علاقے میں آج کے دن کے لیے شدید بارش کی پیشگوئی کی ہے۔ صبح سے ہی شہر کے مختلف علاقوں میں زوردار بارش کا سلسلہ جاری ہے، جس کے نتیجے میں گھاٹ کوپر ریلوے اسٹیشن کے اطراف دو سے تین فٹ پانی جمع ہو گیا ہے اور آمد و رفت متاثر ہوئی ہے۔ مشرقی مضافات میں بھنڈوپ، مولنڈ، چیمبور اور گوونڈی بھی متاثرہ علاقوں میں شامل ہیں، جبکہ ساکینا کا میٹرو کے نزدیک سڑکیں پانی میں ڈوب گئی ہیں اور ڈرائیوروں کو مشکلات کا سامنا ہے۔ مغربی ریلوے کی تیز رفتار لوکل ٹرینیں بھی اس بارش کے باعث 10 سے 12 منٹ کی تاخیر کا شکار ہو رہی ہیں۔

کانگریس صدر کے یوم پیدائش پر پرینکا گاندھی نے بنایا 'شگر فری کھجور کیک'، کھڑگے نے سب کے سامنے کاٹا

آج 21 جولائی کو کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے کا یوم پیدائش ہے۔ کھڑگے نے اپنا 83 واں یوم پیدائش پارلیمنٹ میں انتہائی سادگی کے ساتھ منایا۔ اس کی تصویر کانگریس ترجمان سپریا شرینیت نے اپنے 'ایکس' ہینڈل سے شیئر کی ہے اور یہ بھی جانکاری دی ہے کہ کانگریس صدر کے لیے پرینکا گاندھی نے کھجور کا کیک تیار کیا تھا۔ سپریا شرینیت نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ "کھڑگے جی میٹھے سے پرہیز کرتے ہیں، آج ان کا یوم پیدائش ہے تو پرینکا جی نے ان کے لیے بغیر چینی والا کھجور کا کیک بنایا ہے۔ اپنے بڑوں کا ایسے ہی چھوٹی چھوٹی چیزوں سے دھیان رکھنا ہی احترام اور محبت ہے۔ یہی ہمارے آداب ہیں۔"

بہر حال، پارلیمنٹ میں کانگریس صدر کا جب کیک کاٹا گیا تو اس وقت کئی اراکین پارلیمنٹ موجود تھے۔ پرینکا گاندھی اور راہل گاندھی بھی تصویروں میں دکھائی دے رہے ہیں۔ سبھی کی موجودگی میں کھڑگے نے کیک کاٹا۔ کیک کاٹے جانے کے بعد سبھی نے تالیاں بجائیں اور انھیں نیک خواہشات پیش کیں۔ راہل گاندھی نے کیک کا ایک ٹکڑا کانگریس صدر کو کھلایا۔ اس کے بعد کھڑگے نے راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی کو کیک کھلایا۔ بعد ازاں پرینکا گاندھی نے کھڑگے کو یوم پیدائش پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے ایک شال پہنا کر ان کی عزت افزائی کی۔ راہل گاندھی نے کھڑگے کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ اس سے قبل وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی کانگریس صدر کھڑگے کو ان کے یوم پیدائش پر مبارکباد پیش کی تھی۔ سوشل میڈیا پر کی گئی ایک پوسٹ میں انھوں نے لکھا تھا کہ "راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے قائد ملکارجن کھڑگے کو ان کے یوم پیدائش پر نیک خواہشات۔ ان کی طویل عمر اور صحت مند زندگی کی تمنا کرتا ہوں۔"

اردو لسانیات کو نئے سماجی تناظر سے ہم آہنگ کرنے کے لیے قومی اردو کونسل پابندِ عہد

قومی اردو کونسل نئے لسانی تناظر میں اہم تحقیقی کتابیں شائع کرے گی: ڈاکٹر شمس اقبال، قومی اردو کونسل کے صدر دفتر میں لسانیات اور سماجی لسانیات پینل کی میٹنگ

نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے صدر دفتر میں لسانیات اور سماجی لسانیات (Linguistics and Socio Linguistics) پینل کی میٹنگ ہوئی، اس میٹنگ میں ملک کے ممتاز ماہرین لسانیات اور سماجی علوم کے اسکالرز شریک ہوئے جس کی صدارت معروف ماہر لسانیات پروفیسر اے آر فتیحی (سابق پروفیسر شعبہ لسانیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) نے کی۔ میٹنگ کے آغاز میں کونسل کی اسسٹنٹ ڈائرکٹر (اکیڈمک) ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی نے تمام مہمانوں کا استقبال کیا۔ قومی کونسل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد شمس اقبال نے افتتاحی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ قومی اردو کونسل نے اردو لغت نویسی، اصول فرہنگ نویسی اور لسانی اصول وغیرہ پر پہلے بھی کام کیا ہے اور آگے بھی ان موضوعات پر کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ بدلتے لسانی منظر نامے اور چیلنجز کا اردو قارئین مقابلہ کر سکیں۔ انھوں نے کہا کہ اردو زبان کی ساخت اور سماجی تناظر میں اس کے استعمال کو دستاویزی شکل دینے کے لیے ورکشاپ کی اشد ضرورت ہے جسے مستقبل قریب میں عمل میں لایا جائے گا اور پوری امید ہے کہ ہماری یہ کوشش اپنی تہذیب اور زبان کے اخلاقیات کو باقی رکھنے میں معاون ثابت ہوگی۔ پروفیسر اے آر فتیحی نے کہا کہ ادب کا انحصار زبان پر ہے اور اس کے بغیر کوئی بھی بات مکمل نہیں ہوتی۔ انھوں نے مزید کہا کہ لسانیات زبان کے مطالعے کا وہ سائنسی علم ہے جو زبان کی ساخت، صوتیات، معنی، گرامر اور اس کی تاریخی و سماجی ارتقا کا جائزہ لیتا ہے۔ موجودہ وقت میں زبان پر ہماری گرفت جتنی زیادہ ہوگی ہمارا ادب اتنا ہی بامعنی اور بافیض ہوگا۔ پروفیسر سید امتیاز حسنین (ایڈجنکٹ پروفیسر، شعبہ انگریزی مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی) نے لسانیات اور سماجی لسانیات کی خصوصیات اور اس کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے اس موضوع پر قومی اردو کونسل سے شائع شدہ کتابوں کے حوالے سے کہا کہ یہاں سے جو بھی کتابیں لسانیات پر شائع ہو رہی ہیں وہ بے حد اہم اور معلوماتی ہیں جن سے طلبا اور اساتذہ دونوں مستفید ہو سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ پروفیسر اعجاز محمد شیخ (صدر شعبہ لسانیات، کشمیر یونیورسٹی)، پروفیسر جہانگیر وارثی (شعبہ لسانیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)، پروفیسر رویندر گریش اور ڈاکٹر سید تنویر حسین (شعبہ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ) نے بھی اردو زبان میں لسانی تحقیق کی موجودہ صورت حال پر روشنی ڈالی اور موضوع سے متعلق مفید مشورے دیے۔ میٹنگ کے دوران ممبران نے اس پینل کے تحت جاری اور مکمل شدہ مختلف پروجیکٹس کا جائزہ لیا اور ان کے تعلق سے اہم فیصلے لیے گئے۔ اس موقعے پر کونسل سے ڈاکٹر مسرت (ریسرچ آفیسر، اکیڈمک)، ڈاکٹر صائمہ ثمرین (پروجیکٹ اسسٹنٹ) اور ڈاکٹر شاداب شمیم (پروجیکٹ اسسٹنٹ) وغیرہ بھی موجود رہے۔

59/واں عرس شعیب الاولیاء، غسل مزار شریف

الوداعی قل کی رسم کے ساتھ اختتام پذیر

سدھارتھ نگر/ بانسی عارف باللہ شیخ المشائخ حضرت شعیب الاولیاء شاہ محمد یار علی علوی لقدرضی المولی عنہ کا 59واں سالانہ عرس مقدس آج 25 /محرم الحرام کو بعد نماز ظہر شہزادہ شعیب الاولیاء پیر علامہ غلام عبدالقادر علوی سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول وناظم اعلی دارالعلوم فیض الرسول کی سرپرستی ونبیرۂ شعیب الاولیاء پیر محمد آصف علوی ازہری نائب سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول ومہتمم دارالعلوم کی صدارت ومولانا الحاج علی حسن علوی ازہری پرنسپل دارالعلوم کی قیادت ونبیرۂ شعیب الاولیاء پیر محمد شعیب علوی ازہری معتمد اعلی خانقاہ فیض الرسول کی خصوصی شرکت میں غسل مزار شریف وتوشہ قادریہ والوداعی قل کی رسم کے ساتھ باضابطہ طور پر اختتام پذیر ہوگیا احاطہ نور میں واقع مزار شعیب الاولیاء کو شہزادہ شعیب الاولیاء علامہ غلام عبدالقادر علوی ونبیرہ شعیب الاولیاء نے گلاب جل اور کیوڑا جل سے علماء ومشائخ مریدین ومعتقدین کے ساتھ غسل دیا اور اس کے بعد الوداعی قل کی محفل منعقد ہوی جس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا شعراء وطلبہ دارالعلوم کے بعد پیر محمد شعیب علوی ازہری اپنے

مخصوص انداز میں قصیدہ بردہ شریف پیش کیا جس سے حاضرین جھوم اٹھے نائب سجادہ نشین پیر محمد آصف علوی ازہری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پچیس محرم الحرام کو بعد نماز ظہر حضور شعیب الاولیاء کے مزار مقدس کی اندرونی درودیوار کو کیوڑا اور گلاب جل سے غسل دیکر مہکاتے ہیں اسی کے ساتھ براؤن شریف پہونچے زائرین ومعتقدین اپنی نم آنکھوں سے الوداع کہتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں مزار شریف کے غسل کا یہ بے حد خاص عظیم موقع ہر سال پچیس محرم الحرام ہی کو آتا ہے اخیر میں مفکر اسلام علامہ غلام عبدالقادر علوی سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول وناظم اعلی دارالعلوم فیض الرسول نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کی روتی بلکتی انسانیت کو دائمی امن وسکون کی تلاش کے لئے صوفیانہ افکار وخیالات کے شامیانہ تلے آنا ہی ہوگا کیونکہ یہ آستانے وہ مرکز محبت ہیں جہاں بلا تفریق مذہب وملت سب کی فریاد سنی بھی جاتی ہے اور فریادرسی بھی کی جاتی ہے جہاں پر روتا ہوا آنے والا انجوم شاداں وفرحاں واپس جاتا ہے۔ اس کے بعد آخری قل کی رسم روایتی طریقے سے انجام دی گئ اس دوران آستانہ شعیب الاولیاء پر اساتذہ فیض الرسول وطلبہ کے ساتھ ساتھ مریدین ومعتقدین کا زبردست اژدھام رہا جیسے ہی غسل شریف کی رسم شروع ہوئ اس دوران پوری درگاہ مہک اٹھی حاضرین غسل کے پانی کو بطور تبرک اپنے ساتھ لے جانے کے لیے جمع کرتے ہوے نظر آیے واضح رہے کہ حضور شعیب الاولیاء کے59 / ویں عرس کا آغاز 21 /محرم الحرام کی صبح کو ہوا تھا

اس موقعے پر علامہ علوی نے بھارت کی قومی ایکتا، گنگا جمنی تہذیب، بقائے باہمی ہم آہنگی اور مشترکہ تہذیب کے فروغ کے لیے خصوصی دعا کی اور مزار مقدس پر پھولوں کی چادر چڑھائی گئی اس مبارک تقریب کے موقع پر علامہ اسماعیل الہاشمی شیخ الحدیث ادارہ ڈاکٹر ابو ہریرہ دھنورہ ننھے سیٹھ سیٹھ عبدالرزاق فاروق بھائی اٹوا بازار وجملہ اساتذہ کرام وطلبہ مریدین ومتوسلین موجود رہے پانچ روزہ عرس آخری قل اور سجادہ نشین پیر علامہ غلام عبدالقادر علوی کی رقت آمیز دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

آلِ رسول جانشینِ مخدوم اشرف معین میاں کا شاندار استقبال

آستانہ مخدوم پر رسمِ گاگر کی روح پرور ادائیگی، قوم وملت کی سلامتی کے لیے خصوصی دعائیں

ٹانڈہ/ امبیڈکر نگر (نامہ نگار) عالمی شہرت یافتہ درگاہ کچھوچھہ شریف میں حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ کے 639ویں سالانہ عرس کے موقع پر آلِ رسول جانشین مخدوم اشرف، آل انڈیا سنی جمیعت العلماء کے قومی صدر، حضرت علامہ ومولانا سید معین الدین اشرف الاشرفی الجیلانی المعروف معین میاں کا فقراء، ملنگوں اور عقیدت مندوں نے پرتپاک استقبال کیا۔ انہوں نے آستانہ عالیہ پر رسمِ گاگر ادا کی اور ملک کی ترقی، خوشحالی وسلامتی کے لیے خصوصی دعائیں کیں۔ تفصیلات کے مطابق 25 محرم الحرام مطابق 21 جولائی بروز دوشنبہ کو منعقدہ عرسِ مخدوم میں معین میاں خرقۂ خلافت زیب تن کیے خانقاہ حسینہ اشرفیہ سے جلوس کی صورت میں آستانہ عالیہ پر پہنچے۔ وہاں موجود علما، مشائخ اور زائرین نے ان کا فقیرانہ وروحانی انداز میں استقبال کیا۔ اس کے بعد انہوں نے رسمِ گاگر ادا کی اور ملک کی ترقی، خوشحالی وسلامتی کے لیے دعائیں کیں۔ اس سے قبل انہوں نے خانقاہ حسینہ اشرفیہ میں منعقدہ قرآن خوانی، فاتحہ خوانی اور محفلِ سماع میں شرکت کی۔ اس کے علاوہ صبح آستانہ عالیہ پر منعقد پیغام مخدوم کانفرنس میں بحیثیت صدر شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے معین میاں نے حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ کی تعلیمات کو عام کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ مخدوم اشرف کی تعلیمات

آج بھی محبت، اخوت اور انسانیت کا روشن پیغام دیتی ہیں۔ عرس کی تقریبات میں سیّد آلِ مصطفیٰ، سیّد علی اشرف، سیّد حسن اشرف، سیّد حسین اشرف، سیّد سلطان اشرف، سیّد عبدالوہاب اشرف، سیّد عارف اشرف، سیّد جہانگیر اشرف، سیّد شعیب اشرف، سیّد محمد اشرف، سماجوادی پارٹی کے نوجوان لیڈر مصاب عظیم سمیت خانوادۂ اشرفیہ کی نمایاں شخصیات، فقراء، ملنگ اور ملک بھر سے آئے عقیدت مند شریک ہوئے۔ درگاہ شریف پر زائرین کی آمد کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔

خلیل احمد ولد نثار احمد کی سعودی عرب میں ہارٹ اٹیک آنے سے انتقال

دیوبند 21 جولائی (فیروز خان) دیوبند کے محلہ ملکوٹہ کے رہنے والے 52 سالہ خلیل احمد ولد نثار احمد کی سعودی عرب کے دمام ضلع کے الخوبر علاقہ میں ہارٹ اٹیک آنے سے انتقال ہو گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ خلیل احمد نے اچانک سینے میں درد کی شکایت کی جس کے بعد انہیں وہاں کے ہسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں دوران علاج ان کی موت واقع ہوگئی، متوفی کے اہل خانہ کے مطابق خلیل احمد گزشتہ 10 سال سے سعودی عرب میں کام کر رہے تھے۔ خلیل احمد کے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ خلیل احمد کی موت کی اطلاع ملتے ہی پورے خاندان اور محلے میں غم کا ماحول بنا ہوا ہے۔

عرسِ مخدوم میں جامعہ بی بی سلطان خاتون للبنات کے مفت طبی کیمپ کا افتتاح

ٹانڈہ/ امبیڈکر نگر (نامہ نگار) درگاہ کچھوچھہ میں عظیم صوفی بزرگ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ کے 639ویں سالانہ عرس مبارک کے موقع پر ہر سال کی طرح امسال بھی جامعہ بی بی سلطان خاتون للبنات مدرسہ کے بانی حضرت مولانا سید شاہ انیس اشرف اشرفی الجیلانی کی زیرسرپرستی مسلسل 23ویں سال مفت میڈیکل کیمپ اور لنگرِ عام کا اہتمام کیا گیا۔ اس بابرکت خدمت کا افتتاح آج سی او ٹی نے فیتہ کاٹ کر کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ایسے روحانی مقامات جہاں ملک وبیرونِ ملک سے زائرین آتے ہیں۔ وہاں اس طرح کی طبی ورفاہی سہولیات قابلِ تحسین ہیں۔ حضرت مولانا سید انیس اشرف کے جانشین سید عزیز اشرف نے بتایا کہ اس بار ممبئی وگجرات سے مختلف امراض کے ماہر ڈاکٹروں کی خصوصی ٹیم مدعو کی گئی ہے۔ جس میں خواتین اور بچوں کے ماہرین کے ساتھ ساتھ دیگر امراض کے ماہرین شامل ہیں۔ 20 بستروں پر مشتمل مکمل طبی سہولت کی بھی فراہمی کی گئی ہے۔ اس موقع پر سید انیس اشرف، عبدالمیاں، جاوید احمد، منصور علی بھائی، خالد اشرف، شاہد سمیت دیگر معزز شخصیات اور خدامِ درگاہ موجود رہے۔

جمعیۃ علماء تحصیل خورجہ کی میٹنگ میں تحفظ مدارت اور ممبر سازی پر زور

میٹنگ میں خورجہ شہر اور اطراف کے ائمہ اور مدارس کے ذمہ داران نے شرکت کی

بلندشہر 21 جولائی (پریس ریلیز) جمعیۃ علماء تحصیل خورجہ کی ایک اہم میٹنگ مسجد شیخ چین میں منعقد کی گئی۔ جس میں تحفظ مدارس کے لیے جاری کردہ گائیڈ لائنس پر عمل کرنے اور جمعیۃ علماء کی ممبر سازی پر زور دیا گیا۔ میٹنگ کی صدارت مشترکہ طور پر مفتی محمد سالم اور قاری افضال الرحیم نے کی۔ نظامت کے فرائض مفتی محمد عامر نے انجام دیے۔ میٹنگ میں مہمان خصوصی کے طور پر شریک ہوئے جمعیۃ علماء کے ضلع نائب صدر مولانا محمد عابد نے تحفظ مدارس کی مناسبت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مدارس اسلامیہ قائم کرنے کا اولین مقصد شائقین علم دین کو زیور علم سے آراستہ کرنا ہے، تاکہ طلبہ اس راہ پر چل کر فہم دین اور فہم شریعت تک رسائی حاصل کر سکیں۔ مدارس اسلامیہ میں قائد اور رہنما پیدا ہوتے ہیں، جو پوری ملت اسلامیہ کا رخ احکام شرعیہ کے مطابق متعین کرتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم مدارس کے تحفظ کے لیے ہر طرح سے مسلسل

کوشاں رہیں۔ جمعیۃ علماء خورجہ تحصیل کے جنرل سکریٹری قاری رضوان الرشید نے بھی تحفظ مدارس کے لائحہ عمل اور جمعیۃ علماء کی ممبر سازی کی تحریک پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ میٹنگ میں قاری محمد اسماعیل، قاری افضال الرحیم صدر جمعیۃ علماء تحصیل خورجہ، مفتی محمد ناظم، مولانا محمد اکرم، مفتی محمد مسلم، ڈاکٹر اعجاز احمد، مفتی سلطان احمد، قاری محمد عمران، حاجی محمد شاہد، حاجی محمد اقبال وغیرہ کے علاوہ خورجہ شہر اور اطراف کے ائمہ اور علماء کرام نے شرکت کی۔ آخر میں میٹنگ کے اختتام پر مفتی برہان رشید نے بھی علماء اور مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جمعیت علماء کی تحریک کو پروان چڑھانے کی اپیل کی۔

روڈ پر نیل گائے کی ٹکر سے 23 سالہ بائک سوار روہت دھیمان اور اس کی بہن سونیکا زخمی

دیوبند 21 جولائی (فیروز خان) حلیہڈی بزرگ اور گاؤں امبولی کے روڑ پر نیل گائے کی ٹکر سے گاؤں بسیڈا اکا رہنے والا 23 سالہ بائک سوار روہت دھیمان اور اس کی بہن سونیکا زخمی ہو گئے جنہیں علاج کے لئے سی ایچ سی میں داخل کرایا گیا۔ اطلاع کے مطابق گاؤں بسیڈا اکا رہنے والا 23 روہت دھیمان بذریعہ بائک اپنی بہن سونیکا کو کولہ ہیڈی گاؤں میں واقع اس کی سسرال سے گھر واپس لیکر جا رہا تھا، اس دوران جب وہ حلیہڈی بزرگ گاؤں کے قریب واقع امبولی روڑ پر پہنچے تو اچانک کھیتوں سے نکل کر ایک نیل گائے ان کی بائک سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں روہت اور سونیکا شدید زخمی ہو گئے جنہیں راہگیروں نے سی ایچ سی میں داخل کرایا گیا جہاں پر ڈاکٹروں نے ابتدائی امداد کے بعد انہیں ضلع ہسپتال کے لئے ریفر کر دیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ اس دوران روہت کے اہل خانہ بھی ہسپتال پہنچ گئے۔

امام زین العابدین کی زندگی سے ہمیں عبادت کرنے کا سلیقہ ملتا ہے: مولانا حیدر مہدی

امروہہ۔ شہر امروہا کے محلہ دانشمندان میں واقع امام بارگاہ وزیر النساء میں حضرت امام زین العابدین کی شہادت پر ایک مجلس کا اہتمام میثم رضا تقوی کی جانب سے کیا گیا جس کو معروف عالم دین حضرت مولانا حیدر مہدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام زین العابدین کی زندگی سے ہمیں عبادت الٰہی کرنے کا سلیقہ حاصل ہوتا ہے۔ مولانا نے حضرت امام حسین کے پسر اکبر حضرت امام زین العابدین کی زندگی انکی تعلیمات اور امام کی شہادت کا بیان پیش کیا جسکو سنکر شرکاء مجلس کی آنکھیں نم ہوگئی۔ جسکے بعد شبیہ تابوت برآمد ہوا۔ مقامی ماتمی دستوں نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کر کے امام زین العابدین کو خراج عقیدت پیش کی۔ اختتام مجلس پر منتظمین کی جانب سے خصوصی نذر کا اہتمام بھی کیا گیا تھا جس میں کثیر تعداد میں مومنین نے شرکت کی۔ دیر رات شفاعت پوتا میں حسب روایت قدیم شبیہ تابوت امام زین العابدین برآمد ہوا، جہاں ماتمی دستوں سے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کر کے غمگین فضاء میں تابوت کی زیارت کی۔ اس دوران مولانا ڈاکٹر احسن اختر نے امام کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ امام زین العابدین کی زندگی ہمیں ہر حال میں عبادت الٰہی کا درس دیتی ہے۔ امام نے قید خانہ شام میں اس عالم میں بھی عبادت کی جب وہ بھوک اور پیاس کے عالم میں تھے۔ ہمیں عبادت الٰہی کے ساتھ اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنی چاہیے۔ تابوت امام بارگاہ شفاعت پوتا میں اختتام پذیر ہوا

علی گڑھ کے 29 اسکولوں کو ایک ایک لاکھ روپے کا نوٹس

جانیں محکمہ تعلیم نے کیوں کی کارروائی

علی گڑھ:21 جولائی (پی این ایس) ضلع میں اسکولی بچوں کی حفاظت کو ترجیح دیتے ہوئے محکمہ ٹرانسپورٹ نے 15 دن تک مہم چلائی اور 80 سے زیادہ اسکولی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی۔ اب بنیادی تعلیم کے محکمے نے 71 غیر تسلیم شدہ اسکولوں کی نشاندہی کی ہے۔ ان میں سے 29 اسکولوں کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں اور ہر ایک پر ایک لاکھ روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ اگر 15 دن کے اندر رقم جمع نہ کروائی گئی تو ڈسٹرکٹ آفیسر کے ذریعے ریکوری کی کارروائی کی جائے گی۔ بی ایس اے ڈاکٹر راکیش سنگھ نے میڈیا کو بتایا کہ بیسک ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ میں یہ انتظام ہے کہ جن اسکولوں کی شناخت نہیں ہے ان کے خلاف نوٹس جاری کیا جائے اور ایک لاکھ روپے کا جرمانہ کیا جائے اور اسکول کو بند کر دیا جائے۔ ایسی صورتحال میں 29 اسکولوں کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں اور ہر ایک پر ایک لاکھ روپے کا جرمانہ کیا گیا ہے۔ اگر 15 دن کے اندر رقم جمع نہ کروائی گئی تو ڈسٹرکٹ آفیسر کے ذریعے ریکوری کی کارروائی کی جائے گی۔ بی ایس اے نے کہا کہ کسی بھی ترقیاتی بلاک میں غیر تسلیم شدہ سکولوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ معائنہ مہم جاری ہے۔ BSA نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ بچوں کو اسکول میں داخل کرنے سے پہلے رجسٹریشن اور معیارات کو چیک کریں۔ والدین سنجو بجاج نے کہا کہ بیسک ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کی جانب سے بغیر شناخت کے چلنے والے اسکولوں کے خلاف کارروائی قابل ستائش ہے۔ انہوں نے کہا کہ سکول کی رجسٹریشن نہ ہونے کی وجہ سے بچوں کے نتائج بھی رک جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ پریشان ہوجاتے ہیں۔ سنجو بجاج کا کہنا ہے کہ ایسے اسکول بچوں کے مستقبل سے کھیل رہے ہیں۔ آپ کو بتادیں کہ محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے یکم سے 15 جولائی تک ریاست میں اسکولی گاڑیوں کے خلاف خصوصی چیکنگ مہم چلائی گئی تھی۔ علی گڑھ میں معیار کے خلاف چلنے والی اسکولی گاڑیوں کے خلاف سخت کارروائی کی گئی ہے۔ 15 روزہ مہم میں ضلع کے 14 تھانوں میں 80 سے زائد سکول گاڑیاں پائی گئیں جو فٹنس سرٹیفکیٹ کے بغیر اور حفاظتی معیار کے خلاف چل رہی تھیں۔

سپا ایم پی اقرا حسن پر قابل اعتراض تبصرہ، کرنی سینا کے یوگیندر پر مقدمہ، گرفتاری کی لٹکی تلوار

مرادآباد:21 جولائی (پی این ایس) کیرانہ لوک سبھا سیٹ کی ایس پی ایم پی اقرا حسن پر قابل اعتراض تبصرہ کرنے والے یوگیندر سنگھ رانا کے خلاف کٹ گھر پولیس اسٹیشن میں کیس درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے خود کو کرنی سینا کا لیڈر کہنے والے یوگیندر سنگھ رانا کے خلاف سنیتا سنگھ نامی خاتون کی شکایت پر کارروائی کی ہے۔ سماجوادی پارٹی کے ضلع صدر جیویر سنگھ کی قیادت میں ایک وفد نے ہفتہ کو ایس پی سٹی سے ملاقات کی۔ اس دوران ایس پی لیڈر سنیتا سنگھ نے شکایت کی تھی۔ اس میں سنیتا سنگھ نے کہا کہ یوگیندر سنگھ رانا نے ایسا تبصرہ کر کے ایک خاتون رکن اسمبلی کی سرعام تذلیل کی ہے۔ یہ اس کے وقار کے خلاف ہے۔ یوگیندر نے سماج کی بنیادی آئینی حدود کی بھی خلاف ورزی کی ہے۔ ککھر پولیس اسٹیشن میں خود کو کرنی سینا کا قومی نائب صدر کہنے والے یوگیندر رانا نے اتوار کو اپنے فیس بک اکاؤنٹ سے ایک پوسٹ دوبارہ شیئر کیا تھا۔ جس میں اس نے اس تبصرہ پر معافی مانگنے سے انکار کر دیا ہے۔ ایس پی سٹی کمار رن سنگھ نے بتایا کہ یوگیندر رانا کے خلاف سیکشن 79,356(2)67 آئی ٹی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

بدسلوکی کی بناء پر خواتین تھانہ انچارج کو ایس ایس پی نے لائن حاضر کیا

دو سپاہیوں سے جھگڑے کے معاملے کی جانچ میں کئی انکشافات ہونے پر ہوئی کارروائی

بلندشہر 21 جولائی (پریس ریلیز) بلندشہر میں گاڑی ہٹانے کو لے کر سپاہیوں سے جھگڑا کرنے والی خاتون ایس ایچ او کے خلاف بھی پولیس کپتان نے (ایس ایس پی) نے کارروائی کی ہے۔ ایس ایس پی نے خواتین تھانہ انچارج رجنی ورما کو فوری طور پر لائن حاضر کرتے ہوئے خواتین تھانے کا چارج سواتی رانی کو سونپ دیا ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ خاتون پولیس تھانہ انچارج کے خلاف کئی سنگین شکایات موصول ہو رہی تھیں جن میں ان کے ذریعے بدسلوکی کی بھی شکایتیں تھیں۔ غور طلب ہے کہ گزشتہ ہفتہ کی رات تقریباً 10 بجے بلندشہر میں خاتون پولیس اسٹیشن انچارج کے ساتھ بدسلوکی کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوا تھا۔ جب خواتین تھانہ انچارج سادہ کپڑوں میں اپنے تھانے جا رہی تھی تو وردی میں ملبوس دو پولیس والوں نے انہیں راستے میں روک لیا۔ ان پولیس اہلکاروں پر الزام ہے کہ وہ شراب کے نشے میں تھے اور انہوں نے خاتون تھانہ انچارج کے ساتھ بدسلوکی اور بدتمیزی سے پیش آئے۔ یہی نہیں انہوں نے گاڑی کو اوپر چڑھانے کی بھی کوشش کی۔ تھانہ انچارج نے فوری طور پر اے ایس پی رجول کو پورے معاملے کی اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی سٹی کوتوالی علاقہ کی آواس وکاس پولیس موقع پر پہنچی اور ملزم پولیس اہلکاروں کو گاڑی سمیت تھانے لے جایا گیا تھا۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے دونوں سپاہیوں کو فوری طور پر لائن حاضر کرتے ہوئے پورے معاملے کی تحقیقات کا حکم دیا گیا تھا۔ ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ کا کہنا ہے کہ خواتین پولیس اسٹیشن انچارج کے خلاف بدتمیزی کی شکایات مسلسل موصول ہو رہی تھیں۔ جس کی وجہ سے تحقیقات کے بعد خاتون تھانہ انچارج کو لائن حاضر کیا گیا ہے۔

سپا میں گھمسان: آگرہ میں سابق ضلع صدر اور نائب صدر کے خلاف ایف آئی آر درج

پارٹی کارکن کو دھمکی دینے کا الزام

آگرہ:21 جولائی (پی این ایس) آگرہ میں سماجوادی پارٹی کی حالت دن بہ دن خراب ہوتی جارہی ہے۔ آگرہ میں ایس پی عہدیداروں اور کارکنوں کے درمیان ہنگامہ اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ ہر کوئی ایک دوسرے کے خلاف مقدمات درج کرا رہا ہے۔ سابق ضلع صدر رامساہے یادو کے قریبی ساتھی سندیپ نے اب تاج گنج تھانے میں سابق ضلع نائب صدر ستیہ بھان یادو اور سابق ضلع صدر رام گوپال بگھیل کے خلاف جان سے مارنے کی دھمکی دینے اور حملہ کرنے کے الزام میں ایف آئی آر درج کرائی ہے۔ اس سے پہلے سابق ضلع نائب صدر ستیہ بھان یادو نے تاج گنج پولیس اسٹیشن میں سابق ضلع صدر رامساہے یادو سمیت 4 لوگوں کے خلاف جان لیوا حملہ اور دھمکی دینے کا معاملہ درج کرایا تھا۔ اس معاملے میں جگدیش پورہ تھانہ علاقے کے نیا آبادی بودلہ کے رہنے والے سندیپ نے 19 جولائی کو تاج گنج تھانے میں سابق ضلع نائب صدر ستیہ بھن یادو اور ایس پی کے سابق ضلع صدر رام گوپال کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی ہے۔

خاندان کے 10 افراد کو قتل کرنے کا تھا پلان

خاتون نے زہر ملا کر گوندھا آٹا، ایسے ہوا انکشاف

کوشامبی:21 جولائی (پی این ایس) ضلع میں ایک خاتون نے اپنے ہی خاندان کے 10 افراد کو قتل کرنے کی سازش رچی۔ اس نے آٹے کو گوندھتے ہوئے اس میں زہریلی چیز ملا دی۔ آٹے کی بدبو سے گھر والوں کو شک ہوا تو اس سازش کا انکشاف۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر خاتون کو گرفتار کر لیا ہے۔ شوہر برجیش کمار نے بتایا کہ وہ کراری تھانہ علاقہ کے ملکیہ باجھا خرم گاؤں میں رہتا ہے۔ ان کی بیوی مالتی دیوی اور ان کی بھابھی منجو دیوی کے درمیان کافی دنوں سے گھریلو جھگڑا چل رہا تھا۔ اس بدگمانی سے پریشان مالتی دیوی نے پورے خاندان کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس پلان کا آئیڈیا مالتی دیوی کے والد کللو نے دیا تھا۔ مالتی دیوی نے اپنے والد کللو کے کہنے پر آٹے میں زہریلی چیز ملا کر آٹا گوندھ کر ایک طرف رکھ دیا۔ اگر اس آٹے سے بنی روٹیاں کھائی جاتیں تو خاندان کے چار معصوم بچوں سمیت 10 افراد لقمہ اجل بن جاتے۔ بھابی منجو دیوی روٹیاں بنانے گئی تو آٹے سے بدبو آنے پر انہیں شک ہوا۔ اس نے گھر والوں کو اس بارے میں آگاہ کیا۔ بھابھی نے بتایا کہ مالتی نے آٹا گوندھ کر الگ رکھا تھا۔ اس کے بعد شوہر برجیش کمار نے مالتی دیوی سے پوچھ گچھ کی۔ کچھ تذبذب کے بعد اس نے آٹے میں زہریلی چیز ملانے کا اعتراف کر لیا۔ مالتی کا کہنا تھا کہ وہ روزانہ کے تشدد سے تنگ آچکی ہے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ مالتی دیوی اور اس کے والد کللو کو قتل کی کوشش کے الزام میں حراست میں لیا گیا تھا۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولس راجیش کمار سنگھ نے بتایا کہ کراری تھانہ علاقہ کے ملکیہ باجھا خرم گاؤں میں ایک خاتون نے اپنے ہی خاندان کے افراد کو مارنے کے لیے آٹے میں زہریلا مادہ ملا کر گوندھ لیا۔ مالتی اور اس کے والد کو حراست میں لے لیا گیا ہے اور ان سے پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔

سنبھل کی شاہی جامع مسجد: ہریہر مندر معاملے کی اگلی سماعت 5 اگست کو ہوگی

سنبھل:21 جولائی (پی این ایس) یوپی کے سنبھل کے بہت زیر بحث شاہی جامع مسجد بمقابلہ ہریہر مندر تنازعہ کیس کی سماعت پیر کو ضلع کے چندوسی میں سول جج سینئر ڈویژن آدتیہ سنگھ کی عدالت میں ہونی تھی۔ لیکن بار ایسوسی ایشن کی ہڑتال کے باعث عدالت نے کیس کی سماعت 5 اگست کو مقرر کی ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ سنبھل کی شاہی جامع مسجد کے احاطے میں ہری ہر مندر کے ہونے کے دعوے کو لے کر یہ معاملہ عدالت میں زیر التوا ہے۔ گزشتہ سال 19 نومبر کو ہندو فریق کی جانب سے ایڈوکیٹ ہری شنکر جین، وشنو شنکر جین سمیت 8 لوگوں نے ضلعی عدالت میں درخواست دائر کی تھی۔ اس کے بعد 19 اور 24 نومبر 2024 کو مسجد کے احاطے کا سروے بھی کیا گیا، 24 نومبر کو سروے کے دوران شہر میں ہنگامہ ہوا، جس میں 4 افراد ہلاک اور 29 پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔ اس معاملے میں ایس پی ایم پی ضیاء الرحمن برق اور شاہی جامع مسجد کے صدر ظفر علی سمیت 2750 نامعلوم افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ اس تنازعہ میں مسلم فریق نے ٹرائل کورٹ کے سروے آرڈر کے خلاف الہ آباد ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی تھی۔ لیکن 19 مئی کو ہائی کورٹ نے ٹرائل کورٹ کے حکم کو برقرار رکھا اور نچلی عدالت میں سماعت کا حکم دیا۔ پیر کو اس معاملے کی سماعت میں اتر پردیش حکومت کی جانب سے عدالت میں حلف نامہ داخل کیا گیا ہے۔ جس میں دعویٰ پر تفصیلی جواب پیش کیا گیا ہے۔ ضلع سرکاری وکیل پرنس شرما نے کہا کہ ہائی کورٹ کا اسٹے ختم ہو چکا ہے اور اب نچلی عدالت میں سماعت ہو رہی ہے۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ایڈوکیٹ پرنس شرما نے بتایا کہ بار ایسوسی ایشن کی تعزیت اور ہڑتال کی وجہ سے عدالت نے سماعت

حکومت کا عزم ہر فرد کو انصاف فراہم کرنا ہے: کیشو پرساد

جنتا درشن عوامی رابطے کا ایک طاقتور ذریعہ بن گیا، مسائل کے حل کے لیے ہدایات جاری

لکھنؤ: 21 جولائی (پی این ایس) پیر کو اپنے لکھنؤ کیمپ آفس میں منعقد جنتا درشن پروگرام کے دوران، اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے ریاست کے مختلف اضلاع کے سینکڑوں لوگوں کے ذاتی اور عوامی مسائل کو غور سے سنا اور متعلقہ محکموں کے افسران کو ان کے فوری اور موثر حل کے لیے واضح ہدایات دیں۔ جنتا درشن میں بڑی تعداد میں مرد، خواتین، بزرگ اور نوجوان موجود تھے جنہوں نے اپنے مسائل براہ راست نائب وزیر اعلیٰ کے سامنے پیش کئے۔ زیادہ تر معاملات میں زمین کے تنازعات، ریونیو سے متعلق مسائل، طبی امداد، پنشن، مکان، سڑک، بجلی، پانی کے مسائل، پولیس کارروائی، تعلیم اور روزگار سے متعلق مسائل تھے۔ جناب موریہ نے کہا کہ جنتا درشن عام لوگوں سے براہ راست رابطے کا ایک ذریعہ ہے، جس کے ذریعے زمینی حقیقت سامنے آتی ہے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ عوامی مسائل کے حل میں کسی قسم کی کوتاہی یا کوتاہی نہ برتی جائے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ ضرورت پڑنے پر موقع پر معائنہ کیا جائے اور متاثرین کو بروقت امداد فراہم کی جائے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ضرورت مند اور مستحق افراد کو ہر ممکن سرکاری سہولت سے بھرپور استفادہ حاصل کرنا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لیے پوری طرح پرعزم ہے اور عوامی مفاد سب سے مقدم ہے۔ مسٹر موریہ نے وہاں موجود لوگوں کو یقین دلایا کہ حکومت ان کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ہر ممکن قدم اٹھائے گی اور کسی بھی شکار کو مایوس نہیں لوٹنا چاہیے۔ یہ ریاستی حکومت کی ترجیح ہے۔ شری موریہ نے جنتا درشن کے لیے آئے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ ہر شخص کی ہر مشکل کا ہر ممکن حل تلاش کیا جائے گا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ہر شکایت کنندہ کے مسئلہ کا فوری اور تسلی بخش حل فراہم کریں۔ انہوں نے ہدایت کی کہ مسائل کا مکمل حل تلاش کیا جائے اور مسائل کے حل کے لیے متعلقہ افراد کا احتساب کیا جائے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ عوامی مسائل کے بروقت حل کو یقینی بنایا جائے۔ کسی بھی سطح پر کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ زمینوں پر ہراساں کرنے اور ناجائز قبضوں کے معاملات کو انتہائی سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ حل کیا جائے اور جہاں ضرورت ہو سخت کارروائی کی جائے۔ عوامی سماعت کے دوران انہوں نے انتہائی سنجیدگی سے ہر فرد کے مسائل سنے اور متعلقہ حکام کو مسائل حل کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ وہ پریشان نہ ہوں، ان کے مسائل حل کیے جائیں گے اور انہیں حکومت کی جانب سے فراہم کی جانے والی سہولیات بھی حاصل ہوں گی۔ انہوں نے متعلقہ عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت کی کہ مسائل کو اس طرح حل کیا جائے کہ مسائل میں گھرے افراد مکمل طور پر مطمئن ہوں اور انہیں بار بار کہیں بھٹکنا نہ پڑے۔ انہوں نے خواتین، معذور افراد، بزرگوں وغیرہ کے مسائل اور شکایات سنے اور انہیں ترجیحی بنیادوں پر جلد حل کرنے کے لیے متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات دیں۔ ڈپٹی چیف منسٹر خود شکایت کنندگان کے پاس گئے اور ہر فرد سے براہ راست بات چیت کرتے ہوئے ان کے مسائل سنے۔ جنتا درشن میں 3 درجن سے زائد اضلاع کے لوگوں نے اپنے مسائل پیش کئے۔ ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ نے فرخ آباد، بستی، بارہ بنکی، بدایوں، سلطان پور، کوشامبی اور بریلی کے ضلع مجسٹریٹس، آگرہ کے پولس کمشنر، فیروز آباد اور شاہجہاں پور کے پولیس سپرنٹنڈنٹ اور حکومت کے سینئر افسران سے فون پر بات کی اور مسائل کے حل کے سلسلے میں مناسب ہدایات دیں۔ زمین سے متعلق زیادہ تر معاملات میں، انہوں نے متعلقہ ضلع مجسٹریٹس کو ہدایت کی کہ وہ محکمہ ریونیو اور پولیس کے افسران اور ملازمین کی ایک مشترکہ ٹیم تشکیل دیں اور انہیں موقع پر بھیج کر بامعنی حل تلاش کریں۔

دیہی روزگار مشن کے تحت ضلعی وسائل افراد کو دیا گیا تربیتی پروگرام

لکھنؤ، 21 جولائی۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی قیادت و رہنمائی میں دین دیال اپادھیائے ریاستی دیہی ترقیاتی ادارہ، بخشی کا تالاب، لکھنؤ میں مختلف سرکاری، نیم سرکاری محکموں/اداروں کے افسران، ملازمین اور ترقیاتی و تخلیقی سرگرمیوں سے وابستہ افراد کو تربیت دے کر مزید باصلاحیت اور قابل بنانے کا کام مسلسل جاری ہے۔ اسی سلسلے میں ادارے کے ڈائریکٹر جنرل ایل وینکٹیشورلو کی سرپرستی، ایڈیشنل ڈائریکٹر سبودھ دکشت کی رہنمائی اور ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر بی ایل موریہ کی انتظامی نگرانی میں ادارے کے مختلف تربیتی ہالز میں درج ذیل پروگرام منعقد کیے گئے: 14 تا 17 جولائی 2025 کے دوران ریاستی دیہی روزگار مشن کے تحت 48 ضلعی وسائل افراد (District Resource Persons) کے لیے تربیتی پروگرام؛ 15 تا 17 جولائی 2025 کے دوران 29 افسران کے لیے قدرتی وسائل کے انتظام سے متعلق تربیت؛ 17 جولائی 2025 کو ایک روزہ تربیتی پروگرام بعنوان "اٹل بھو-جل یوجنا"، جس میں "ڈیٹا کے ذریعے اثرات کی جانچ: واٹر بجٹنگ، IMS،DLI رپورٹنگ، اور جینڈر انضمام" جیسے موضوعات شامل تھے۔ ان تینوں تربیتی پروگراموں کے اختتام کے موقع پر ادارے کے بدھ آڈیٹوریم میں ایک مشترکہ اختتامی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں کل 197 شرکاء کو مدعو کیا گیا۔ یہ تقریب ادارے کے ڈائریکٹر جنرل ایل وینکٹیشورلو کی صدارت میں منعقد ہوئی، جس میں خصوصی مقررین اور معزز افسران شریک رہے، جن میں شامل تھے: ڈاکٹر کشن ویر سنگھ شاکیہ (معروف ماہر تعلیم و سابق سینئر رکن، اتر پردیش پبلک سروس کمیشن) سنیل کمار ورما (IAS)، ڈائریکٹر، محکمہ ارضیاتی آب، ایگزیکٹو انجینئر، محکمہ ارضیاتی آب، ایڈیشنل ڈائریکٹر، سبودھ دکشت، ڈپٹی ڈائریکٹر، ڈاکٹر بی ایل موریہ۔ تقریب میں تمام مہمان مقررین اور افسران نے اپنے اپنے موضوعات پر حوصلہ افزا اور معلوماتی لیکچر دیے، جن کا مقصد شرکاء کو ترغیب دینا اور حساس بنانا تھا۔ ڈائریکٹر جنرل نے اپنے صدارتی خطاب میں شرکاء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ صرف ڈیٹا جمع کرنا اور کاموں کی رسمی انجام دہی کافی نہیں، بلکہ جو کام حکومت کے ذریعے سونپے گئے ہیں وہ سب عوامی مفاد میں ہیں۔ اگر ہم پوری ایمانداری اور دیانت کے ساتھ کام کریں گے تو اس کا فائدہ نہ صرف ہمارے خاندان اور معاشرے کو ہوگا بلکہ یہ قومی ترقی میں بھی معاون ثابت ہوگا۔ پوری تقریب کی نظامت °° ڈاکٹر نوین کمار سنہا °° نے کی، اور آخر میں °° ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر بی ایل موریہ °° نے تمام شرکاء، مہمانوں اور عملے کا شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام کی کامیاب تنظیم اور انتظام میں درج ذیل افراد کا نمایاں تعاون رہا: °° ڈاکٹر راج کشور یادو، اُدے پرتاپ سنگھ، لیش ویر چودھری، وینیتا راوت، ڈاکٹر ستیندر کمار گپتا، اوم پرکاش، اُپندر دوبے، اور شہنشاہ °°۔

آپ کے مسائل حل کرنا ہماری ترجیح: وزیر اعلیٰ یوگی

جنتا درشن میں وزیر اعلیٰ نے سنے عوام کے مسائل، حل کرنے کی دی یقین دہانی

لکھنؤ: 21 جولائی (پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی ادتیہ ناتھ نے جنتا درشن میں کہا کہ حکومت آپ کے ساتھ کھڑی ہے اور سب کے ساتھ انصاف کیا جائے گا۔ جنتا درشن میں پولیس، ریونیو، طبی امداد، روزگار، تعلیم، رہائش اور پیشے سے متعلق معاملات سامنے آئے۔ وزیر اعلیٰ نے افسران کو مسائل کے حل کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ عوام کے مسائل حل کرنا ہماری اولین ترجیح ہے۔

ڈاکٹر روچیتا چودھری نے 'سویم پربھا' کے لیے میڈیا لٹریسی کورس کی ریکارڈنگ کی مکمل

لکھنؤ، 21 جولائی 2025: خواجہ معین الدین چشتی بھاشا یونیورسٹی، لکھنؤ کے شعبۂ صحافت و ابلاغ عامہ کی اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر روچیتا سوجے چودھری نے 'سویم پربھا' ڈی ٹی ایچ چینل کے لیے میڈیا لٹریسی (انگریزی) کورس کی 20 گھنٹے پر مشتمل ریکارڈنگ کامیابی کے ساتھ مکمل کر لی ہے۔ یہ کورس جلد ہی وزارتِ تعلیم، حکومتِ ہند کے تحت چلنے والے چینل نمبر 28 پر نشر کیا جائے گا جو ملک بھر میں ڈیجیٹل تعلیم کو فروغ دینے کے لیے وقف ہے۔ یہ ریکارڈنگ 14 سے 19 جولائی 2025 کے دوران سویم پربھا کے میڈیا ٹیکنالوجی سنٹر، کانپور میں انجام دی گئی۔ کورس میں موجودہ ڈیجیٹل دور کے تناظر میں میڈیا کی تفہیم، اس کے اثرات، اور معلوماتی مواد کے نقادانہ تجزیے پر زور دیا گیا ہے۔ کورس کا مقصد سیکھنے والوں کو میڈیا کے پیچیدہ نظام کو سمجھنے اور ایک باشعور، ذمہ دار اور تنقیدی شعور رکھنے والا شہری بنانے میں مدد دینا ہے۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے ڈاکٹر چودھری کی اس علمی و تدریسی کاوش کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ ہماری یونیورسٹی کے لیے باعثِ فخر لمحہ ہے کہ ہمارے اساتذہ قومی سطح پر معیاری تعلیم کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر روچیتا سوجے چودھری کا یہ کورس سیکھنے والوں میں نہ صرف میڈیا کی بہتر فہم پیدا کرے گا بلکہ انہیں باشعور اور فعال شہری بنانے میں بھی مددگار ہوگا۔ آن لائن تعلیم کی سمت میں یہ یونیورسٹی کا پہلا بامعنی قدم ہے۔ انھوں نے ڈاکٹر چودھری کی اس کامیابی کو ان کی علمی گہرائی، تدریسی مہارت اور تحقیقاتی عزم کا نتیجہ قرار دیا جا رہا ہے جو نہ صرف یونیورسٹی کے تعلیمی معیار کو مستحکم کرتا ہے بلکہ قومی تعلیمی منظرنامے میں ادارے کی مثبت موجودگی کو بھی اجاگر کرتا ہے۔

یوپی: آپریشن کنویکشن میں 15 ہزار سے زیادہ مجرموں کو سزا دلائی گئی

لکھنؤ: 21 جولائی (یواین آئی) اتر پردیش میں آپریشن کنویکشن کے تحت گزشتہ ایک سال میں قتل، ڈکیتی، اغوا اور پاکسو ایکٹ جیسے سنگین جرائم میں 15 ہزار سے زیادہ مجرموں کو سخت سزائیں دی گئی ہیں۔ اس دوران سنگین جرائم کے 47 ہزار سے زائد کیسز کی نشاندہی کی گئی۔ ان میں سے عدالت نے 19 ہزار سے زائد مقدمات نمٹا کر مجرموں کو سزائیں دیں۔ ڈائرکٹر جنرل آف پولیس (پراسیکیوشن) دیپش جونیجا نے کہا کہ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایت پر ریاست بھر میں آپریشن کنویکشن چلایا جا رہا ہے تاکہ مجرموں کو سخت سزا دی جاسکے۔ آپریشن کنویکشن کے تحت گزشتہ ایک سال میں قتل، ڈکیتی، اغوا، پاکسو ایکٹ، عصمت دری اور چوری جیسے سنگین جرائم کے 47,149 مقدمات کی نشاندہی کی گئی۔ ان میں سے عدالت نے 19,584 مقدمات کا فیصلہ کیا اور 15,641 مجرموں کو سزائیں سنائی گئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ قتل کے کل 9,942 شناخت شدہ مقدمات میں سے 4,137 کا فیصلہ ہوا جس میں 3,411 مجرموں کو سزائیں اور 726 کو بری کر دیا گیا۔ سزا سنائے جانے کی شرح 82.45 فیصد ہے۔ اسی طرح، پاکسو ایکٹ/ریپ کے 27,074 مقدمات میں سے 9,140 کو نمٹا دیا گیا، جن میں 6,075 کو سزا دی گئی اور 3065 کو بری کر دیا گیا۔ اس میں سزا کی شرح 66.46 فیصد ہے۔ اس کے علاوہ ڈکیتی کے 461 مقدمات میں سے 203 کا فیصلہ ہوا جن میں 174 کو سزائیں اور 29 کو بری کر دیا گیا۔ اس میں سزا کی شرح 85.71 فیصد ہے۔ اسی طرح ڈکیتی کے 1969 مقدمات میں سے 780 کو نمٹا دیا گیا جن میں 740 کو سزا اور 40 کو بری کر دیا گیا۔ اس میں سزا کی شرح 94.87 فیصد رہی۔ اس کے ساتھ ساتھ چوری/اسینڈھ ماری کے 7,573 مقدمات میں سے 5,246 مقدمات کو نمٹا دیا گیا جن میں سے 5175 کو سزا سنائی گئی اور 71 کو بری کر دیا گیا۔ اس میں سزا کی شرح 98.64 فیصد ہے۔ اسی طرح اغوا کے 130 مقدمات میں سے 78 کو نمٹا دیا گیا جن میں 66 کو سزا سنائی گئی اور 12 کو بری کر دیا گیا۔ اس میں سزا کی شرح 84.61 فیصد رہا۔ ڈی جی نے کہا کہ آپریشن کنویکشن کو موثر بنانے کے لیے یوگی حکومت کی قیادت میں ٹیکنالوجی کا بھی استعمال کیا گیا۔ اس میں ای پراسیکیوشن پورٹل، کیس ٹریکنگ سسٹم، ورچوئل کورٹ کی سماعت جیسی کئی اختراعات کو اپنایا گیا ہے۔

روزگار میلہ میں 59 امیدواروں کا انتخاب کیا گیا۔

لکھنؤ: 21 جولائی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی خواہشات کے مطابق چلائی جانے والی چیف منسٹر مشن ایمپلائمنٹ اسکیم کے تحت پیر کو گورنمنٹ آئی ٹی آئی، علی گنج، لکھنؤ میں ایک روزگار میلے کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز کمپنیاں جیسے ٹاٹا موٹرس ۔ وی ون لمیٹڈ، ڈیلکس بیرنگ، پے ٹی ایم اور ایجس فیڈرل لائف انشورنس نے روزگار میلہ میں حصہ لیا۔ گورنمنٹ آئی ٹی آئی کے پرنسپل راج کمار یادو نے بتایا کہ یہ میلہ وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ روزگار فراہم کرنے کی سمت میں ایک بامعنی قدم ہے۔ انہوں نے موجود کمپنیوں سے زیادہ سے زیادہ امیدواروں کا انتخاب کرنے کی اپیل کی اور منتخب امیدواروں کو جلد تقرری کرنے کی ترغیب دی۔ ٹریننگ، کونسلنگ اینڈ پلیسمنٹ افسر جناب ایم اے خان نے بتایا کہ روزگار میلہ میں کل 122 امیدواروں نے حصہ لیا جن میں سے 90 امیدوار اہل پائے گئے۔ انٹرویو کے عمل کے بعد مختلف آسامیوں کے لیے 59 امیدواروں کا انتخاب کیا گیا۔ کمپنیوں کے ذریعہ منتخب کردہ امیدواروں کو 10000 روپے سے 21000 روپے ماہانہ تنخواہ ملے گی۔ روزگار سے محروم نوجوان 31 جولائی 2025 کو گورنمنٹ آئی ٹی آئی، علی گنج، لکھنؤ میں منعقد ہونے والے آئندہ روزگار میلے میں حصہ لے سکتے ہیں۔

حکومت کی کوشش کہ زیر زمین آبی وسائل کا منصفانہ استعمال کیا جائے

اس کا منصوبہ بند طریقے سے انتظام کیا جائے اور زیر زمین آب کے تحفظ کے بہتر طریقے اپنانے کو یقینی بنایا جائے: جناب سواتنتر دیو سنگھ

لکھنؤ: 21 جولائی۔ عام لوگوں کو زیر زمین آب کی اہمیت سے آگاہ کرنے اور انہیں پانی کے تحفظ اور پانی کی افزودگی کی ترغیب دلانے کے مقصد سے ریاست کے تمام اضلاع میں 16 سے 22 جولائی 2025 تک ہر سال کی طرح اس سال بھی "اگر پانی محفوظ ہے تو کل محفوظ ہے" کے موضوع کے ساتھ زیر زمین آب ہفتہ 2025 کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں آج، سوشانت گالف سٹی، لکھنؤ کے جی ڈی گوینکا پبلک اسکول میں اسکول آؤٹ ریچ پروگرام کے تحت، سماج کے ہر طبقے تک پانی کی ذخیرہ اندوزی اور تحفظ کے جذبے کو مزید شدت کے ساتھ لے جانے کے مقصد سے، اس پروگرام کا افتتاح ریاست کے پانی کی توانائی کے وزیر جناب سواتنتر دیو سنگھ نے "مستقبل کا دروازہ مستقبل کے ہاتھوں میں ہے" کے ساتھ کیا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی ریاست کے وزیر آبی توانائی جناب سواتنتر دیو سنگھ نے گراؤنڈ واٹر ویک کے چھٹے دن منعقدہ اس پروگرام میں بتایا کہ پانی کے تحفظ کی مہم کو ایک عوامی تحریک بنا کر، جل شکتی مہم کا تھیم "بارش پکڑو، جہاں پڑتی ہے، جب پڑتی ہے" کو اتر پردیش میں عوام کے ساتھ مل کر نافذ کیا جا رہا ہے۔ اس مہم کا بنیادی مقصد برسات کے موسم میں پانی کے تحفظ سے متعلق بنیادی ڈھانچے کی تعمیر اور مرمت کرنا ہے جیسے کہ چیک ڈیم، تالاب، کنویں وغیرہ، تاکہ بارش کے ہر قطرے کا زیادہ سے زیادہ حصہ محفوظ کیا جا سکے۔ اس موقع پر وزیر آبی توانائی نے اسکول کے طلباء کے ساتھ خصوصی بات چیت کرتے ہوئے حلف دلایا کہ ہم سب اپنی روزمرہ کی زندگی میں زمینی پانی کے تحفظ کی کوششوں کو اپنائیں گے اور پڑوس کے لوگوں کے رویے میں تبدیلی لانے کی بھی بامعنی کوشش کریں گے۔ اس مہم کو کامیابی کی بلندیوں تک لے جانے کے لیے ہم سب کو اجتماعی کوششیں کرنا ہوں گی۔ اس موقع پر سوشل میڈیا کے ذریعے پانی کے تحفظ کے پیغام کو تیزی سے عوام تک پہنچانے کے مقصد سے اسکول کے طلباء نے ایک نئے اور اختراعی پروگرام کے طور پر "مائی ہوں جل دوست مہم" کے تحت اپنی سیلفی لے کر اور گراؤنڈ واٹر ڈیپارٹمنٹ کے سوشل میڈیا پیج پر پوسٹ کر کے اپنی شرکت کو یقینی بنایا۔ اپنے خطاب کے ذریعے پانی کے تحفظ اور ذخیرہ کرنے کی افادیت پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، وزیر آبی توانائی نے ملک کے نامور وزیر اعظم اور اتر پردیش کے عزت مآب وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ ان کی رہنمائی میں "ہر گھر کے لیے پانی"، "ہر کھیت کے لیے پانی" اور "ماں کے لیے ایک درخت" کے وژن کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ حکومت زیر زمین پانی کے وسائل کو درست طریقے سے استعمال کرنے، اس کا منصوبہ بند طریقے سے انتظام کرنے اور زمینی پانی کے تحفظ کے بہتر طریقے اپنانے کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ وزیر آبی توانائی نے جی ڈی گوان پبلک اسکول، سوشانت گالف سٹی، لکھنؤ کے طلباء اور اساتذہ اور پانی کے شعبے میں کام کرنے والی این جی اوز اور گراؤنڈ واٹر ویک کے اس تقریب میں موجود گراؤنڈ واٹر ڈپارٹمنٹ کی جانب سے کی جا رہی بامعنی کوششوں کی تعریف کی اور اس مہم کے تسلسل کو برقرار رکھنے کی ہدایت دی۔ پروگرام میں، جناب سرویش گوئل، چیئرمین، جی ڈی گوان کے پبلک اسکول نے، زمینی پانی کے محکمے، اتر پردیش کی طرف سے چلائی جا رہی پانی کے تحفظ کی مہم کی تعریف کرتے ہوئے، اسکول کے پروگراموں میں اس کی افادیت اور عوام تک جانے والے اصلاحی پیغام کا ذکر کیا۔ اس موقع پر، جناب سنیل کمار ورما، ڈائریکٹر زمینی پانی محکمہ، اتر پردیش، جناب انوپم شریواستو، ریاستی نوڈل آفیسر، اٹل بھو جل یوجنا اتر پردیش، پانی کے تحفظ کے میدان میں قابل ذکر کام کرنے والی مختلف رضا کار تنظیموں کے نمائندے موجود تھے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے سبھاش چندر بوس سیوا سنستھان، لکھنؤ اور "آب و ہوا پر چرچا" تنظیم کی ٹیموں نے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ اس موقع پر اسکول کے طلباء، اساتذہ اور پانی کے تحفظ اور ذخیرہ کرنے کے شعبے میں کام کرنے والی این جی اوز کی بڑی تعداد نے بھی شرکت کی۔

انڈین یونین مسلم لیگ اتر پردیش کی صوبائی عاملہ کا اہم اجلاس

لکھنؤ۔ انڈین یونین مسلم لیگ، اتر پردیش کی صوبائی عاملہ کا ایک اہم اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت صوبائی صدر ڈاکٹر محمد متین خان نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض صوبائی جنرل سکریٹری ایڈووکیٹ محمد اویس نے انجام دیے۔ اس اجلاس میں ریاست بھر سے آئے عاملہ کے اراکین، عہدیداران اور ضلعی نمائندگان نے شرکت کی۔ اجلاس میں درج ذیل نکات پر تفصیل سے غور و خوض کیا گیا: ° ریاست میں رکنیت سازی کی مہم کو تیز کرنے پر زور دیا گیا اور سیاسی بیداری مہم کے تحت رکنیت سازی کیمپوں کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ ° پنچایت انتخابات کے حوالے سے گہری گفتگو ہوئی اور تنظیم کی بھرپور شمولیت کے لیے حکمت عملی تیار کی گئی۔ ° بہرائچ، بلرام پور، شراوستی، لکھیم پور جیسے اضلاع میں مدارس، مساجد، خانقاہوں اور قبرستانوں کو مسمار کیے جانے کے واقعات پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اس سلسلے میں ایک تحقیقی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو متاثرہ علاقوں کا دورہ کرکے رپورٹ تیار کرے گی۔

تحقیقی کمیٹی میں شامل اہم اراکین درج ذیل ہیں:

- ° ڈاکٹر محمد متین خان، صوبائی صدر
- ° حاجی اشتیاق احمد نظامی، صوبائی نائب صدر
- ° حدیث احمد خان، الہ آباد
- ° یحییٰ انصاری، بجنور
- ° محمد شبان، لکھنؤ

اجلاس میں یہ بھی طے پایا کہ کمیٹی کی جانب سے تیار کردہ رپورٹ کو قومی عاملہ، معزز ارکانِ پارلیمان اور قومی عہدیداران کے سامنے پیش کیا جائے گا تاکہ آئندہ کی حکمت عملی وضع کی جا سکے۔ اس اجلاس میں اتر پردیش کے مختلف اضلاع سے بڑی تعداد میں عہدیداران اور کارکنان نے شرکت کی۔

جشن آزادی کی شکل پر گفتگو

لکھنؤ کے تمام محب وطن بشمول کینیڈا، کیرالہ، لکھیم پور، ٹرسٹ کے تمام عہدیداروں کے ساتھ رائل کیفے میں جمع ہوئے اور اس بات پر تبادلہ خیال کیا کہ جشن ترنگا ٹرسٹ کی طرف سے 15 اگست کو ملک بھر میں منعقد ہونے والے پروگرام کو کیسے منایا جائے۔ ٹرسٹ کے صدر مرلی دھر آہوجا کی قیادت میں جمع ہوئے لوگوں نے سات روزہ جشن آزادی منانے کا عزم کیا۔ مرتضیٰ کی نگرانی میں ڈاکٹر آدرش ترپاٹھی کی طرف سے کیمپبل روڈ امبیڈکر پارک میں صحت میلہ کا انعقاد کیا جائے گا۔ سکولوں میں درخت لگائے جائیں گے۔ ملک اور بیرون ملک کے مشہور شاعر ویدورت باجپائی جی کی قیادت میں بچے شہیدوں کی کہانی سنائیں گے۔ نگہت خان نے ملک بھر کے نوجوانوں اور بچوں کی طرف سے اسے منانے پر خصوصی زور دیا۔ میڈیا فوٹوگرافرز کلب کی منجو سریواستو اشاعت میں معاونت کریں گی۔ ایوارڈز اور اعزازات اودھ شاہی خاندان کے نواب سید محمد دیں گے۔ وومک خان رانی لکشمی بائی اور بیگم حضرت محل پر ڈرامہ پیش کریں گے۔ زبیر احمد، جیوتی کرن، محمد فہیم، قدرت خان، محمد آصف ریان، راہول چندرا، جگدیش جوشی، ایڈون مشی، کلاوتی تیواری، رادھا تیواری، بلدھر گونڈوی، ڈاکٹر جئے جیرام اپادھیائے، ساکیت شمو پرتیما مشرا اور خاندان کی خواتین نے اس طرح کے تمام پروگراموں کے ساتھ جشن منایا۔ تمام برادریوں کے لوگوں نے ایک چھت تلے آ کر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور قوم پرستی کو سب سے اوپر سمجھتے ہوئے یوم آزادی کو شایان شان طریقے سے منانے کا عہد کیا

مولانا سجاد نعمانی سے کانگریس صدر اجے رائے اور سوامی پرساد موریا نے ملاقات کی

لکھنؤ، 21 جولائی (یواین آئی) اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اجے رائے نے صبح اور سوامی پرساد موریا نے شام کو مولانا سجاد نعمانی سے ملاقات کر خیریت دریافت کی۔ مولانا نعمانی گزشتہ کچھ عرصے سے علیل ہیں۔ آج یہاں جاری ایک ریلیز کے مطابق کانگریس صدر اجے رائے صبح ہی مولانا نعمانی کی لکھنؤ واقع منشی پلیا رہائش گاہ پہنچے۔ انہوں نے مولانا نعمانی سے ملاقات کی، ان کی صحت کے بارے میں معلومات حاصل کی اور ان کی جلد اور مکمل صحت یابی کے لیے دعا کی۔ شام ہوتے ہی سابق وزیر سوامی پرساد موریا نے مولانا نعمانی سے ملاقات کر کے خیریت دریافت کی۔ ساتھ ہی انہوں نے حضرت مولانا کے اہل خانہ سے بھی ملاقات کر کے صحت کے متعلق بات چیت کی۔ مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی ایک قابل احترام شخصیت ہیں، جو اسلامی تعلیمات، سماجی ہم آہنگی اور قومی یکجہتی کے شعبوں میں اپنی خدمات کے لیے جانے جاتے ہیں۔ ملاقات کے دوران ملک کے موجودہ حالات اور ملک کی سلامتی و ترقی کے لیے صلاح و مشورہ ہوا۔ دونوں لیڈران نے مولانا سجاد نعمانی کو یقین دہانی کی کہ ملک میں جمہوریت کو مضبوط کرنے، آپسی تعاون، سماج و ملک کی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ ملاقات کے بعد اجے رائے نے کہا، "مولانا سجاد نعمانی صاحب ہمارے معاشرے کی ایک قابل احترام شخصیت ہیں۔ ان کی طبیعت کی خبر سن کر دکھ ہوا۔ میں خدا سے ان کی جلد صحت یابی اور درازی عمر کی دعا کرتا ہوں۔"